روزنامہ

وطن

WATTAN
The Urdu Daily
بڈگام

اتوار
05 مئی 2024
SUNDAY
05-MAY-2024

The Urdu Daily WATTAN Budgam | RNI No. JKURD/2011/37141 | Vol:14 | No:100 | Pages: 08 | جلد: 14 | شمارہ نمبر: 100 | صفحات: 08 | قیمت: 02 روپے

صفحہ 08 پاکستانی ٹیم میں واپسی کا راستہ معلوم

صفحہ 08 ہارد ک پانڈیا کا دباؤ میں نظر آنا فطری

نیا ہندوستان جانتا ہے کہ دشمن کے علاقے میں کیسے گھسنا ہے

سرجیکل اسٹرائیکس کرکے دکھایا

دس سالوں کے دور اقتدار میں مجھ پر اور نہ ہی کسی وزیر پر بدعنوانی کا الزام لگا ہے

سرینگر/04 مئی//

وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ''کانگریس مر رہی ہے اور پاکستان رو رہا ہے''۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس پارٹی امن اور ترقی کی دشمن ہے جبکہ ملک میں ''دہشت گردی کے ماسٹر مائنڈس کی حفاظت کرتی ہے''۔ انہوں نے کہا کہ ان کے دور اقتدار میں صرف بدعنوانی رشوت خوری میں اضافہ ہوا ہے تاہم بی جے پی نے عہدہ سنبھالتے ہی سب کچھ ٹھیک کر دیا اور ملوثین کے خلاف کارروائی شروع کر دی جس سے اب ان کی نیند حرام ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے ہفتے کے روز زور دے کر کہا کہ ان کی حکومت کے سرجیکل اور فضائی حملوں نے پاکستان کو بلا کر رکھ دیا ہے، اور پڑوسی ملک کے رہنما اب دعا کر رہے ہیں کہ کانگریس شہزادہ ''ہندوستان کا وزیر اعظم بن جائے۔ سی این آئی کے مطابق پالاموسے بی جے پی کے امیدوار وی ڈی رام کی مہم کے دوران عوامی جلسہ سے خطاب کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی نے کانگریس اور پاکستان کے درمیان شراکت داری کا الزام لگاتے ہوئے سابقہ یوپی اے حکومت پر دہشت گردوں کو ''دوزیز'' دینے کا الزام لگاتے ہوئے نشانہ بنایا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ کانگریس پارٹی ہندوستان میں کمزور ہو رہی ہے، انہوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے رہنما پارٹی کے اقتدار میں واپس آنے کیلئے دعا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا ''نیا ہندوستان جانتا ہے کہ دشمن کے علاقے میں کیسے گھسنا اور حملہ کرنا ہے۔ سرجیکل اور فضائی حملوں سے جلے ہوئے پاکستان میں لیڈر اب دعا کر رہے ہیں کہ.....101

سنیچر کو موسم نے پھر بدلی کروٹ، دن بھر مطلع ابر آلود

اگلے چند دنوں تک موسم میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی: محکمہ موسمیات

سرینگر/04 مئی//

وادی کشمیر میں سنیچر وار کو ایک بار پھر موسم نے کروٹ بدلی اور سرینگر سمیت کئی جگہوں پر بوندا باندی شروع ہوئی جبکہ محکمہ موسمیات نے اگلے چوبیس گھنٹوں کے دوران گرج چمک کے ساتھ ہلکی بارش کی پیش گوئی کی ہے۔ ادھر وادی میں چند دنوں تک مطلع ابر آلود رہنے کی پیش گوئی کرتے ہوئے محکمہ موسمیات نے کہا ہے کہ 11 مئی کے بعد درجہ حرارت میں اضافہ ممکن ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق محکمہ موسمیات نے ہفتہ کو اگلے 24 گھنٹوں کے دوران جموں و کشمیر میں چند مقامات پر ہلکی بارش اور گرج چمک کے ساتھ موسم عام طور پر ابر آلود رہنے.....102

ہند پاک بین الاقوامی سرحد پر پاکستانی

ڈرون کی بڑھتی نقل و حرکت، پنجاب سیکٹر میں ڈرون برآمد

سرینگر/04 مئی//

ہند پاک بین الاقوامی سرحد پر پاکستان ڈرون کی بڑھتی نقل و حرکت کے بیچ بی ایس ایف نے ایک مرتبہ پھر پنجاب سیکٹر میں بین الاقوامی سرحد کے قریب پاکستان ڈرون کی نقل و حرکت دیکھ کر بی ایس ایف نے اس پر فائرنگ کی جس کے بعد چینی ساخت کا ڈرون برآمد کر لیا گیا۔ سی این آئی کے مطابق پنجاب سیکٹر میں ہند پاک بین الاقوامی سرحد پر بی ایس ایف نے ایک مرتبہ پھر پاکستانی ڈرون کی نقل و حرکت دیکھی جس کے بعد بی ایس ایف نے اس پر فائرنگ کی۔ بی ایس ایف ذرائع نے بتایا کہ پنجاب کے تارا ترون پر رات گئے وہاں تعینات بی ایس ایف اہلکاروں نے پاکستانی ڈرون کو دو بار دیکھا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بی ایس ایف اہلکاروں نے ڈرون کا شور سننے کے بعد وہاں رات کی اندھیری میں دیکھا کہ ڈرون بھارتی حدود میں داخل ہو رہا ہے جس کے بعد بی ایس ایف اہلکاروں نے اس پر فائرنگ کی۔ بی ایس.....103

لوک سبھا انتخابات کے لئے کشمیر کی تین نشستوں پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا

دفعہ 370 تاریخ بن گیا اور شہریت ترمیمی ایکٹ ایک حقیقت، نہ اپوزیشن اقتدار میں آئے گی اور نہ ہی یہ واپس

سرینگر/04 مئی//

کشمیر کی تین نشستوں پر ابھی کوئی فیصلہ نہیں لیا گیا ہے کی بات کرتے ہوئے وزیر داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ ملک کے لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ جب تک پارلیمنٹ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کا آخری رکن پارلیمنٹ موجود ہے دفعہ 370 واپس نہیں آ سکتا اور نہ ہی سی اے اے کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سرجیکل اور فضائی حملوں کے بعد پوری دنیا سمجھ گئی ہے کہ ہندوستانی فوج اور اس کی سرحدوں کے ساتھ گڑبڑ نہیں کی جا سکتی ورنہ جواب دیا جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق نیوز 18 نیٹ ورک کے ساتھ ایک خصوصی انٹرویو میں وزیر

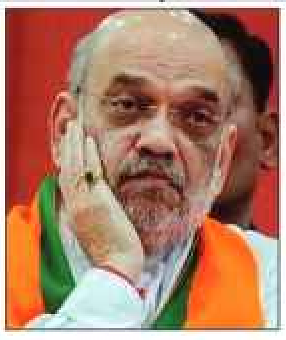

داخلہ امیت شاہ نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات کے حوالے سے کشمیر کی تین نشستوں پر امیدوار اتھانے کا ابھی بی جے پی نے کوئی فیصلہ نہیں لیا ہے۔ امیت شاہ نے کہا کہ سرجیکل اور فضائی حملوں کے بعد پوری دنیا سمجھ گئی ہے کہ ہندوستانی فوج اور اس کی سرحدوں کے ساتھ گڑبڑ نہیں کی.....105

عمر عبداللہ کی بیروہ میں انتخابی مہم

سرینگر/04 مئی//

جموں و کشمیر نیشنل کانفرنس کے نائب صدر عمر عبداللہ نے آج عوام سے اپیل کی کہ وہ اگر آپ کی زندگی میں 5 اگست 2019 کے بعد بہتری آئی ہے اور موجودہ صورتحال میں سب کچھ ٹھیک ہیں اور آپ خوش ہیں تو آپ کسی کو بھی ووٹ دیجئے، مجھے کوئی گلہ نہیں لیکن اگر آپ.....104

رامسو کے علاقے میں زمین کھسک گئی

مال و مسافر بردار گاڑیاں درماندہ، کام شد و مد سے جاری

سرینگر/04 مئی//

جموں سرینگر شاہراہ گاڑیوں کی آمدرفت کے لئے پھر بند رامسو علاقے میں بڑے پیمانے پر پسیاں چٹانیں گر آئی باوڈر روڈ آرگنائزیشن کی جانب سے پسیاں ہٹانے کا کام جنگی بنیادوں پر شروع۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق جموں سرینگر شاہراہ اس وقت گاڑیوں کی آمدرفت کے لئے بند ہو گئی جب رامسو کے علاقے میں پسیاں چٹانیں اور شوٹنگ سٹون گرآنے کا سلسلہ شروع ہوا۔ ٹریفک محکمہ نے حرکت میں آکر گاڑیوں کی آمدرفت روک دی۔ باوڈر روڈ آرگنائزیشن آر اینڈ بی نیشنل ہائے وے اتھارٹی نے شاہراہ کو گاڑیوں کے قابل بنانے کے لئے فوری طور کارروائی شروع.....106

خراب موسمی صورتحال کے باعث باغبانی کا سیزن متاثر

سرینگر/04 مئی//

امسال وادی کشمیر میں خراب بدستور موسمی صورتحال اور بارشیں کے باعث باغبانی شعبے کو شدید خطرات سے دوچار کر دیا ہے جس کے نتیجے میں متعلقہ لوگوں کی الجھنوں میں اضافہ ہو گیا ہے جس کے نتیجے میں سرکاری ایجنسیوں کو متحرک ہو کر متعلقہ کاشت کاروں کی صحیح رہنمائی کرنے کیلئے پہل کرنی چاہیے۔ سی این آئی کے مطابق وادی میں آبادی کا بڑا حصہ باغبانی سرگرمیوں سے جڑا ہوا ہے اور اس شعبے سے اپنا ذریعہ معاش حاصل کرتا ہے تاہم امسال وادی کشمیر میں ماہ جنوری سے موسم انتہائی خراب رہنے کے بعد بارشوں کا سلسلہ دراز رہا جس کی وجہ سے یہاں باغبانی سیزن متاثر ہوا اور اس شعبے کو نقصان پہنچا تاہم اس وقت پوری وادی کے گام و دیہات میں اس شعبے سے جڑے لوگ باغات کی دواپاشی کرنے میں مصروف رہتے تھے تاہم موسم برابر اس کام میں رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس بات کی ہے کہ وادی میں معیاری جراثم کش ادویات اور کیمیائی کھادیں دستیاب رکھی جائے کیونکہ اس حوالے سے ہمیشہ ہی یہاں باغبانی شعبے سے جڑے لوگوں کی شکایت رہی ہیں اور کئی بار نقلی جراثم کش ادویات اور کیمیائی کھادوں کے استعمال سے یہاں باغ مالکان کو نقصان سے دوچار ہونا پڑا۔ وقت کا تقاضا بھی ہے کہ وادی میں ان.....107

ملک میں جاری لوک سبھا انتخابات کا مشاہدہ کرنے کیلئے

23 ممالک کے مندوبین بھارت پہنچ گئے، ای سی آئی کی ٹیم سے ملاقی

سرینگر/04 مئی//

ملک میں جاری لوک سبھا انتخابات 2024 کا مشاہدہ کرنے کیلئے 23 ممالک کے مندوبین بھارت پہنچ گئے۔ سی این آئی کے مطابق الیکشن کمیشن آف انڈیا نے دنیا کے سب سے بڑے انتخابات کو دیکھنے کیلئے 23 ممالک کے الیکشن مینجمنٹ باڈیز سے 75 بین الاقوامی مندوبین کو مدعو کیا ہے۔ انتخابی کمیشن نے کہا کہ یہ مشق حصہ داری کے پیمانے اور وسعت کے لحاظ سے پہلی ہے۔ مدعو مندوبین 23 ممالک کے تنظیموں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان 23 ممالک کے ساتھ ساتھ، انٹرنیشنل فاؤنڈیشن فار الیکٹورل سسٹمز کے ممبران اور بھوٹان اور اسرائیل کی میڈیا ٹیمیں بھی شرکت کریں گی۔ ہندوستان کے انتخابی ادارے نے کہا کہ وہ اعلیٰ معیار کے عام انتخابات کے انعقاد کی اپنی وابستگی کی مثال دیتا ہے، جس سے الیکشن مینجمنٹ باڈیز کیلئے جمہوری فضیلت کا مشاہدہ کرنے کیلئے ایک سنہری پل پیش کیا گیا ہے۔ ای سی آئی.....108

زوجیلا ٹنل کی تعمیر میں نئی آسٹرین ٹنلنگ طریقہ کار کا استعمال

10 کلومیٹر سڑک اور 4 پل مکمل، 2 ثانوی سرنگوں پر 70 فیصد کام ختم

سرینگر/04 مئی//

وادی اور لداخ کو ہمہ موسم جوڑنے والی زوجیلا ٹنل کی تعمیر میں جہاں پہلی مرتبہ جدید ٹیکنالوجی ''نئی آسٹرین ٹنلنگ طریقہ کار (این اے ٹی ایم) کا استعمال کیا جا رہا ہے وہی 2 سرنگوں پر قریب 70 فیصد جبکہ اصل سرنگ پر نصف کام مکمل ہو چکا ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق ایشیا کی سب سے طویل دوطرفہ زوجیلا ٹنل پر انجینئر کام میں مصروف ہیں۔ سرینگر، لداخ شاہراہ پر زیر تعمیر اس ٹنل کو دسمبر 2026 میں مکمل ہونا تھا تاہم اس کی ڈیڈ لائن میں توسیع کر کے 2030 کر دیا گیا۔ سطح سمندر سے 11 ہزار 578 فٹ کی اونچائی پر واقع اس ٹنل کی تعمیر کو ایک چیلنجنگ پروجیکٹ مانا جا رہا ہے۔ زوجیلا ٹنل دو طرفہ شاہراہ ہے، جس کی چوڑائی 9.5 میٹر اور اس کی اونچائی 7.57 میٹر ہے۔ 14.15 کلو میٹروں پر مشتمل یہ سرنگ ایشیا کی سب سے طویل دوطرفہ ٹنل تصور کی جا رہی ہے۔ ٹنل کی تعمیر کیلئے.....109

آئی جی پی کشمیر نے گاندربل میں حفاظتی صورتحال کا جائزہ لیا

امن و امان برقرار رکھنے کے لئے پولیس و فورسز کے افسران پر دیا زور

سرینگر/04 مئی//

لوک سبھا الیکشن کو خوش اسلوبی کے ساتھ پائے تکمیل تک پہنچانے اور حفاظتی صورتحال کا جائزہ لینے کے لئے آئی جی پی کشمیر نے وسطی ضلع گاندربل میں اور اعلیٰ میٹنگ کے دوران حفاظتی اقدامات کا جائزہ لیا اور پولیس و فورسز

افسروں پر زور دیا کہ وہ جان و مال کے تحفظ کو یقینی بنانے شر پسند عناصر کی کارروائیوں کو روکنے امن امان کو برقرار رکھنے کے لئے اپنی خدمات انجام دے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق لوک سبھا الیکشن کو خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دینے نامزد امیدواروں اور الیکشن کو پر امن طریقے سے.....110

کسی بھی ملک کی ترقی کے لئے

خواتین کو با اختیار بنانا ضروری: روچیرا کمبوج

سرینگر/۰۴ مئی//

اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ، روچیرا کمبوج نے ہفتہ کو کہا ہے کہ خواتین کی شرکت میں یہ اضافہ گورننس اور کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کی شراکت کو تسلیم کرنے اور ان کی قدر کرنے کی طرف ایک وسیع تر سماجی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ پنچایتی راج

نظام کے اندر مقامی منصوبہ بندی کا عمل، جیسا کہ کمبوج نے وضاحت.....111

بوکھلاہٹ کے شکار بھاجپا لیڈران اب زہر افشانی پر اتر آئے ہیں

آئین کو تہس نہس کرنے کا ارادہ رکھنے والوں کو موجودہ انتخابات میں مسترد کرنا ہی ہوگا: فاروق عبداللہ

سرینگر/04 مئی//

جموں و کشمیر اور لداخ کے مالک یہاں کے پشتینی باشندے ہیں، چاہے وہ مسلمان ہو، ہندو ہو، سکھ ہو، بودھ ہو یا عیسائی۔ تینوں خطوں کے عوام نے 5 اگست 2019 کے بھاجپا حکومت کے غیر آئینی اور غیر جمہوری فیصلے مسترد کر دیے ہیں اور پارلیمانی انتخاب کے نتائج کے دن پوری دنیا کو یہاں سے یہ پیغام جائے گا کہ جموں و کشمیر کے عوام کو یہ فیصلے ناقابل قبول ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ان باتوں کا اظہار صدر نیشنل

کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے وسطی کشمیر سرینگر پارلیمانی نشست سے پارٹی امیدوار آغا سید روح اللہ مہدی کے حق میں انتخابی مہم جاری رکھتے ہوئے روزہ بل پارک (خانیار) اور عالی کدل (حبہ کدل) میں چناوی پروگراموں سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ پروگراموں سے پارٹی کے نامزد امیدوار آغا سید روح.....112

بدنام زمانہ منشیات فروشوں کی 1.80 کروڑ کی جائیداد ضبط

سرینگر/04 مئی//

پولیس نے راجوری میں منشیات فروشوں کی 1.80 کروڑ روپے سے زائد کی جائیداد ضبط کر لی ہے۔ جس میں ایک گاڑی بھی شامل ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق راجوری ضلع میں ہفتہ کے روز ایک کثیر المنزلہ کاروباری ادارے اور ایک گاڑی، دونوں کی.....113

20 ممبران اسمبلی کو لیکر آر ایس ایس دفتر جانیوالا میں نہیں کوئی اور تھا

ہم مظلوم لوگوں کی آواز ملک کی سب سے بڑے جمہوری مندر میں بلند کرنا چاہتے ہیں / پرہ

سرینگر/04 مئی//

اپنی پارٹی کے سربراہ کو دہلی کا خاص الخاص قرار دیتے ہوئے پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے سرینگر پارلیمانی حلقے کے نامزد امیدوار نے کہا کہ ہماری کسی کے ساتھ ذاتی لڑائی نہیں ہم خاموشی کے سائیکل کو توڑ کر عوام کے جائز مطالبات کی ترجمانی کا حق

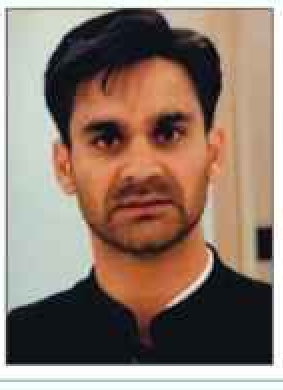

ملک کی سب سے بڑے جمہوری مندر پارلیمنٹ میں بلند کرنا چاہتے ہیں۔ نوجوانوں کی گرفتاریاں عمل میں لا نا ان کی رہائی کی کارروائیاں کون انجام دے رہا ہے یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔ بیس ممبران اسمبلی لیکر ناگ پور کی آر ایس ایس کے دفتر میں کس نے حاضری دی یہ بھی بتائے۔ اے پی آئی نیوز کے مطابق اپنی.....114

رات کو نیند نہ آنے کی نادیدہ وجہ یہ تو نہیں؟

کیا آپ کو رات کو سوتے وقت اکثر کروٹیں بدلنا پڑتی ہیں؟ اگر ہاں تو ہوسکتا ہے کہ اس کی ایک خوفناک وجہ ہو یایوں کہہ لیں ایک کروڑ وجوہات ہوسکتی ہیں۔ جی ہاں آپ کا بستر ایک کروڑ ڈسٹ مائیٹس کا گھر ہوسکتا ہے جو کہ سننے میں کچھ زیادہ اچھا نہیں لگے مگر اچھی خبر یہ ہے کہ ان سے نجات کافی آسان ہے۔

یہ ننھے کیڑے کیوں جگائے رکھتے ہیں؟

ہوسکتا ہے کہ آپ کو علم نہ ہو مگر آپ ڈسٹ مائیٹس سے الرجک ہوسکتے ہیں، اگر ایسا ہو تو اس بات کے قوی امکانات ہیں کہ رات کو اچھی نیند کا حصول کافی مشکل ہوجاتا ہے۔ ڈسٹ مائیٹ الرجی کی علامات میں اکثر بار بار چھینکیں آنا، کھانسی، دوران نیند خرخراہٹ، سانس گھٹنا، پلکوں کا ورم، ناک بند ہونا، سینے میں کھچاؤ، سانس لینے میں مشکل اور آنکھوں سے پانی بہنا قابل ذکر ہیں۔ اگر آپ کو ان میں سے کوئی علامت جانی پہچانی لگ رہی ہے تو ڈاکٹر سے رجوع کرکے تصدیق کریں کیا واقعی آپ کو الرجی ہے۔ اگر آپ کو الرجی نہیں بھی ہو تو بھی ڈسٹ مائیٹس کے نتیجے میں سانس لینے کے مسائل کا خطرہ اس وقت دوران نیند بڑھتا ہے جب آپ کو دمہ ہو۔

ان سے نجات کیسے ممکن ہے؟

اگر تو آپ کئی، کئی ماہ تک بستر کی چادر بدلنے کے عادی نہیں تو اب اس عادت کو بدل دیں، کیونکہ یہ چادر ہفتے میں ایک بار دھونی چاہیے۔

نیند کے دوران پسینہ، جسمانی تیل وغیرہ خارج ہوتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ چادر پر تھوک، پیشاب اور فضلے وغیرہ کے آثار مل جاتے ہیں، اور یہ سب ڈسٹ مائیٹس کی نشوونما بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ ویسے بستر کی چادر کو ہر ہفتے دھونا ہی کافی نہیں، درست طریقے سے دھونا زیادہ ضروری ہے۔ یعنی بہت زیادہ گرم یا انتہائی ٹھنڈا ماحول ڈسٹ مائیٹس کو مار دیتا ہے، مگر چونکہ فریزر میں رکھنے سے پسینے اور جلد کے ذرات کو صاف نہیں کیا جاسکتا، تو گرم پانی سے ہی چادر کو دھونا چاہیے، تاہم ایسا کرنے سے پہلے چادر پر دیئے گئے لیبل پر ہدایات کو بھی ضرور دیکھیں۔ گزشتہ سال ایک تحقیق میں بتایا گیا کہ دن بھر میں اوسطاً ہر انسان سے 500 ملین خلیات کا اخراج ہوتا ہے جبکہ دیگر اجزا بھی رات بھر بستر کی چادر پر جمع ہوتے رہتے ہیں جن میں سے ڈسٹ مائٹس انسانی مردہ خلیات کو کھانا پسند کرتے ہیں۔ اگر چادر کو ہر ہفتے نہ دھویا جائے تو آپ خود کو سنگین وائرس اور انفیکشن کے خطرے کی زد میں لارہے ہوتے ہیں۔ جن میں جلد یا زخم کا انفیکشن، پیشاب کی نالی کی سوزش، نمونیا اور دوران خون کا انفیکشن قابل ذکر ہے۔

اچھے اور میٹھے سیب کا انتخاب کیسے کریں؟

کہا جاتا ہے کہ ایک سیب روزانہ کھانے کی عادت ڈاکٹر کو دور رکھتی ہے جس کو طبی سائنس کافی حد تک درست بھی مانتی ہے۔ یہ وہ پھل ہے جو لگ بھگ سارا سال دستیاب ہوتا ہے بس قیمت کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ مگر اچھے سیب کو خریدنا اور انہیں زیادہ عرصے تک ٹھیک رکھنا اکثر مشکل ہوتا ہے۔ تاہم درج ذیل ٹپس آپ کو اچھے سیب چننے اور انہیں زیادہ عرصے تک فریش رکھنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

خریدنے سے پہلے یہ چیزیں دیکھیں

ہوسکتا ہے آپ کو علم نہ ہو کہ سیب کو جب درخت سے چن لیا جاتا ہے تو بھی وہ پکنے کا عمل جاری رکھنے والا پھل ہے، خاص طور پر اگر اسے کمرے کے درجہ حرارت میں چھوڑ دیا جائے۔ تو جب بازار سے خریدنے جائیں تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہیں سے وہ گل تو نہیں رہا یعنی گہرے بھورے رنگ کے نشان تو نہیں یا بہت زیادہ نرم تو نہیں، اگر ایسا ہو تو یہ سیب پہلے ہی خراب ہوچکے ہیں اور انہیں لینے سے گریز کریں۔ اسی طرح اس پر کٹ کو دیکھیں، سیب میں اکثر چننے اور بازار تک پہنچنے کے دوران کٹ لگنے کا امکان ہوتا ہے، اس کے نتیجے میں گودا اندر سے بھورا ہوجاتا ہے، ایسے کٹ لگے سیب لینے سے گریز کرنا چاہیے، تاہم کٹ بہت چھوٹا ہو تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح سیب کا رنگ دیکھیں، اگر وہ مکمل سرخ یا ہلکے سے اورنج رنگ کا ہو تو وہ مکمل طور پر پکا ہوا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر سیب بہت زیادہ سبز ہو تو وہ زیادہ پکا ہوا نہیں ہوتا ہے، تو یہ جان لیں جس پھل کا رنگ مکمل سرخ ہوچکا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ بہت زیادہ سورج کی روشنی جذب کرچکا ہے، جو کہ مدھم رنگ والے سیبوں کے مقابلے میں زیادہ ذائقہ دار ہوسکتا ہے۔ سیب کو لینے سے پہلے اسے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان تھامے اور پھر نرمی سے دبائیں، اگر ہلکا سا دبانے سے دب نہ سکے تو وہ اچھا سیب ہے، اسی طرح سیب کے مختلف حصوں کو بھی دبا کر دیکھ لیں کہ اس کا بیشتر حصہ مستحکم ہے یا نہیں۔ اگر سیب تازہ نہیں ہو تو اس کی بو سے بھی پہچانا جاسکتا ہے، اگر اس میں سے بو ناگوار محسوس ہو تو وہ زیادہ اچھا نہیں جبکہ اچھے سیبوں سے خوشگوار مہک خارج ہوتی ہے۔

زیادہ عرصے تک محفوظ رکھیں

سیب کو کبھی بھی سبزیوں کے ساتھ نہیں رکھیں، اسی طرح فریج میں سیب کی زندگی بڑھ جاتی ہے، مگر ایک شاپنگ بیگ میں بند کرکے انہیں رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر سیب کو کاٹ لیا ہے اور کچھ ٹکڑے بچ رہے ہیں یا بچوں کو کھانے کے لیے دے رہے ہیں تو انہیں بھورے ہونے سے بچانے کے لیے ان پر لیموں کا عرق لگا دیں، جس سے بھورے ہونے کا عمل سست ہوجاتا ہے اور کافی دیر تک ٹھیک رہتے ہیں۔

مسلز بنانے میں مددگار غذائیں

ہر شخص کو اپنے مسلز کو مضبوط اور خوبصورت بنانے کا شوق ہوتا ہے جس کے لیے جسمانی سرگرمیاں ضروری ہوتی ہیں مگر خوراک کی اہمیت سے بھی انکار ممکن نہیں۔ درحقیقت درست غذا حیرت انگیز انداز سے جسم کو بنانے کے ساتھ ساتھ ہارمون کے توازن کو بھی درست رکھتی ہے۔ یہاں ایسی غذاؤں کا ذکر ہے جو مسلز بنانے میں فائدہ مند ہوتے ہیں۔

سویابین

سویابین پروٹین سے بھرپور ہوتا ہے اور ایک کپ کے اندر 37 گرام پروٹین ہوتا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ پروٹین مسلز بنانے کے لیے بہت ضروری ہوتا ہے، خواتین کو دن بھر میں 46 جبکہ مردوں کو 5 گرام کی ضرورت ہوتی ہے۔ تاہم اگر آپ مسلز بنانا چاہتے ہیں اور ورک آؤٹ کرتے ہیں تو جسم کو زیادہ پروٹین کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ مسلز کی مرمت کرسکے اور نئے مسلز ٹشو بناسکے۔ تو سویابین میں پروٹین تو ہوتا ہی ہے اس کے ساتھ میگنیشیم بھی ہوتا ہے جو کہ وزن اٹھانے والی ورزشوں سے مسلز بنانے میں مدد دیتا ہے۔

امرود

اس مزیدار پھل کے ایک کپ میں 4.2 گرام پروٹین موجود ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وٹامن سی بھی موجود ہوتا ہے جو کہ جلد کی صحت کو بہتر کرتا ہے، وٹامن سی سے بھرپور غذائیں دوران خون بھی بہتر کرتے ہیں جو کہ مسلز بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے۔

مچھلی

مچھلی بھی پروٹین کے حصول کا اچھا ذریعہ ہے جبکہ اس میں موجود اومیگا تھری فیٹی ایسڈز بھی ورزش کرنے والے افراد میں جسمانی چربی کم کرکے مسلز بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

قیلولے کا ایک اور فائدہ سامنے آگیا

دوپہر کو کچھ دیر کی نیند ذہن کو تیز کرنے کے ساتھ بہتر فیصلے کرنے میں بھی مدد فراہم کرتی ہے۔ یہ بات برطانیہ میں ہونے والی ایک طبی تحقیق میں سامنے آئی۔ برسٹل یونیورسٹی کی تحقیق میں بتایا گیا کہ دن کے وقت مشکل فیصلوں سے قبل ڈیڑھ گھنٹے کا قیلولہ زیادہ بہتر فیصلے کرنے میں مدد دیتا ہے۔ تحقیق میں دعویٰ کیا گیا کہ مختصر نیند ہمیں لاشعور میں چھپی معلومات کا تجزیہ کرنے میں مدد دیتی ہے اور ردعمل کا وقت تیز کرتی ہے۔ اس تحقیق کے نتائج سے ان شواہد کو تقویت ملتی ہے کہ قیلولہ کرنے کی عادت ذہنی افعال کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ہے۔ تحقیق کے دوران 16 رضاکاروں کے دماغوں میں آنے والی تبدیلیوں اور ذہنی ردعمل کے وقت کا موازنہ قیلولے سے پہلے اور بعد کے دورانیے سے کیا گیا۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ یہ مختصر نیند کسی فیصلے کے فائدے یا نقصانات کی شناخت میں مدد دے سکتی ہے۔ محققین نے اس نتائج کو حیرت انگیز قرار دیا ہے۔ اس تحقیق کے لیے پہلے رضاکاروں کو مختلف تجربات سے گزارا گیا اور انہیں ٹاسک دیئے گئے، جس کے بعد ایک گروپ کو جاگنے جبکہ دوسرے کو ڈیڑھ گھنٹے نیند کی ہدایت کی گئی۔ نتائج سے معلوم ہوا کہ قیلولے سے لوگوں کے ذہنی ردعمل کا وقت بہت تیز ہوگیا۔ ماضی کی تحقیقی رپورٹس میں یہ بات پہلے سامنے آچکی ہے کہ قیلولے کی عادت یادداشت کو مضبوط بناتی ہے مگر اس نئی تحقیق کے نتائج سے عندیہ ملتا ہے کہ اس عادت سے گہرائی میں جاکر فیصلے کرنے میں مدد ملتی ہے۔

مصنوعی ذہانت سے بریسٹ کینسر کی شناخت ممکن

جدید ٹیکنالوجی کے باعث جہاں کئی موذی مرضوں کا علاج آسان ہوا ہے، وہیں اس کی مدد سے جان لیوا امراض کی جلد شناخت بھی ممکن ہوئی ہے۔ یورپی ملک نیدرلینڈ میں ہونے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ آرٹیفیشل انٹیلیجنس (اے آئی) یعنی مصنوعی ذہانت سے بریسٹ کینسر کی جلد شناخت ممکن ہے۔ مصنوعی ذہانت سے بریسٹ کینسر کی شناخت اتنی تیزی سے ممکن ہے کہ اگر 10 ماہر امراض بھی بیٹھ کر کسی ایک مریض کو چیک کرنے بیٹھیں تو وہ اتنی دیر میں مرض کی شناخت نہیں کرپائیں گے جتنی دیر میں آرٹیفیشل انٹیلی جنس اس کو شناخت کرپائے گی۔ سائنس جرنل 'جاما' میں شائع ایک تحقیقاتی مضمون کے مطابق نیدرلینڈ کے کینسر کے علاج و ریسرچ کے ادارے پال جونز وان ڈیسٹ کے ماہرین کی جانب سے کی جانے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا کہ 11 انسانوں کے مقابلے ایک مصنوعی ذہانت کا سسٹم زیادہ تیزی سے بریسٹ کینسر شناخت کرسکتا ہے۔ مضمون کے مطابق ماہرین نے مصنوعی ذہانت پر مبنی کمپیوٹرائزڈ سسٹم کو 11 ماہرین امراض کے ساتھ ایسے لوگوں کا معائنہ کرنے کے لیے آزمایا جن میں بریسٹ کینسر ہونے کے امکانات تھے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ مصنوعی ذہانت کے الگورتھم پر مبنی کمپیوٹر نے 11 پیتھالوجسٹ کے مقابلے کم وقت میں بریسٹ کینسر کی نشاندہی کی، اور کمپیوٹر انسانوں کے جسم میں نظر آنے والے غدود کو تیزی سے شناخت کرنے میں کامیاب ہوا۔

یومیہ 2 ٹماٹر اور سیب کا تیسرا حصہ کھانے کے فوائد

یورپ کے تین ممالک کے افراد پر کی جانے والی ایک تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یومیہ ٹماٹر اور سیب کھانے والے افراد پھیپھڑوں کے کینسر سمیت ان نقصانات سے بچ سکتے ہیں جو سگریٹ نوشی سے ہوتے ہیں۔ جرمنی، ناروے اور برطانیہ کے افراد پر کی جانے والی طویل تحقیق سے پتہ چلا کہ جو افراد کئی سال تک سگریٹ پیتے رہے ہوں اور جن افراد کو پھیپھڑوں کا کینسر لاحق ہو انہیں ٹماٹر اور سیب فائدہ پہنچاتے ہیں۔ ہیلتھ جرنل 'یورپین ریسپیرٹری جرنل' میں شائع امریکا کی جانز ہاپکنز بلوم برگ اسکول آف پبلک ہیلتھ' کی رپورٹ کے مطابق ٹماٹر اور فروٹ کا سگریٹ نوشی کرنے والے افراد سمیت پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا افراد کی صحت پر پڑنے والے افراد کا جائزہ لینے کے لیے 2002 میں تحقیق کی گئی۔ تحقیق کے لیے جرمنی، ناروے اور برطانیہ کے ایسے 686 افراد کی رضاکارانہ خدمات حاصل کی گئیں جو سگریٹ نوشی کرتے رہے، اور جنہیں پھیپھڑوں کے مختلف امراض لاحق تھے۔ اس پروگرام میں شامل رضاکاروں کو 10 سال تک نگرانی میں رکھا گیا، اور ان سے مختلف اوقات میں سوالات کیے گئے، جب کہ پروگرام میں شامل رضاکاروں کے 2 بار ٹیسٹ بھی کیے گئے۔ پروگرام میں شامل افراد کو یومیہ ٹماٹر اور سیب کی مختلف خوراک کھانے کے لیے کہا گیا، پروگرام شروع کرتے وقت بھی رضاکاروں کا ٹیسٹ کیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق 10 سال تک جاری رہنے والے پروگرام کے آخر میں تمام مریضوں کے ٹیسٹ کیے گئے، جن کے نتائج سے پتہ چلا کہ وہ افراد جنہیں ٹماٹر اور سیب کی زیادہ خوراک لینے کو کہا گیا، ان میں بہتری ریکارڈ کی گئی۔ ماہرین کے مطابق نتائج سے پتہ چلا کہ یومیہ 2 ٹماٹر اور سیب کا تیسرا حصہ کھانے والے افراد میں پھیپھڑوں کے کینسر سمیت دیگر امراض اور سگریٹ نوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کے امکانات کم ہوگئے۔

بیروں میں چھپے ہیں بے شمار قدرتی فوائد

نئی دہلی: (ایجنسی) بیر ایک مزیدار پھل اور صحت کے لیے بھی مفید ہے، اس کے ذائقے سے تو سب ہی واقف ہیں لیکن کیا آپ اس میں چھپے بے شمار قدرتی فوائد سے واقف ہیں؟ یہ ایک بھرپور غذائیت والا پھل ہے جو پروٹین، وٹامن، کیلشیم، کاربوہائیڈریٹ، سوڈیم اور میگنیشیم سے مالا مال ہے۔ بیر میں آئرن اور فاسفورس بھی وافر مقدار میں پایا جاتا ہے جو جسم میں خون کی گردش کو بڑھاتا ہے اور آئرن کی کمی کو دور کرتا ہے۔ آج کل ہر دوسرے شخص خصوصاً خواتین کو ہڈیوں کے درد کی شکایت ہے، ایسے میں بیر کھانا ہڈیوں کے لیے مفید ہے کیونکہ اس میں موجود کیلشیم، آئرن اور فاسفورس ہڈیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ بیر ایک کم کیلوریز والا لیکن فائبر سے بھرپور پھل ہے، جس سے وزن میں اضافہ بھی نہیں ہوتا اور وزن کم کرنے کے لیے بھی بے حد مفید ہے۔ بیر میں وٹامن اے، وٹامن سی اور مختلف نامیاتی مرکبات بھی پائے جاتے ہیں جو جسم میں قوت مدافعت کو بڑھانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اس کو کھانے کے علاوہ اگر اس کا جوس بنا کر پیا جائے تو وہ بھی موثر ہوگا۔ بیر کا جوس پینے سے چہرے کی جلد نرم و ملائم ہوتی ہے اور اگر جلد پر کوئی ایگزیما یا الرجی ہوجائے تو اس کو دور کرنے میں بھی یہ کارآمد ہے۔ بیر کھانے سے قبض، سینے کی جلن، معدے کی تیزابیت اور نظام ہضم کی شکایت بھی دور ہوجاتی ہے۔

پاستہ وزن بڑھانے یا موٹاپے کا باعث نہیں بنتا

نئی دہلی: آج کے دور میں گھر کا کھانا لوگوں کو زیادہ پسند نہیں آتا یا پھر کاہلی، سستی یا وقت کی تنگی کے باعث لوگوں خاص طور پر شہری زندگی گذارنے والے لوگ ہوٹل بازی یا پھر فاسٹ فوڈ وغیرہ میں زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں۔ لیکن ان کھانوں سے گھبراتے بھی رہے ہیں۔ ایسے میں پاستا، میکرونی کے شوقین افراد کے لیے یہ انکشاف کسی خوشخبری سے کم نہیں ہوگا کہ یہ غذائیں وزن بڑھاتی نہیں بلکہ کم کرتی ہیں۔ ایک نئی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ پاستا، میکرونی اور اسپگیٹی وزن کم کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ہفتے میں تین بار یہ غذائیں کھانے سے 3 ماہ کے دوران وزن میں آدھا کلو کمی آتی ہے۔ ٹورنٹو کے مائیکل اسپتال میں ہونے والی تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ان غذاؤں میں گلیے سیمک انڈیکس (جی آئی) دیگر کاربوہائیڈریٹس کے برعکس کم ہوتا ہے جو کہ خون میں اچانک شکر (شوگر) کی مقدار نہ بڑھنے کی وجہ نہیں بنتا۔ اس سے پہلے تحقیق میں محققین نے تجویز کیا تھا کہ گلیے سیمک انڈیکس (جی آئی) والی غذائیں زیادہ اطمینان بخش ہوتی ہیں اسی وجہ سے لوگوں کو بھوک دیر سے لگتی ہے۔ تازہ تحقیق کے مصنف ڈاکٹر جان کا کہنا ہے کہ ہم بلا جھجک یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاستا وزن بڑھانے میں انسانی جسم پر منفی اثرات مرتب کرتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ اس کا استعمال اعتدال میں کیا جائے۔

موبائل فون کے زیادہ استعمال سے جسم کے کسی بھی حصہ میں ٹیومر بن سکتا ہے

واشنگٹن: آج کے دور میں اسمارٹ فون ہمارے زندگی کا لازمی جزو بن گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہم یہ بات بھول گئے کہ ہم اسمارٹ فون کا استعمال اتنا زیادہ کررہے ہیں کہ ہمارے جسم میں کہیں بھی کینسر کا پھوڑا بن سکتا ہے یہاں تک کہ دل میں بھی ٹیومر بن سکتا ہے۔ امریکی حکومت کی تازہ ریسرچ میں محققین نے تقریباً 20 سالوں تک 160 کروڑ روپے خرچ کرکے چوہوں پر اسمارٹ فون کے ریڈیشن سے ہونے والے تغیرات پر تحقیق کی گئی ہے۔ محققین نے پایا ہے کہ اسمارٹ فون سے نکلنے والی ریڈیشن انسانوں کے جسم میں ٹیومر کو جنم دے سکتی ہے۔ محققین نے مذکر (Male) چوہوں پر موبائل ریڈیشن کا استعمال کرکے یہ پایا کہ ان کے دل کی خلیات (Cells) میں ٹیومر جنم لیتا ہے۔ وہیں محققین نے جب یہی تحقیق مونث (Female) چوہوں پر کی تو ان میں ٹیومر نہیں بنا۔ اس تحقیق میں شامل کئے چوہوں پر بے حد تیز ریڈیشن ڈالی گئی جس کے بعد 6 فیصد جانوروں میں "schwannomas" کا ٹیومر بن گیا۔ یہ خاص طرح کا ٹیومر دل کے پاس موجود نروٹیشو میں پیدا ہوتا ہے۔ اس تحقیق میں مصروف سائنس داں جان بوچر نے کہا' یہ بات نئی ہے کہ اس سے پہلے بھی فون کی ریڈیشن سے ہونے والے کینسر کا پتہ لگ چکا ہے، لیکن یہ کان اور دماغ کے پاس پائے گئے تھے۔ اب ٹھیک اسی طرح کا ٹیومر پہلی بار دل کے قریب ملا ہے۔ حالانکہ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ یہ ضروری نہیں کہ جو اثرات چوہوں پر مرتب ہوتے دیکھے گئے ہیں وہی انسانوں پر بھی مرتب ہوں گے۔ واضح رہے کہ یہ نتیجے 3 جی اور 2 جی فون کے ذریعہ حاصل ہوئے۔ 4 جی اور 5 جی، الگ فریکوئنسی پر کام کرتے ہیں اور ان سے نکلنے والی ریڈیشن بھی الگ ہوتی ہے۔

'نابینا خواتین بھی بریسٹ کینسر کی تشخیص کرسکتی ہیں'

بھارت میں بریسٹ کینسر کی تشخیص کے لیے اہم اقدام کیا گیا ہے جس میں بینائی سے محروم خواتین کو سکھایا گیا ہے کہ کس طرح ابتدائی مرحلے میں ہی بریسٹ کینسر کی تشخیص کی جاسکتی ہے۔ بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق بھارت کی قومی ایسوسی ایشن نابینا افراد (نیب) کے ادارہ برائے معذور اور نابینا خواتین کی تعلیم نے جرمنی کے ڈسکورنگ ہینڈز سے مل کر 'ڈسکورنگ ہینڈز' کے نام سے مہم کا آغاز کیا۔ ڈائریکٹر نیب شالنی کھنہ کا کہنا تھا کہ جرمنی کے ادارے نے ہم سے 2015 میں رابطہ کرکے اپنے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی تھی کہ کس طرح بریسٹ کینسر کی ابتدائی نشانیوں کی خود سے تشخیص کی جاسکتی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ ہم نے جرمنی میں ادارے کا دورہ کرکے اس بات کی جانچ کی کہ یہ کیسے ممکن ہے جس کے بعد ہمیں معلوم ہوا کہ بینائی سے محروم خواتین بھی یہ کام انجام دے سکتی ہیں۔

انہوں نے کہا کہ بھارت میں بریسٹ کے بارے میں زیادہ بات نہیں کی جاتی ہے تاہم ہم نے 18 سال سے زائد عمر کی چند خواتین کو چنا جنہیں ہم نے 9 مہینوں تک بریسٹ کینسر کی تشخیص کا عمل سکھایا۔ اس پروگرام کے ہسپتالوں میں آغاز فورٹس ہسپتال کے سرجیکل اونکولوجی کے سربراہ ڈاکٹر مندیپ سنگھ ملہوترہ کی جانب سے کیا گیا۔

بریسٹ کینسر کی تشخیص کرنے والی نابینا خاتون شویتا ورما نے بتایا کہ ان کے اہل خانہ ان کی بینائی سے محروم ہونے کی وجہ سے انہیں گھر میں رکھنا چاہتے تھے تاہم ان کا کہنا تھا کہ مجھے آج خوشی ہے کہ اس پروگرام کی بدولت دہلی کے ہسپتال میں نوکری ملی۔ ان کا کہنا تھا کہ 'میں تمام نابینا افراد کے والدین کو کہنا چاہوں گی کہ وہ اپنے بچوں کو نظرانداز نہ کریں بلکہ ان کے ساتھ تعاون کریں، وہ آپ کا سر فخر سے بلند کریں گے۔'

ہندوستان اور نائیجیریا کے درمیان مشترکہ تجارتی کمیٹی کا دوسرا اجلاس منعقد

دونوں فریق جلد ہی مقامی کرنسی کے نظام کے معاہدے کو حتمی شکل دیں گے

ابوجا (نائیجیریا)// ہندوستان کے محکمہ تجارت، وزارت تجارت اور صنعت، کے محکمے کے ایڈیشنل سکریٹری جناب امردیپ سنگھ بھاٹیہ کے ہمراہ نائیجیریا میں ہندوستان کے ہائی کمشنر جناب جی بالاسوبرامنیم اور اقتصادی مشیر، محکمہ تجارت، محترمہ پریہ پی نائر کی قیادت میں ہندوستان کے ایک سات رکنی وفد نے 29.04.2024 سے 30.04.2024 تک ابوجا میں اپنے نائیجیرین ہم منصبوں کے ساتھ مشترکہ تجارتی کمیٹی (جے ٹی سی) کی میٹنگ کی۔ جے ٹی سی کی مشترکہ صدارت صنعتی تجارت اور سرمایہ کاری کی وفاقی وزارت (نائیجیریا) کے محکمے کی مستقل سکریٹری، سفیر نورا ابارا بکی کے ساتھ ایڈیشنل سکریٹری نے کی۔ ایک جامع بات چیت میں، دونوں فریقوں نے دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات میں حالیہ پیش رفت کا تفصیلی جائزہ لیا اور مزید توسیع کے وسیع امکانات کو تسلیم کیا۔ اس مقصد کے لیے، دونوں فریقوں نے دوطرفہ تجارت اور باہمی طور پر فائدہ مند سرمایہ کاری دونوں کو بڑھانے کے لیے توجہ دیے جانے والے

متعدد شعبوں کی نشاندہی کی۔ ان میں دونوں اطراف کی مارکیٹ تک رسائی کے مسائل کو حل کرنا، اور خام تیل اور قدرتی گیس، دواسازی، یونیفائیڈ پیمنٹس انٹرفیس (یو پی آئی)، مقامی کرنسی سیٹلمنٹ سسٹم، پاور سیکٹر اور قابل تجدید توانائی، زراعت اور خوراک کو ڈبہ بند کرنے، تعلیم جیسے اہم شعبوں میں تعاون شامل ہے۔ ٹرانسپورٹ، ریلوے، شہری ہوابازی، ایم ایس ایم ای ترقی وغیرہ جیسے شعبے بھی شامل ہیں۔ دونوں فریقوں نے دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے مقامی کرنسی کے تصفیہ کے نظام کو جلد از جلد ختم کرنے پر اتفاق کیا۔ ہندوستان کے سرکاری وفد میں ریزرو بینک آف انڈیا (آر بی آئی)، ایگزم بینک آف انڈیا اور نیشنل پیمنٹ کارپوریشن آف انڈیا (این پی سی آئی) کے افسران شامل تھے۔ دونوں اطراف کے حکام نے JTC کی کارروائی میں سرگرمی سے حصہ لیا۔ بات چیت خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں ہوئی اور نتیجہ خیز رہی۔ زیادہ تعاون، زیر التوا مسائل کو حل کرنے، تجارت اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے سے عوام سے زیادہ لوگوں کے رابطوں کے حوالے سے پرجوش ردعمل سامنے آیا۔ دوطرفہ تجارت کو فروغ دینے کے لیے مشترکہ کوششوں میں، دونوں فریقوں نے دوطرفہ تجارت میں رکاوٹ پیدا کرنے والے تمام مسائل کو تیزی سے حل کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے فروغ میں سہولت فراہم کرنے کا عہد کیا۔ جے ٹی سی کی قیادت میں ایک تجارتی وفد بھی سرکاری وفد کے ساتھ تھا جس میں مختلف شعبوں جیسے کہ فنٹیک، ٹیلی کمیونیکیشن، برقی مشینری، دواسازی وغیرہ کے نمائندے بھی شامل تھے۔ ہندوستان-نائیجیریا جے ٹی سی کے دوسرے اجلاس کی بات چیت خوشگوار اور مستقبل کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ دونوں ممالک کے درمیان خوشگوار اور خصوصی تعلقات ہیں۔ نائیجیریا ایک بڑا اشتراک دار ہے۔

جب میرے والد کی لاش کے ٹکڑے آئے تو مجھے بہت غصہ آیا تھا/ پرینکا

مورینا// کانگریس جنرل سکریٹری پرینکا گاندھی وڈرا نے آج وزیر اعظم نریندر مودی پر شدید حملہ کیا اور لوگوں سے محتاط رہنے کی درخواست کی۔ انہوں نے اپنی دادی اور ملک کی سابق وزیر اعظم محترمہ اندرا گاندھی اور اپنے والد راجیو گاندھی کی شہادت کو بھی یاد کیا اور کہا کہ وہ (بی جے پی) لوگ ان جذبات کو نہیں سمجھ سکتے۔ محترمہ وڈرا نے کانگریس امیدوار کی حمایت میں مدھیہ پردیش کے مورینا میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کیا۔ اس موقع پر ریاستی صدر جیتو پٹواری اور دیگر قائدین بھی موجود تھے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری نے کہا کہ میرے اپنے والد کی لاش کے ٹکڑے جب گھر لائے گئے تھے تو میری عمر اس وقت 19 سال تھی۔ تب میں مشتعل ہوئی تھی، کیونکہ ہم نے والد کو بحفاظت بھیجا تھا، لیکن لاش کے ٹکڑے گھر آئے تھے۔ میں سیکورٹی کے معاملے پر ناراض تھی۔ میں شہادت کا مفہوم سمجھتی ہوں۔ اب میری عمر 52 سال ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ کسی کو اپنے ہی لوگوں سے غصہ آتا ہے۔ میں اسے پہلی بار کسی بھی پلیٹ فارم سے پبلک کر رہی ہوں۔ محترمہ وڈرا نے کہا کہ اب میرے والد کو غدار کہا جا رہا ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ میرے والد نے وراثت حاصل کرنے کے لیے قانون میں تبدیلی کی۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی یہ نہیں سمجھ سکتے۔ ہمیں شہادت کا جذبہ ورثے میں ملا ہے۔ ان باتوں کو ملک کے کسان، مزدور اور عام لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اسی طرح میری دادی محترمہ اندرا گاندھی کے بارے میں غلط باتیں کہی جاری ہیں۔ مسٹر مودی کو حب الوطنی اور شہادت نظر نہیں آتی۔ ہمارے بھائی (راہل گاندھی) کو پارلیمنٹ سے نکال دیا گیا۔ ہمارے خلاف مقدمات بنائے گئے۔ ہم عدالت میں بھی جائیں گے لیکن وہ ہمارے جذبات کو ہمارے دلوں سے نہیں نکال سکتے۔ ہم ڈرنے والے نہیں ہیں۔ کانگریس جنرل سکریٹری نے عوام سے کہا کہ میں یہاں ووٹ مانگنے نہیں آئی ہوں، بلکہ زور دینے آئی ہوں۔ عوام کو آگاہ ہونا چاہیے۔ روزانہ جو کچھ سکھایا اور دکھایا جا رہا ہے وہ سچ نہیں ہے۔ آپ کی زندگی سچی ہے۔ سچ وہی ہے جو آپ جی رہے ہیں۔ مہنگائی اور بے روزگاری حقیقی ہے۔ اس حقیقت کو پہچانیں۔ ملک کے لیڈر بیکار ہو چکے ہیں۔ وہ صرف مذہب کی بات کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے وہ ووٹ لے کر اقتدار میں رہتے ہیں۔ محترمہ وڈرا نے کہا کہ ہم سب مذہبی ہیں۔ اندرا جی روزانہ پوجا کیا کرتی تھیں۔ راجیو جی نے ہمیں عبادت کرنا سکھایا ہے۔ میری والدہ بھی بیرون ملک سے آئیں اور یہاں کی روایات سیکھیں۔ ہندو مت سچائی پر مبنی ہے۔ اس ملک کی بنیاد ستیہ میو جیتے ہے۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ کانگریس منگل سوتر چوری کرے گی۔ ایکسرے کے ساتھ گھروں میں داخل ہوں گے۔ جب کہ سچائی یہ ہے کہ ماں کا منگل سوتر ملک کے لیے قربان ہے۔ اندرا جی نے زیورات عطیہ کیے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج وزیر اعظم نے ایک نئی بات کہی ہے کہ اگر کانگریس اقتدار میں آئی اور کسی کے پاس دو بھینسیں ہوں تو ایک بھینس چھین لے گی۔ انہوں نے اسے گمراہ کن اور مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ جب نیت ٹھیک ہوگی تب ہی پالیسی درست ہوگی۔ نیتیں ٹھیک نہ ہوں تو پالیسی بھی غلط ہوگی۔ موجودہ مودی حکومت کی پالیسیاں غریبوں اور کسانوں کے بجائے ارب پتیوں کے لیے ہیں۔

آپ نے 'ووٹ کے ذریعے جیل کا جواب' دستخطی مہم شروع کی

نئی دہلی// عام آدمی پارٹی (آپ) نے جمعرات کو وزیر اعلی اروند کیجریوال کی گرفتاری کے خلاف 'جیل کا جواب ووٹ کے ذریعے' دستخطی مہم شروع کی۔ مشرقی دہلی لوک سبھا سیٹ سے انڈیا اتحاد کے امیدوار کلدیپ کمار اور جنگ پورہ سے آپ کے ممبر اسمبلی پروین کمار نے یہاں لاجپت نگر سنٹرل مارکیٹ سے اس مہم کا آغاز کیا۔ اس دوران کلدیپ کمار نے کہا کہ اروند کیجریوال نے دہلی کے لوگوں کے لیے بہت سارے کام کیے ہیں جن میں مفت پانی، 24 گھنٹے بجلی، اچھے اسکول اور اسپتال شامل ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے ہاتھوں ایسے وزیر اعلی کو جیل میں ڈالنے سے دہلی کے لوگوں میں شدید غصہ ہے۔ دہلی کے عوام اپنے بیٹے اروند کیجریوال کے ساتھ کھڑے ہیں اور اس بار وہ اپنے ووٹوں سے جیل کا جواب دیں گے اور دہلی سے بی جے پی کا صفایا کریں گے۔ مسٹر کلدیپ کمار نے کہا کہ دہلی کے لوگ 25 مئی کو دہلی سے بی جے پی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا کام کریں گے۔ دہلی کے لوگ اروند کیجریوال کی گرفتاری کے خلاف طرح طرح کی مہم چلا رہے ہیں۔ جب عوام اروند کیجریوال کی حمایت میں سڑکوں پر نکلتے ہیں تو ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرکے گرفتاری عمل میں لائی جاتی ہے، اسی لیے آج عوام کو 25 مئی کا بے صبری سے انتظار ہے۔ ایم ایل اے پروین کمار نے کہا کہ اروند کیجریوال کو جیل میں ڈال کر بی جے پی نے بہت غلط کیا ہے۔ دہلی کے لوگ اروند کیجریوال کو جیل سے باہر دیکھنا چاہتے ہیں اور اپنا غصہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں۔ عام لوگوں میں بی جے پی کے خلاف ماحول ہے۔ دستخطی مہم کے ذریعے لوگوں کی طرف سے پیغامات لکھے جا رہے ہیں۔ لوگ اپنے جذبات کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ اروند کیجریوال سے کتنا پیار کرتے ہیں۔

جھوٹ کا کوئی اثر نہ ہونے سے آپ مایوس اور پریشان ہیں/ کھڑگے

نئی دہلی// کانگریس کے صدر ملک ارجن کھڑگے نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک خط لکھ کر کہا ہے کہ مسٹر مودی نے عوام سے بات چیت کرنے سے متعلق قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) کے امیدواروں کو جو خط لکھا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہت مایوس اور پریشان ہیں۔ کیونکہ انہوں نے عوام کے سامنے جو جھوٹ پیش کیا ہے، اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے۔ اس لیے اب وہ امیدواروں کو بھی جھوٹ بولنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ "میں نے این ڈی اے کے امیدواروں کو لکھا ہوا آپ کا خط دیکھا ہے جس میں آپ نے انہیں بتایا ہے کہ ووٹرز سے کیا بات چیت کرنی ہے۔ خط کے لہجے اور مواد سے ایسا لگتا ہے کہ آپ بہت مایوس اور پریشان ہیں، اس لیے آپ ایسی زبان کا استعمال کرنے کے لئے امیدواروں کو کہہ رہے ہیں۔ لیکن یہ زبان وزیر اعظم کے دفتر کے لیے موزوں نہیں ہے۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تقریروں میں جو جھوٹ بولا جا رہا ہے، اس کا مطلوبہ اثر نہیں ہو رہا ہے، اس لیے اب آپ چاہتے ہیں کہ این ڈی اے کے امیدوار آپ کے جھوٹ کو آگے بڑھائیں۔ لیکن ایک جھوٹ کو ہزار بار دہرانے سے وہ سچ نہیں ہو جاتا۔ مسٹر کھڑگے نے لکھا "ووٹر اتنے ذہین ہیں کہ وہ خود پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کانگریس نے اپنے انتخابی منشور میں کیا لکھا ہے اور ہم نے کن گارنٹیوں کا وعدہ کیا ہے۔ ہماری گارنٹیاں اتنی سادہ اور واضح ہیں کہ ہمیں ان کی وضاحت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔" ہم نے آپ کو اور وزیر داخلہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ کانگریس خوشامد کرنے کی سیاست کر رہی ہے لیکن پچھلے 10 برسوں میں ہم نے چینیوں کی خوشامد دیکھی ہے جس کی وجہ سے آپ 19 جون 2020 کو چین کو 'دراندازی نہیں' کہہ پا رہے تھے۔ 20 ہندوستانی فوجیوں کی عظیم قربانی کی آپ نے یہ کہہ کر توہین کی کہ "نہ کوئی داخل ہوا ہے اور نہ ہی کوئی داخل ہے"۔ کانگریس صدر نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کو ریزرویشن مخالف قرار دیتے ہوئے لکھا "آپ اپنے خط میں دعوی کرتے ہیں کہ ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی سے ریزرویشن چھین لیا جائے گا، جب کہ آر ایس ایس اور بی جے پی نے 1947 سے ہر مرحلے پر ریزرویشن کی مخالفت کی ہے۔ سب جانتے ہیں کہ آر ایس ایس اور بی جے پی یہی چاہتی ہے۔ ریزرویشن ختم کرنے کے لیے آپ کو یہ بتانے کی ضرورت ہے کہ آپ ایس سی، ایس ٹی اور او بی سی کے لیے ان کی آبادی کی بنیاد پر ریزرویشن کی مخالفت کیوں کرتے ہیں۔ مسٹر کھڑگے نے کہا کہ "آپ کی پارٹی نے مختلف کمپنیوں سے 'غیر قانونی اور غیر آئینی' انتخابی بانڈز کے ذریعے 8,250 کروڑ روپے اکٹھے کیے جن میں چندہ، سودے، ٹھیکے لینے، رشوت لینے، بھتہ خوری اور جعلی کمپنی کے راستوں اور اسکیموں کا استعمال کیا گیا۔ آپ جھوٹ بولتے ہیں کہ کانگریس وراثتی ٹیکس لگانا چاہتی ہے جب کہ سابق وزیر خزانہ اور آپ کی پارٹی کے رہنما بار بار کہہ چکے ہیں کہ وہ وراثتی ٹیکس چاہتے ہیں لوگ آپ کے رہنماؤں کی یہ تقریریں اور تبصرے آن لائن دیکھ سکتے ہیں۔ مسٹر کھڑگے نے کہا "آپ کو مسلسل بڑھتی ہوئی نابرابری کے بارے میں بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آپ کو بے روزگاری اور قیمتوں میں بے مثال اضافے کے بارے میں بات کرنے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے جو ہمارے لوگوں کو متاثر کر رہی ہے۔ اسی طرح خواتین پر بڑھتے ہوئے مظالم پر بات کرنے میں آپ کی کوئی دلچسپی نہیں ہے۔"

بی جے پی کی جملے بازی اس بار کام نہیں آنے والی، وداعی یقینی/ مایاوتی

مین پوری// بی جے پی کو جملے باز پارٹی قرار دیتے ہوئے بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) سپریمو مایاوتی نے جمعرات کو کہا کہ موجودہ لوک سبھا الیکشن میں جملے بازی کام نہیں آئے گی۔ کرسچن کالج کے کھیل میدان میں انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے مایاوتی نے کہا کہ بی جے پی مرکز میں واپس نہیں آئے گی۔ بی جے پی ای وی ایم میں گڑبڑی کرتی ہے اور جملے باز پارٹی ہے۔ سال 2024 کے لوک سبھا الیکشن میں بی جے پی کی جملے بازی کام نہیں آئے گی۔ انہوں نے بی جے پی کے ساتھ ساتھ کانگریس پر بھی نشانہ سادھا اور کہا کہ کانگریس کی غلط پالیسیوں کی وجہ ہی کانگریس کے ہاتھوں سے اقتدار گئی۔ مرکز اور ریاست کانگریس کے ہاتھ سے نکلتے چلے گئے۔ مایاوتی نے کہا کہ بی ایس پی پارٹی کرکے دکھانے میں یقین رکھتی ہے اور دیگر پارٹیاں انتخابی منشور جاری کر عوام کو گمراہ کرنے کا کام کرتی ہیں۔ انہوں نے دعوی کیا کہ سماج وادی پارٹی کا امیدوار مین پوری میں دوسرے یا تیسرے نمبر پر آسکتا ہے۔ بی ایس پی امیدوار کسی کو ہرانے یا جتانے کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ جیتنے کے لئے لڑ رہے ہیں۔ مین پوری، ایٹہ اور فیروز آباد سے بی ایس پی امیدوار جیت رہے ہیں۔ بی ایس پی سپریمو نے مین پوری کی عوام سے بی ایس پی امیدوار شیو پرساد یادو کو کثیر ووٹوں سے جتانے کی اپیل کی اور کہا کہ مین پوری میں آج کی ریلی میں امڈی بھیڑ نے ثابت کر دیا ہے کہ عوام بی ایس پی کے ساتھ ہیں اور بی ایس پی ہی مین پوری سیٹ سے کامیاب ہوگی۔

مودی-شاہ کو ریونا کی حرکتوں پر معافی مانگنی چاہیے/ راہل

نئی دہلی// کانگریس کے سینئر لیڈر راہل گاندھی نے جنتا دل ایس کے رکن پارلیمنٹ پرجول ریونا کے ذریعے عصمت دری کو 'اجتماعی عصمت دری' قرار دیتے ہوئے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیر داخلہ امت شاہ کو عصمت دری کرنے والے کی حمایت کرنے پر معافی مانگنی چاہیے۔ مسٹر گاندھی نے کہا کہ وزیر اعظم اور وزیر داخلہ نے نہ صرف عصمت دری کرنے والے کی حمایت کی ہے بلکہ اس کے لیے ووٹ بھی مانگے ہیں اور اس سے ملک کی خواتین کی تذلیل ہوئی ہے، اس لیے مودی اور مسٹر شاہ کو چاہیے کہ وہ ملک کی ہر عورت سے جھک کر معافی مانگیں۔ کانگریس کے لیڈر نے کہا "ریونا نے جو کیا وہ جنسی اسکینڈل نہیں ہے، یہ اجتماعی عصمت دری ہے۔

ہند۔ متحدہ عرب امارات کی تجارت میں 16 فیصد اضافہ ہوا

نئی دہلی// ہندوستان اور متحدہ عرب امارات (یو اے ای) نے اپنی باہمی تجارت میں کافی 16 فیصد اضافہ دیکھا ہے۔ اس ترقی میں سونا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہندوستان میں متحدہ عرب امارات کے سفیر عبدالناصر جمال الشالی نے یو اے ای انڈیا جامع اقتصادی شراکت داری معاہدہ کے دو سال مکمل ہونے کے جشن کے دوران اس اضافے کو اجاگر کیا۔ ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ دونوں ممالک کے درمیان سونے کی تجارت میں 62 فیصد کا متاثر کن اضافہ ہوا ہے، جو اس کی پائیدار اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ سونے کے علاوہ، دیگر اشیاء جیسے مشینری، تیار کردہ مصنوعات، اور کیمیکلز ہندوستان اور متحدہ عرب امارات کے درمیان مضبوط تجارتی تعلقات میں حصہ ڈالتے ہیں۔ الشالی نے اس بات پر زور دیا کہ شراکت داری تیل اور پیٹرولیم مصنوعات سے آگے بڑھی ہے، جس میں توانائی کی حفاظت اور خوراک کی حفاظت شامل ہے۔ متحدہ عرب امارات ہندوستان کی توانائی کی حفاظت کو یقینی بنانے میں ایک اہم شراکت دار رہا ہے، جب کہ ہندوستان متحدہ عرب امارات کی غذائی تحفظ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (CEPA) نے دونوں ممالک کے درمیان تجارت میں اضافے میں سہولت فراہم کی ہے، اور ہوابازی کو اقتصادی تبادلے اور عوام سے عوام کے رابطے کی مکمل صلاحیت کو کھولنے میں ایک اہم عنصر کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

وکٹوریہ کے اپوزیشن لیڈر نے ہندوستانیوں کے خلاف امتیازی پالیسی پر آسٹریلوی حکومت پر تنقید کی

وکٹوریا (آسٹریلیا)// آسٹریلیائی صوبہ وکٹوریہ کے شیڈو منسٹر برائے ٹرانسپورٹ، میتھیو گائے نے وزیر اعظم انتھونی البانیس کی قیادت والی آسٹریلوی حکومت پر ہندوستانیوں کے خلاف امتیازی پالیسیوں کو لاگو کرنے پر تنقید کی، خاص طور پر جو آسٹریلیا میں اپنے خاندانوں سے ملنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گائے نے برطانیہ اور دیگر ممالک میں رہنے والے ہندوستانی صحت کے کارکنوں کی متعدد مثالوں پر روشنی ڈالی جنہیں بغیر کسی مسئلے کے دوسرے ممالک کا دورہ کرنے کے باوجود آسٹریلیا میں اپنے اہل خانہ سے ملنے کے لئے سیاحتی ویزے سے انکار کر دیا گیا تھا۔ انہوں نے سابق وزیر برائے کثیر ثقافتی امور پر اپنے بیان کو دبانے کی کوشش کرنے کا الزام لگایا اور سوال کیا کہ ریاستی لیبر حکومت ہندوستانیوں کے خلاف اس طرح کی امتیازی پالیسی کی حمایت کیوں کرے گی۔ آسٹریلیا میں ہندوستانی ہائی کمیشن کے مطابق، ہندوستان اور آسٹریلیا کے درمیان تعلقات کو "کثرت پسند، ویسٹ منسٹر طرز کی جمہوریتوں" کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں مشترکہ اقدار، اقتصادی مشغولیت کو وسعت دینا، اور اعلیٰ سطحی بات چیت میں اضافہ کرنا ہے۔ آسٹریلیا میں ہندوستانی کمیونٹی مسلسل بڑھ رہی ہے، جس کی آبادی تقریباً 976,000 ہے، یہ انگلستان کے بعد دوسرا سب سے بڑا تارکین وطن گروپ ہے۔ ہندوستانی برادری کی بڑھتی ہوئی اہمیت آسٹریلیا میں ہندوستانی تہواروں کے بڑے پیمانے پر منائے جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔

ہندوستانی بحری جہاز سریو LCU58 میانمار کی ینگون بندرگاہ پر لنگر انداز

ینگون// غیر قانونی ماہی گیری کا مقابلہ کرنے کی کوشش میں، ہندوستانی بحری جہاز سریو اور LCU58 نے میانمار کی ینگون بندرگاہ پر پورٹ کال کی۔ میانمار میں ہندوستانی سفارت خانے کے مطابق پورٹ کال بحیرہ انڈمان میں انسانی اور منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے کی گئی ہے۔ میانمار میں ہندوستانی سفارت خانے نے X پر پوسٹ کیا کہ معاشی تحفظ میں مدد کے لیے غیر قانونی ماہی گیری کا مقابلہ کرنا، بین الاقوامی سمندری حدود کے ساتھ ساتھ بحیرہ انڈمان میں انسانی اور منشیات کی اسمگلنگ کو روکنا، شرکت کرنے والے ہندوستانی بحری جہاز سریو اور LCU58 ینگون میں پورٹ کال کرتے ہیں۔ اس سے پہلے 30 اپریل کو، میانمار میں ہندوستانی سفیر ابھے ٹھاکر نے منگل کو نیپیداو میں میانمار کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ تھان سوئی سے ملاقات کی اور دونوں ممالک کے درمیان کثیر جہتی تعلقات کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔

ایپل کے سی ای او ٹم کک نے ہندوستان میں دوہرے ہندسوں کی ترقی پر خوشی ظاہر کی

نئی دہلی// موبائل ساز کمپنی ایپل کے سی ای او ٹم کک نے تازہ ترین آمدنی کال کے دوران ہندوستان میں ٹیک دیو کی کارکردگی پر اپنے اطمینان کا اظہار کیا، جہاں یہ انکشاف ہوا کہ ایپل نے مارچ 2024 میں ختم ہونے والی سہ ماہی میں ہندوستانی مارکیٹ میں آمدنی کے سنگ میل حاصل کیے ہیں۔ اگرچہ مجموعی آمدنی میں 4 فیصد کمی آئی ہے، جس کی بڑی وجہ آئی فون کی فروخت میں پچھلے سال کے مقابلے میں 10 فیصد کمی ہے، کک نے کہا کہ ہندوستانی مارکیٹ میں نمایاں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم دوہرے ہندسے سے مضبوط ہوئے، اور اس لیے ہم اس سے بہت خوش تھے۔ یہ ہمارے لیے مارچ کی سہ ماہی کا نیا ریونیو ریکارڈ تھا۔ ایپل کے چیف فنانشل آفیسر لوکا میسٹری کے مطابق، کمپنی نے نہ صرف ہندوستان بلکہ لاطینی امریکہ، مغربی ایشیا، انڈونیشیا، فلپائن اور ترکی سمیت بھی دیگر ابھرتی ہوئی مارکیٹوں میں بھی چھ ماہ کا ریونیو ریکارڈ حاصل کیا ہے۔ کک نے کہا کہ یہ مارکیٹیں اہم ہیں۔ ان کی بڑی آبادی اور

ایپل کی مصنوعات کے لیے بڑھتے ہوئے جوش کو دیکھتے ہوئے۔ "ہم خوش ہیں کیونکہ یہ ایسی مارکیٹیں ہیں جہاں ہماری مارکیٹ شیئر کم ہے، آبادی بڑی اور بڑھ رہی ہے، اور ہماری مصنوعات واقعی ان مارکیٹوں میں بہت ترقی کر رہی ہیں۔ برانڈ کے لیے جوش و خروش کی سطح بہت زیادہ ہے۔ کک نے کہا کہ ایپل مقامی پیداوار کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے ہندوستانی مارکیٹ کا جائزہ لینا جاری رکھے گا۔ عملی نقطہ نظر سے آپ کو مسابقتی ہونے کے لیے وہاں پیدا کرنے کی ضرورت ہے، اور اس لیے، ہاں، دونوں چیزیں اس نقطہ نظر سے جڑی ہوئی ہیں۔ لیکن ہمارے پاس دونوں آپریشنل چیزیں چل رہی ہیں اور ہم مارکیٹ میں جا رہے ہیں اور اقدامات کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں ایپل کی کارکردگی پر بات کرنے کے علاوہ، ٹم کک نے سرمایہ کاروں کی کال کے دوران مصنوعی ذہانت (AI) میں کمپنی کی ترقی پر بھی بات کی۔ کک نے اس ڈومین میں کی جانے والی سرمایہ کاری کو اجاگر کرتے ہوئے ایپل کی AI کوششوں پر اعتماد کا اظہار کیا۔ ایپل کی سالانہ ڈویلپر کانفرنس، جو 10 جون کو شیڈول ہے، ممکنہ طور پر AI سے چلنے والی اختراعات پر توجہ مرکوز کرے گی۔ کک نے پرائیویسی سے وابستگی کے ساتھ کمپنی کے ہارڈ ویئر، سافٹ ویئر اور خدمات کے منفرد انضمام کا حوالہ دیتے ہوئے AI کی تبدیلی کی صلاحیت پر ایپل کے یقین پر زور دیا۔

پبلک سیکٹر آڈٹ پر نیپال کے ساتھ معاہدہ

ہمارے کثیر جہتی تعلقات میں ایک اور جہت کا اضافہ کرتا ہے/ بھارت

نئی دہلی// ہندوستان نے نئی دہلی اور کھٹمنڈو کے درمیان پبلک سیکٹر آڈٹ کے میدان میں دستخط شدہ مفاہمت نامے کا خیر مقدم کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں ممالک کے درمیان کثیر جہتی تعلقات میں ایک اور جہت کا اضافہ کرتا ہے۔ کھٹمنڈو میں ہندوستانی سفارت خانے نے بتایا کہ جمعرات کو اپنے دورے کے دوران ہندوستان کے کمپٹرولر اور آڈیٹر جنرل (سی اے جی) گریش سی مرمو نے وزیر اعظم پشپا کمل دہل، نیپال کے وزیر خزانہ برشامن پن اور نیپال کے آڈیٹر جنرل سے ملاقات کی۔ سی اے جی مرمو نے جمعرات کو نیپال کے وزیر خزانہ برشامن پن سے بھی وزارت میں ملاقات کی۔ سفارت خانے نے کہا، "ہندوستان اور نیپال کے سپریم آڈٹ اداروں کے درمیان قریبی شراکت داری ہمارے کثیر جہتی تعلقات میں ایک اور جہت کا اضافہ کرتی ہے۔ ایکس پر ایک اور پوسٹ میں، سفارت خانے نے ذکر کیا ہے کہ مرمو نے نیپال کے آڈیٹر جنرل تویامارایا سے اپنے نیپال کے دورے کے دوران ملاقات کی اور ایم او یو پر دستخط بھی کیے جو کہ استعداد کار بڑھانے کی کوششوں کو فروغ دیں گے اور پبلک سیکٹر آڈٹ کے شعبے میں طریقہ کار میں بہتری پر توجہ مرکوز کریں گے۔ سفارتخانے نے کہا شری گریش چندر مرمو جو نیپال کے سرکاری دورے پر ہیں، نے نیپال کے آڈیٹر جنرل مسٹر تویامارایا سے ملاقات کی اور آج پبلک سیکٹر آڈٹ کے میدان میں تعاون کے بارے میں ایک مفاہمت نامے پر دستخط کیے۔

انجانی راہوں کا مسافر

مدیر اشاعت

امانت علی صاحب کا تعلق ریاست جموں و کشمیر کے ایک خوبصورت گاؤں سے ہے۔ جامعہ کشمیر سے انگریزی میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ تدریس کے شعبے سے منسلک ہو گئے اور پھر 2012 میں قسمت انہیں سرزمین حجاز لے آئی۔ جہاں وہ المجمعہ یونیورسٹی ریاض میں بطور انگریزی لیکچرار تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔ وہ اس شعبے سے بارہ سال سے وابستہ ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ قلم قرطاس سے ان کی گہری وابستگی ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ امانت علی صاحب ان لوگوں میں سے ہے جنہیں کچھ پانے، کھوجنے اور نئی منزلیں تلاشنے کی جستجو ہے۔ ان کا یہی وصف انہیں نئی راہوں کا مسافر بناتا ہے۔ علاوہ ازیں وہ ایک بہترین کالم نگار بھی ہیں۔ جن کی تحاریر کا محور بچوں کی تربیت، معاشرے میں شعور و آگہی، تعلیم کے فروغ اور دیگر موجودہ معاشرتی اور سماجی مسائل کے گرد گھومتا ہے۔ امانت صاحب کا دیرینہ خواب پسماندہ اور دور افتادہ علاقوں کے لئے جدید تعلیمی سہولیات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ وسائل تک رسائی ممکن بنانا ہے۔ انہوں نے اپنے اس مقصد کی تکمیل کی شروعات شائننگ سٹار سکول سسٹم کے نام سے تعلیمی ادارے کی بنیاد رکھ کر کی۔ جہاں کم آمدنی والے گھرانوں کے بچوں کے لئے معیاری اور جدید تعلیمی سہولیات میسر ہیں۔ اس کے علاوہ اپنے گاؤں کی سطح پر تعلیمی فاؤنڈیشن کی صدر کی حیثیت سے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ جس کا مقصد مستحق طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے مالی معاونت دینا ہے۔ تاکہ وہ تعلیم حاصل کر کے ملک کا ایک کارآمد شہری بنیں اور اس کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ انجانی راہوں کا مسافر، سفرنگاری کی صنف میں ایک بہترین اضافہ ہے۔ کہتے ہیں سفر وسیلہ ظفر ہوتا ہے۔ اس بات سے متفق ہوئے بنا رہنا ناممکن ہے۔ وہ انسان جسے کچھ پانے کی جستجو ہو، سفر اس کی زندگی کا لازمی حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن تب تک، جب سفر suffer نہ بن جائے۔ کتاب کے مصنف امانت علی صاحب نے قلم سے انصاف کرتے ہوئے اس سفرنامے میں منظر نگاری کے جو ہر دکھائے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ گو کہ یہ ان کی پہلی تصنیف ہے۔ مگر تحریر کی روانی ان کے روشن مستقبل کی نشاندہی کر رہی ہے۔ اردو زبان کے فروغ میں اپنا حصہ ڈالنے کی اس کوشش میں ان کی یہ کتاب ایک بہترین تحفہ ہے۔ جو قارئین کے ذوق مطالعہ کو تسکین دینے میں کامیاب رہے گی۔ یہ کتاب ان لوگوں کے لئے کارآمد ثابت ہوگی جو سیر و سیاحت کے شوقین ہیں۔ جو سرحدوں کی قیود سے آزاد ہیں۔ جو رنگ و نسل و زبان، رسم و رواج، ثقافت اور تہذیب کی تفریق سے بالاتر ہو کر دنیا کی خوبصورتی کو اپنی آنکھوں کے ذریعے ذہن کے کینوس پر اتارنا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ یہ کتاب اردو ادب میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب رہے گی۔ جس کے لئے ہم دعا گو ہیں۔ کتاب انجانی راہوں کا مسافر، کا آغاز خلافت عثمانیہ کے آخری پاسبان اور مستحکم حوالے "ترکی" سے ہوتا ہے۔ یہ ملک اسلامی ثقافت اور تہذیب کی پہچان ہے۔ جو تاریخ کی عظیم تہذیبوں کی آماجگاہ رہا۔ جن کی باقیات اب بھی وہاں دیکھنے کو ملتی ہیں۔ مصنف کا یہ سفر قاسم علی شاہ فاؤنڈیشن" کی توسط سے ممکن ہوا۔ جہاں وہ ایک ٹیم کی صورت پہنچے۔ اس سفر میں انہوں نے اپنے ملے جلے جذبات کی عکاسی کی ہے۔ نئی جگہ، نئی ثقافت اور زبان کسی بھی انسان کے لئے چیلنجنگ ہوتی ہے۔ خاص کر تب، جب وہاں کے مقامی لوگ اپنی مادری زبان کو ترجیح دیتے ہوئے روزمرہ کی بول چال کا حصہ بنائیں۔ اس موقع پر آپ کا اس جگہ کی مقامی زبان سے آشنا ہونا کتنا ضروری ہوتا ہے یہ بات مصنف کو وہاں پہنچ کر معلوم ہوئی۔ اس ایک وجہ نے مصنف کے دل میں اپنی قومی زبان کا وقار مزید بڑھا دیا۔ کیونکہ قومیں وہی ترقی کرتی ہیں۔ جو اپنے قومی تشخص کی حفاظت کرتی ہیں۔

زندگی نو

سہیل بشیر کار

ماہنامہ زندگی نو: ستمبر 2022 کا شمارہ ایک بار پھر اپنی آن بان کے ساتھ شائع ہوا ہے، حسب سابقہ دانشور قائد انجینئر سید سعادت اللہ حسینی صاحب نے انتہائی عرق ریزی سے 'قوم پرستی کا بیانیہ' پر صفحات سیاہ کئے ہیں۔ اشارات میں کئی دانشوروں کے حوالہ جات موجود ہیں۔ 'انٹیگرل نیشنلزم' جو کہ قوم پرستی کی انتہا پسندی ہے؛ پر مصنف نے بہترین طریقہ سے روشنی ڈالی ہے، اشارات میں جہاں مسلم مفکرین کی آراء کو پیش کیا گیا ہے وہیں غیر مسلم دانشوروں کی آرا بھی سامنے لائی گئی ہے؛ پروفیسر ٹائن بی، جان ہچنس، ور ہانس کون، وغیرہ کی آرا رقم کرکے تحریر میں توازن پیدا ہوا ہے۔ البرٹ آئنسٹائن قوم پرستی کے حوالے سے لکھتے ہیں: البرٹ آئنسٹائن نے قوم پرستی کو بچپن کی بیماری اور 'انسانیت کا خسرہ' (measles of mankind) قرار دیا۔ [10] یعنی ایسی بیماری جو بچپن کی بے شعوری کے دور میں لاحق ہوتی ہے اور اس کے اثرات زندگی بھر ستاتے رہتے ہیں۔) دین اسلام کا قومیت کے حوالے سے موقف بھی بیان کیا گیا ہے؛ لکھتے ہیں: "اسلام نے وطن سے محبت کے فطری جذبہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ قرآن مجید نے اسے ظلم کی بدترین شکل قرار دیا ہے کہ لوگوں کو ان کے وطن سے بے دخل کیا جائے۔ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ (39 الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ "اجازت دے دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جا رہی ہے، کیوں کہ وہ مظلوم ہیں، اور اللہ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔" (سورہ الحج آ (40-39 البتہ وہ انٹیگرل نیشنلزم کا سخت مخالف ہے، لکھتے ہیں: اسلام ایسے تمام تصورات کی نفی کرتا ہے جو انسانوں کے درمیان رنگ، نسل، ذات، قوم وغیرہ کی بنیاد پر تفریق کرتے ہیں۔ اسلام کا پیغام وحدت انسانی کا پیغام ہے۔ وہ اس حقیقت کو ماننے کی دعوت دیتا ہے کہ سارے انسان ایک خدا کی مخلوق اور بندے ہیں اور ایک مرد اور عورت کی اولاد اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ دانشور قائد نے دکھایا ہے کہ انٹیگرل نیشنلزم کو اب ہندوستان میں لانے کی کوشش کی جا رہی ہے حالانکہ پوری دنیا اس کو رد کر رہی ہے۔ انٹیگرل نیشنلزم کی جگہ اب ساری دنیا میں سوک نیشنلزم کا تصور عام ہے۔" انٹیگرل نیشنلزم کے تصورات اسلام کی تعلیمات سے متصادم ہیں۔ مشترکہ سماجوں میں شہری قومیت کا راستہ ایک قابل عمل راستہ ہے۔ ایسے معاشروں میں اسلام اپنے ماننے والوں سے یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ اسلام کے علم بردار اور اس کے سفیر بن کر معاشرے میں رہیں گے اور معاشرے میں اسلام کی نمائندگی کا حق ادا کریں گے۔

غازی بھائی نے گزشتہ شمارہ سے خواتین پر لکھنا شروع کیا ہے اس شمارہ میں انہوں نے خواتین کی سرگرمی کے بنیادی میدان (گھر، خاندان اور پڑوس) پر مضمون رقم کیا ہے۔ مضمون میں کئی عملی مثالیں بھی دی گئی ہیں؛ خاص کر مولانا مودودی کے گھر کے حوالے سے، رشتہ داروں کو اپنے مقاصد سے جوڑنے کی ترغیب دی ہے لکھتے ہیں: رشتے داروں کا تعاون انسان کو بہت طاقت ور بنا دیتا ہے۔ رشتے داروں کی پشت پناہی حاصل ہو تو آدمی بڑے اقدامات کے بارے میں سوچ سکتا ہے۔ اگر آپ کو دین کے میدان میں بڑی خدمت انجام دینی ہے تو اپنے رشتوں کو مضبوط کرنے اور انھیں اپنا ہم خیال بنانے پر توجہ دیں۔ یاد رکھیں، دو کام کرنے ہیں، ایک رشتوں کو مضبوط کرنا اور دوسرا انھیں ہم خیال بنانا۔ مولانا مودودی کو ایک بار پھر نشانہ بنایا جا رہا ہے کہ انہوں نے انتہا پسندی پھیلائی ایسے میں" مولانا مودودی اور غیر آئینی وغیر دستوری ذرائع کی نفی" پر مراد علی کی کتاب سے ایک باب شامل کیا گیا ہے، مضمون میں مصنف نے دکھایا ہے کہ مولانا پر کس کس طرح تشدد کیا گیا لیکن انہوں نے ہمیشہ خفیہ کوششوں اور زیر زمین کاموں سے منع کیا۔ اس سلسلے میں مولانا کے بہت سے اقتباسات کے بعد لکھتے ہیں:" ان تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ مولانا مودودی اپنے مطلوبہ نظریے کے نفاذ کے لیے خفیہ تحریک، فوجی انقلاب، مسلح جدوجہد، قتل و غارت اور تشدد کا راستہ اختیار کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔ مولانا مودودی کو کئی بار جیل میں ڈالا گیا، پھانسی کی سزا سنائی گئی، آپ پر ہر دور میں ارباب اقتدار نے گھیرا تنگ کیا، آپ کو قتل کرنے کی کوششیں کی گئیں، آپ کی جماعت کے مجلّے اور اخبارات پر پابندیاں لگائی گئیں، آپ کی جماعت پر پابندی لگائی گئی لیکن آپ نے کبھی اپنے اصول سے ذرا بھی انحراف نہیں کیا۔ دور ایوب مولانا کی زندگی کا دور ابتلا (ordeal) ہے، آپ پر ہر جانب سے غیر اخلاقی اور غیر قانونی حملے کیے گئے، اجتماعات پر پابندی لگائی گئی، آپ کے کارکنوں کو شہید کر دیا گیا لیکن آپ نے پھر بھی یہی نصیحتیں دہرائیں جو اوپر بیان ہوئیں۔ ابھی چند روز قبل مشہور عالم دین اور سابق امیر جماعت سید جلال الدین عمری صاحب کا انتقال ہوا، چند ماہ قبل انہوں نے کارکنان کے لیے ایک تقریر کی تھی جس میں بہت سے نصائح ہے، رسالہ میں "افراد تحریک سے کچھ گزارشات" کے عنوان سے وہ شامل کیا گیا ہے، یہ تقریر ایک باعمل عالم دین کی دل کی آواز ہے۔

عام طور پر مذاہب کے بارے میں جو تصور ہے کہ یہ بندہ کو خشک مزاج بناتا ہے، یہاں حسن و جمال کی اہمیت نہیں لیکن ایس امین احسن بھائی کچھ عرصہ سے تمدن پر خوبصورت سلسلہ لکھ رہے ہیں: شمارہ میں" جمالیات اور قرآن" کی چوتھی قسط ہے، لکھتے ہیں: قرآن اپنے پڑھنے والوں کو نہ صرف ہدایت اور رہنمائی سے سرفراز کرتا ہے بلکہ ان کی جمالیاتی حس کو بھی تیز کر دیتا ہے۔ قرآن اور جمالیات کا گہرا رشتہ ہے۔ جن کو جمالیات میں زیادہ دل چسپی ہوتی ہے ان کے لیے قرآن کا فہم بھی آسان تر ہو جاتا ہے۔ اس کو ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کے مطالعے سے جمالیاتی ذوق کو جلا ملتی ہے اور جمالیاتی حس کا حامل شخص قرآن سے زیادہ لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ جن کی طبیعت میں لطافت حس کی کمی ہو، قرآن کا مطالعہ انھیں لطافت حس سے مالا مال کر سکتا ہے۔" امین بھائی نے اس سلسلے میں بہتری نکتے بیان کیے ہیں لکھتے ہیں:" کمیونی کیشن کے ضمن میں قرآن کی تعلیم حسین ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ مومن جب گفتگو کرتا ہے تو سیدھی بات کہتا ہے، اچھی بات کرتا ہے۔ اس کی بات سیدھے دلوں تک پہنچنے والی ہوتی ہے۔ اس کی گفتگو نرم ہوتی ہے۔ اس کی باتوں میں لوگوں کے لیے آسانیاں ہوتی ہیں۔ وہ مشکلات میں ڈالنے والا نہیں ہوتا۔ اس مضمون میں نہایت ہی اعلی معلومات بھی ہے لکھتے ہیں:" اسلام کے تصور جنت کے عملی نمونے اسلامی تمدن کے آثاریات میں آج بھی پائے جاتے ہیں۔ مغلیہ سلطنت کے دور کی عمارتوں اور اس کے اطراف کے ماحول کی تزئین و آرائش اور ان کی باریک تفصیلات پر غور کریں گے تو معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے تصور جنت سے وہ سب مستعار لیے گئے ہیں۔ ان میں باغات اہم عنصر ہیں۔ ان باغات میں افادیت کے پہلوؤں کے علاوہ جمالیات کے ذوق کی بھی کارفرمائی رہی ہے۔ امین بھائی نبض شناس ہیں چونکہ وہ ماہر نفسیات ہے؛ اس لئے جانتے ہیں کہ آج کی نسل کیا چاہتی ہے، بھائی کا یہ سلسلہ نہایت ہی اہم ہے۔ احمد علی اختر صاحب نے دین کی سمجھ کے عنوان سے ایک مختصر مضمون لکھا ہے۔ غازی بھائی کی خصوصیت ہے کہ انہوں نے بہت ہی اعلی اور ذہین افراد کو 'دریافت' کیا ہے۔ ان ہی میں سے ایک سائنسدان ڈاکٹر رضوان صاحب بھی ہیں، ڈاکٹر صاحب کے کئی شاہ کار مضامین گزشتہ کچھ عرصے سے شائع ہوئے۔ اس ماہ LGBTQ پر ان کی دوسری قسط ہے یہ ایک اہم مسئلہ ہے جس پر اردو میں اکیڈمک طور پر بہت کم لکھا گیا، ڈاکٹر صاحب کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ مشکل مباحث کو بھی آسان بناتے ہیں۔ آج کے مادی دور میں بچوں کی تربیت ایک اہم مسئلہ ہے، بچوں پر ام مسفرہ مبشرہ کھوت کے کئی مضامین زندگی نو میں آئے، اردو میں اس سلسلے میں یہ اہم سلسلہ ام مسفرہ نے شروع کیا ہے۔ اس ماہ انہوں نے والدین کے طریقہ تربیت کے تحت 9 طریقوں سے قارئین کو متعارف کرایا ہے، ام مسفرہ لکھتی ہے: آپ کے بچے پر آپ کی اچھی باتوں اور نصیحتوں کا اثر ضرور پڑتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ ان کا اثر گہرا اور دیرپا ہو۔ لیکن آپ کے رویے کا اس کے اوپر بہت گہرا اور تاعمر باقی رہنے والا اثر ہوتا ہے۔ بہت سے والدین اپنے بچوں کو نصیحتیں کرتے ہیں لیکن ان بچوں کے ساتھ ان کا رویہ ان نصیحتوں کو بے اثر کر دیتا ہے۔ والدین کے تربیتی رویے کی خوبی یا خرابی بچے کی شخصیت پر بہت گہرے اثرات ڈالتی ہے۔، والدین کو کونسا رویہ اختیار کرنا چاہیے اس پر مروجہ طریقے بیان کرنے کے بعد معتدل رویہ دکھاتی ہے؛ لکھتی ہے:" والدین کو اپنا تزکیہ کرتے رہنا ہے۔ انھیں اپنے انداز پر غور و فکر کرنا ہے۔ محققین نے کئی برسوں کے مشاہدات کے بعد ہی بہتر اور بدتر تربیت کی نشان دہی کی ہے۔ تربیت کے بدتر طریقے آسان تو ہوں گے لیکن مستقبل تباہ کر دیں گے؛ وہیں دوسری طرف ثمرات سے بھرپور خوش حال مستقبل کے لیے بہترین انداز تربیت کو بروئے کار لانے میں صبر اور محنت کرنی ہوگی۔ اور یہ محنت ہرگز رائیگاں نہیں جائے گی۔ دنیا و آخرت دونوں جگہ کام آئے گی۔

عام طور پر مشہور افراد کی احوال زندگی پر لکھا جاتا ہے اور ان کی زندگی کے پہلوؤں پر گفتگو کی جاتی ہے تاکہ لوگ فالو کر سکیں، رسالہ میں محمد جاوید اقبال صاحب نے ایک مالی پر مضمون لکھا ہے اور دکھایا ہے کہ کیسے اس کے اندر احسان (excellency) ہے، اس مالی سے سیکھنے کے لیے قاری کو بہت کچھ مل جائے گا، اللہ تعالی برصغیر کے مشہور فقیہ ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی کی حفاظت فرمائے وہ نئے نئے مسائل پر فقہی مسائل کا حل بتاتے ہیں، شمارے میں انہوں نے میت کے غسل، استقرار حمل، نماز جنازہ طلاق کنایہ پر مفصل جوابات دیے ہیں۔ جس سے قاری کو بھرپور رہنمائی ملتی ہے۔

شمارہ میں جعفری لنک کے مضمون کی کمی محسوس ہوئی، کل ملا کر رسالہ دن بہ دن خوب سے خوب تر ہوتا جا رہا ہے، رسالہ آن لائن com-zindgienau-www پر پڑھا جا سکتا ہے۔

نسوانی عصمتوں کی عفت اور اسلامی تعزیرات

مسعود محبوب خان

عورت اللہ تعالیٰ کی خوب صورت تخلیق ہے۔ اسلام مرد و عورت کو ایک دوسرے کا لباس کہتا ہے "تم (مرد) ان کے (عورت) کے لئے لباس ہو اور وہ تمہارے لئے لباس ہیں"۔ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو تمہارا عورتوں پر حق ہے اور عورتوں کا تم پر حق ہے"۔ قرآن نے مرد کو عورت پر نگران اور قوام بنا کر ان کی عفت و عصمت کا محافظ بنایا ہے۔ اسلام نے عورت کو عزت، وقار اور احترام دیا، خاندان کی صورت میں عورت کو تحفظ دیا۔ خاندانی نظام کے ٹوٹنے کی سب سے زیادہ سزا عورت کو ملی ہے، خاندانی نظام مضبوط ہونے کی وجہ سے عورت کا کوئی استحصال نہ کر سکے گا۔ اسلام وہ مذہب ہے جس نے عوامی مقامات پر خواتین کو تحفظ فراہم کیا، صنفی حساسیت کو تعلیم و نصاب کا حصہ بنایا، صنف نازک کی صحت، تعلیم اور تحفظ کو یقینی بنانے کے لئے مذہبی تعلیمات کے ذریعہ رہنمائی کی۔ سخت قانون سازی پر عمل درآمد اور جنسی زیادتی کے لئے سخت سے سخت سزائیں بنائی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ہم دیکھتے کہ دنیا کے گوشہ میں جہاں قانون خداوندی نافذ ہے وہاں اس طرح کے معاملات کا تناسب نہیں کے برابر ہے۔ اس کے برعکس جہاں قانون خداوندی نہیں ہے وہاں ہم دیکھ رہے ہیں کہ زیادتی، جنسی تشدد، ریپ اور قتل کے واقعات مسلسل اضافوں کے ساتھ بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ میرا جسم میری مرضی اور آزادیٔ نسواں کے کھوکھلے نعرے درحقیقت صنف نازک تک پہنچنے کی اور اس کے استحصال کی ایک بڑی کوشش کا نام ہے۔ عورتوں کے استحصال کے اعداد و شمار کو دیکھتے ہیں تو اس بات پہ یقین بڑھ جاتا ہے کہ واقعی آزادی کے نام پر اس نام نہاد مہذب معاشرے نے عورت کو ٹشو پیپر کی طرح استعمال کیا...... عورت سے گھر کے پاکیزہ ماحول اور چار دیواری کو چھین کر بازاروں میں نیلام کیا، ان کے تقدس کو پامال کیا گیا، عفت و عصمت کو تار تار کیا گیا، مساوات و برابری کے نام پر مشقت کے پہاڑ توڑے گئے، دو ٹکے کے صابن کے لئے برانڈ بنا کر اسے دنیا کے سامنے برہنہ کیا گیا، مردوں کے شیونگ کریم کے لئے اسے سر بازار رسوا بھی کیا گیا......

آہ! بیچاروں کے اعصاب پر عورت ہے سوار

آزادیٔ نسواں کے نام پر ان کی عفت و عصمت اور جنس و مال کے ان بھوکے درندوں نے اسے خوب بیوقوف بنایا جس کے نتیجہ آج معصوم بچیاں بھی ان ہوس کے پجاریوں سے محفوظ نہ رہ سکیں......

آزادیٔ نسواں کہ زمرد کا گلوبند!

عصر حاضر میں ظلم و زیادتی کے نتیجے میں عصمت ریزی کے بڑھتے ہوئے واقعات نے لوگوں کو ایک سوچ و فکر کے ساتھ دنیا کو دوبارہ اسلام کے بنائے گئے قوانین سے متعارف کروانا شروع کیا ہے، اجتماعی زنا بالجبر پر میڈیا کی غیر جانبدارانہ عمل نے بھی عصمت ریزی کے معاملات کو منظر عام پر لایا ہے۔ اور ساتھ ساتھ ملک گیر سطح پر بیدار عوام کی جانب سے احتجاجی مظاہروں نے عصمت دری کے واقعات کو ایک نئی راہ بتاتے ہوئے، درندوں کو ان کے کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے مقدمات درج کرانے کی ہمت مظلوموں کے اندر پیدا کر دی ہے۔ جس کے نتیجے میں حکومت عصمت دری اور جنسی زیادتی کے جرائم کے لئے اپنے تعزیری ضابطہ میں اصلاح کرنے لگی ہے اور سخت سے سخت قانون بنانے کے لئے مصروف عمل ہیں۔ جب کہ اسلام نے صدیوں پہلے اس سنگین جرم و قبیح عمل کے لئے مختلف قوانین و تعزیرات کے ذریعے اس کی بیخ کنی کی ہیں۔ یہ حقیقت بھی ہے کہ اسلامی تعلیمات پر عمل درآمد کے نتیجے سے ہی معاشرے میں موجود ناانصافیوں اور ظلم و زیادتی پر قدغن لگایا جا سکتا ہے۔

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ۔ بلاشبہ وہ بڑی بے شرمی کا کام اور برا راستہ ہے۔" (سورہ بنی اسرائیل: 32)

زنا کرنا فحش عمل ہے۔ عورت و مرد کسی کمزور لمحے میں پھسل جائیں تو قرآن اس فطری کمزوری پر پردہ ڈالنا چاہتا ہے اور ایسا پردہ کہ اگر کسی نے اچانک ان کو زنا کرتے دیکھ لیا ہو تو اس کو بھی منہ بند رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ مگر کسی کے ساتھ "زنا" کرنے اور کسی کو "ریپ" کرنے میں فرق ہے۔ دونوں کام عمل کے لحاظ سے ایک جیسے ہیں مگر ایک کام باہمی رضامندی سے ہوتا ہے جب کہ دوسرا کام جبر سے ہوتا ہے۔ پس پہلا کام "فحش" ہے یعنی قابل ملامت ہے اور دوسرا کام "منکر" ہے یعنی قابل تعزیر ہے۔ اصول کی روشنی میں دیکھا جائے تو عصمت ریزی اور اجتماعی عصمت ریزی "زنا کی عام تعریف سے ہٹ کر ایک الگ بلکہ اس سے زیادہ سنگین جرم قرار پاتا ہے۔ کسی مرد یا عورت کو زنا کرنے پر اتنا مجبور کرنا کہ اس مرد یا عورت کو خلاف ورزی کرنے کی صورت میں جان سے مارے جانے کا یقینی خدشہ ہو شرعاً "زنا بالجبر" کہلاتا ہے، خواہ یہ جبر خفیہ ہو یا عوامی مقام پر ہو۔ اجتماعی بدکاری و اجتماعی عصمت دری کی صورت میں زنا کے ساتھ مزید کئی جرم و گناہ میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ اول یہ کہ بدکاری عملاً دوسرے لوگوں کے سامنے یا ساتھ کی جاتی ہے جس میں تذلیل اور تشہیر کا پہلو کارفرما ہوتا ہے۔ دوم یہ کہ اگر زنا بالجبر انتقام یا بدلہ یا عصبیت کی بنیاد پر کیا گیا ہو تو، انتقام کے لئے خود ساختہ صورت اختیار کرنا بجائے خود دوسرا جرم ہے۔ پھر اس موقع پر اگر ہتھیار کی موجودگی اور نمائش بھی کی گئی ہو تو تخویف (خوف) اور جبر ایک تیسرا جرم بھی اس کے ساتھ ساتھ بڑھ جاتا ہے۔ چہارم جان سے مارنے کی دھمکی دینا یہ بھی بہت بڑا جرم ہے جسے attempting murder بھی کہا جاتا ہے۔ جب کوئی کسی کے ساتھ بے جرم قتل و زنا کرتا ہے تو اس کے پسماندگان کو ایک ایسا صدمہ پہنچتا ہے جسے "ڈپریشن" کہتے ہیں۔ ڈپریشن زدہ آدمی، زندہ ہوتے ہوئے بھی مرا ہوا ہوتا ہے۔ اس کا اعصابی نظام، اس ظلم کے شاک میں تباہ ہو جاتا ہے اور قوت عمل ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے اعصابی نظام کو اگنائیٹ کرنے (دوبارہ زندہ کرنے) ایک جذباتی چنگاری (Spark) کی ضرورت ہوتی ہے۔ جب ریاست مقتول کے ساتھ کھڑی ہونے کا عملی ثبوت دیتے ہوئے، قاتل کو اس کے انجام سے دوچار کرتی ہے تو پسماندگان کے پژمردہ اعصاب واپس نارمل زندگی کی طرف لوٹ آتے ہیں۔ اسی لئے قرآن کہتا ہے کہ" قصاص میں تمہارے لئے زندگی ہے"۔ ایسے قتل پورے معاشرے کے اعصاب کو منجمد اور پژمردہ کر دیا کرتے ہیں۔ پوری سوسائٹی ڈپریشن کا شکار ہو کر قوت عمل اور زندگی کی حرارت سے محروم ہونے لگتی ہے۔ پوری سوسائٹی کے اعصاب کو دوبارہ اگنائیٹ کرنے، معاشرے کو ہمہ جہتی تحفظ کا عملی احساس دلانے کے لئے، ایسے قاتلوں کو برسرعام چوک میں لٹکا دینا چاہئے۔ ہمارے ملک میں خواتین کے خلاف چوتھا عام جرم "زیادتی یا عصمت ریزی" (Gangrape ہے۔ نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (NCRB کی 2019ء کی سالانہ رپورٹ کے مطابق، ملک بھر میں 32,033 عصمت دری کے واقعات درج ہوئے، یعنی روزانہ اوسطاً 88.88 واقعات۔ حالانکہ 2018ء سے قدرے کم ہیں، 2018ء میں ریپ کے 33,977 کیس درج کیے یعنی ایک دن میں اوسطاً 93 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔ ان میں سے 30,165 عصمت دری کا ارتکاب متاثرہ افراد 94.2% مقدمات کے مجرموں کے ذریعے کیا گیا، اسی طرح کی تعداد 2018ء کی بھی ہے۔ ان متاثرین کا حصہ جو نابالغ یا 18 سال سے کم تھے۔ رضا مندی کی قانونی عمر %15.4 رہی، 2018ء میں یہ 27.8% تھی۔ خواتین کے حقوق کے لئے کام کرنے والے کارکنان کا کہنا ہے کہ اصل تعداد اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ دوسری طرف بھارت میں کم سن بچوں کے ذریعے زیادتی کے واقعات بہت زیادہ رہے ہیں اور 2019ء میں ہر دن 3/ بچوں کو زیادتی، حملہ اور خواتین اور لڑکیوں پر تشدد کی کوشش کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

این سی آر بی کے 2019ء کے اعداد و شمار کے مطابق، راجستھان میں سب سے زیادہ بھارتی ریاستوں میں زیادتی کی اطلاع ملی۔ شمالی ہند کے پار ہندی سرزمین والے خطے، جیسے مدھیہ پردیش، اتر پردیش، ہریانہ اور چھتیس گڑھ میں بھی دیگر ریاستوں میں خواتین پر جنسی تشدد کے سب سے زیادہ واقعات پائے جاتے ہیں۔ Metropolitain شہروں میں، قومی دارالحکومت دہلی کا سلسلہ بدستور اضافہ کے ساتھ جاری ہے۔ 2019ء میں زیادتی کے سب سے زیادہ واقعات 1,253 میں ہوئے ہیں،

روزنامہ
وطن
سرینگر

پانی ضمانت حیات

تحریر
ڈاکٹر ساجد خاکوانی

"پانی" اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی بڑی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ "و جعلنا من الماء کل شیء حی افلا یؤمنون" (۲۱:۳۰) ترجمہ: اور ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز پیدا کی، کیا وہ (ہماری اس خلاقی کو) نہیں مانتے؟" پانی سے پیدائش اور پانی سے ہی بقائے حیات ہے۔ بچہ ماں کے پیٹ میں پانی میں ہی تیرتا رہتا ہے اور پھر اس دنیا میں وارد ہوتا ہے۔ زمین سے اگنے والی کل نباتات پانی سے تخلیق ہوتی ہیں، اگر پانی میسر نہ آئے تو زراعت تو دم ہی توڑ دے۔ قدرت نے زمین اور اہل زمن کے لیے پانی کی فراہمی کا ایک شاندار نظام تخلیق کیا ہے اور اسے اس طرح خودکار طریقے سے چلا دیا ہے کہ دیکھنے والے کی عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہترین خلاق ہے۔ تیز دھوپ کی تمازت سے سمندروں سے پانی کے بخارات بنتے ہیں، اپنے ہلکے وزن کے باعث ہوائیں انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا لیتی ہیں۔ یہ بخارات جمع ہوتے ہوتے کچھ وقت میں گھن گھور گھٹاؤں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں۔ قدرت ان کے اندر گھن گھرج بھی ڈالتی ہے اور یہ گرجتی ہوئی اور شور مچاتی ہوئی بجلیاں اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنے سفر کا آغاز کر دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ گھنے بادل روئی کے گالوں کی طرح آسمان پر نمودار ہوتے ہیں اور اکٹھے ہو کر امڈتے ہی چلے آتے ہیں۔ سمندروں سے پہاڑوں تک کا سفر یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دنوں دنوں میں طے کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ پانی سے بھرے ان بادلوں کی منزل کے لیے اس جگہ پر خلا پیدا کر دیا جاتا ہے۔ اس خلا کو پر کرنے کے لیے یہ بادلوں کے قافلے جوق در جوق محو سفر ہو جاتے ہیں۔ ان بادلوں کے راستے میں اونچے اونچے، بلند قامت اور دیوہیکل پہاڑی سلسلے آ جاتے ہیں، جو ان کے بہاؤ میں سدراہ بنتے ہیں اور یوں قدرت ان بادلوں کو نچوڑ کر پہاڑوں کو سیراب کر دیتی ہے۔ یہاں تک پانی کے سفر کا پہلا مرحلہ مکمل ہو چکتا ہے۔ پانی کا یہ پہلا مرحلہ مائع سے ہوائی شکل اور پھر ٹھوس شکل میں پانی کی موجودگی پر منتج ہو جاتا ہے۔

دوسرے مرحلے میں پہاڑوں پر برسنے والا بارش کا پانی ایک خاص مدت تک برف کی شکل میں جما رہتا ہے۔ برف کے بڑے بڑے تودوں کی شکل میں پانی کا یہ کردار اس کرہ ارض پر درجہ حرارت کو قابو میں رکھنے کا باعث بنتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین کے درجہ حرارت کو قابل حیات بنانے کے لیے یہ نظام تشکیل دیا ہے کہ برف کے بڑے بڑے پہاڑ، تودے اور برفانی میدان اور برفانی سمندر وغیرہ درجہ حرارت کو ایک خاص حد سے بڑھنے نہیں دیتے جس سے مخلوقات کو زندہ رہنے کے وافر امکانات میں قابل قدر تسلسل باقی رہ جاتا ہے۔ اگر زمین کا درجہ حرارت ایک خاص حد سے آگے نکل جائے تو شدت حدت کے باعث پہلے مرحلے میں چھوٹی مخلوق اور پھر بڑی مخلوق بھی درجہ بدرجہ موت کے منہ میں جانے لگے جبکہ نباتات بھی اس بڑھتے ہوئے درجہ حرارت کی تاب نہ لا سکیں اور یہ سب پانی جیسی نعمت کے باعث ممکن ہوا۔ سال کے جس دورانیے میں سورج کا طواف کرنے والی زمین سورج کے بہت قریب ہو جاتی ہے تو برف کے یہ ذخیرے پگھلنے لگتے ہیں۔ قطرہ قطرہ پانی بل آخر دریاؤں کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ یہ دریائی بہاؤ پہلے پہاڑی راستوں سے ہوتا ہوا، شور مچاتا، اچھلتا، چھلانگتا اور آبشاریں

بناتا، جھیلوں اور کاریزے سے گزرتا ہوا اور چٹانوں سے سر ٹکراتا ہوا میدانی علاقوں میں پہنچ جاتا ہے۔ اب یہ پانی انسانی بستیوں کے لیے وجہ وسیلہ حیات بن چکا ہے۔ میدانی علاقوں میں اس پانی کو بڑے بڑے ذخیروں میں جمع کر لیا جاتا ہے، اس کی قوت بہاؤ سے کارخانوں کا پہیہ چلایا جاتا ہے اور دانے پیس کر آٹا بنانے سے لے کر بجلی بنانے اور بڑی بڑی مشینوں کو ٹھنڈا کرنے تک کا کام بھی اس پانی سے لیا جاتا ہے۔ میدانی علاقے میں دریائی پانی پر بند بنا کر اس سے نہریں نکالی جاتی ہیں اور نہری نظام سے پھر زرعی زمین کی سیرابی اور بنجر زمینوں کی آبادکاری جیسا کام بھی اس پانی کے ذمے ہے۔ جہاں جہاں سے دریا گزرتے ہیں وہاں پر زیر زمین پانی کی سطح بھی انسانی دسترس تک پہنچ جاتی ہے اور دستی و برقی کوئیں انسانی گھریلو ضروریات پوری کرنے کا باعث بن جاتے ہیں۔ انسانی ضروریات سے بچا ہوا اور دیگر فاضل و ناقابل استعمال پانی ایک بار پھر شمال سے جنوب کی طرف بڑھتا ہوا دریاؤں میں بہتا ہوا سمندر کی گہرائیوں میں پہنچ جاتا ہے اور یوں پانی کی گردش کا دوسرا مرحلہ بھی پورا ہونے کے بعد یہ پانی پہلے مرحلے میں بار دیگر شمولیت کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ صدیوں اور قرنوں سے قدرت کا یہ کارخانہ اللہ تعالیٰ کی نگرانی میں چل رہا ہے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چلتا رہے گا۔

پانی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کی سنت بعض اوقات دریائی پانی کی بجائے آسمانی پانی سے کھیتوں کی سیرابی ممکن بناتی ہے۔ اس طرح بادل پہاڑوں پر برسنے کی بجائے میدانی علاقوں پر ہی اپنے قطرے نچھاور کر دیتے ہیں۔ زمین کے ایک خاص موسم میں جب فصلیں تشنہ کام ہوتی ہیں اور انسان کی بار بار آسمان کی طرف اٹھتی ہوئی نگاہیں رحمت خداوندی کی منتظر ہوتی ہیں تب اللہ تعالیٰ اپنی خاص رحمت سے بادلوں کا رخ میدانوں کی طرف موڑ دیتا ہے اور اپنی قدرت کاملہ سے پیاسی میدانی فصلوں کو سیراب کر دیتا ہے اور انسانوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھتے ہیں۔ بعض اوقات موسم کی شدت اس قدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ انسان گرمی سے پگھلنے لگتے ہیں، ایسی صورت میں رحمت خداوندی ایک بار پھر جوش میں آتی ہے بارش کی بوندیں ہوا میں خنکی پیدا کر کے موسم کو خوشگوار بنا دیتی ہیں۔ اسی طرح جب بھی بارش ہوئے ایک مدت گزر جاتی ہے تو زمین سے اٹھنے والا گرد و غبار فضا کو اس قدر آلودہ کر دیتا ہے کہ انسانوں کے گلے اس کی تاب نہیں لا سکتے اور بیماریاں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس صورتحال میں رب رحیم کی رحمت ایک بار پھر جوش میں آتی ہے اور بارش سے زمین کے اس حصے کی فضا پاک صاف ہو جاتی ہے، بارش کی بوندیں اپنے قدرتی دباؤ سے سب میل کچیل کو زمین برد کر دیتی ہیں اور انسان بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ آسمان سے برسنے والا پانی اپنی طبی تاثیر میں زمینی پانی سے بہت مختلف ہوتا ہے۔ اطباء حضرات اس پانی کو جمع کرتے ہیں اور اسے دوائیوں میں ڈال کر اس کی افادیت سے فیض حاصل کرتے ہیں۔ خاص طور پر جب بارش کے ساتھ اولے پڑتے ہیں تو ان برفانی اولوں کا پانی بھی بعض بیماریوں میں اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ جو لوگ سمندروں میں محو سفر ہوتے ہیں ان کے لیے سمندر کا پانی پینے کے قابل نہیں ہوتا اور سمندری پانی کو پینے کے قابل بنانا بھی ایک مشکل تر مرحلہ ہوتا ہے۔ ایسے میں جب بارش ہوتی ہے تو سمندری جہازوں میں اس برسنے والے پانی کو پینے کے لیے ذخیرہ کر لیا جاتا ہے جو قدرت کا مفت تحفہ ہے۔ زمین کے بھی چھوٹے بڑے گڑھے جب پانی سے خالی ہو جاتے ہیں تو قریب کے جانور و دور دراز ایسے مقامات پر ہجرت کر جاتے ہیں جہاں انہیں پانی آسانی سے میسر ہو جائے۔ اور جب بارش کے پانی سے وہ خالی گڑھے بڑھ جاتے ہیں تو جنگلی حیات و چرند و پرند میں بھی خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بارش سے مردہ زمین میں زندگی کی لہر پیدا کر دیتا ہے اور گھاس کھانے والے جانوروں کے لیے رزق کے وسیع ذخائر میسر آ جاتے ہیں۔

وادی میں سڑکوں کی خستہ حالی
کہیں ہم خود بھی ذمہ دار تو نہیں؟

جغرافیائی اعتبار سے ہم ایک ایسے خطے میں رہائش پذیر ہیں جہاں مختلف قسم کے شدید موسمی حالات کی وجہ سے سڑکیں اکثر و بیشتر خراب و خستہ ہو جاتی ہیں اور حکومت کو بجٹ کا ایک بہت بڑا حصہ رابطہ سڑکوں کی تجدید و مرمت پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور اس کے نتیجہ میں نئی نئی رابطہ سڑکوں کی تعمیر کا مسئلہ ہمیشہ کھٹائی میں پڑ جاتا ہے یا اس میں غیر ضروری تاخیر ہو جاتی ہے۔ سردیوں کے ایام میں ہونے والی بارشوں اور برفباری کی وجہ سے سڑکوں پر پانی کا جمع ہونا اور پھر اس پانی کا جم جانا سڑکوں کے لیے سم قاتل کی مانند ہے۔ جمع ہو جانے والا یہ پانی سڑکوں کی حالت خستہ کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ تصور کیا جاتا ہے اور سڑکوں کے متصل معقول ڈرینج نظام نہ ہونے کے نتیجہ میں ہماری اکثر و بیشتر سڑکیں بارشوں اور برفباری کے دوران زیر آب آ جاتی ہیں اور پھر ہوتا یوں ہے کہ ہمیں ایک سڑک کی ہر سال مرمت اور میکڈامائزیشن کرانا پڑتی ہے۔ اس حوالے سے اگرچہ میڈیا کافی عرصہ سے دہائیاں دیتا آ رہا ہے تاہم ان دہائیوں کا کہیں کوئی اثر ہوتا ہوا دکھائی نہیں دے رہا ہے اور یوں وادی کے شمال و جنوب میں کوئی بھی علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں لوگ سڑکوں کی حالت سے مطمئن ہوں اور ان کے ہونٹوں پر شکایات نہ ہوں۔ سڑکوں کی خستہ حالی کے لئے جہاں ہماری پُرنقص پالیسی سازی ذمہ دار ہے وہیں یہ بات بھی بلاخوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ عام لوگ بھی اس معاملہ میں برابر کے شریک ہیں اور انہیں کسی بھی طور بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ شہروں اور قصبوں کے ساتھ ساتھ ہمارے دیہات کے اندر بھی لوگ مکانات، دکانوں اور دیگر تعمیرات کے لئے ضروری تعمیراتی میٹریل لا کر سڑکوں پر ڈال دیتے ہیں اور یہ تعمیراتی میٹریل بعض اوقات کئی کئی ہفتوں تک ان سڑکوں پر ہی پڑا رہتا ہے۔ اسی تعمیراتی میٹریل کو اٹھاتے وقت ہم سڑکوں کی سطح کو کھرچ کھرچ کر خراب کر دیتے ہیں اور اس دوران ہمیں اس بات کا ذرا بھی خیال نہیں رہتا کہ ہمارے گاؤں یا محلہ سے گزرنے والی سڑک ہماری قومی میراث ہے اور اس کا تحفظ ہمارا اولین فرض ہے۔ گھروں سے نکلنے والا سیال فضلہ ہم پائپوں کے ذریعہ سڑکوں پر ڈال دینے میں کوئی بھی شرم یا عار محسوس نہیں کرتے اور پھر جب یہی سڑکیں خستہ ہو جاتی ہیں تو ہم رونا دھونا شروع کر دیتے ہیں۔ ہمارے ٹرانسپورٹر جنہیں ان سڑکوں کی وجہ سے حصول روزگار میں آسانی ہوتی ہے، بھی سڑکوں کی حالت کو خستہ کرنے میں کسی قسم کے تامل سے کام نہیں لیتے اور جانے انجانے میں یہ لوگ بھی سڑکوں کی ہیت کو بگاڑ دینے میں اپنا حصہ ادا کرتے رہتے ہیں۔ سرینگر شہر کے جس علاقہ سے بھی انسان کا صبح سویرے گزر ہوتا ہے وہاں ہم ڈرائیور حضرات کو سڑکوں پر گاڑیاں دھوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ راجباغ علاقہ ہو، ڈل گیٹ یا بلیوارڈ ہو حتیٰ کہ نشاط جیسے سیاحتی اعتبار سے حساس علاقہ میں بھی بلیوارڈ روڈ پر ڈرائیور حضرات صبح سویرے سڑکوں پر گاڑیاں دھوتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں اور اس دوران انہیں اس بات میں ذرا بھی شرم محسوس نہیں ہوتی کہ ان کی اس حرکت سے سڑکوں کی حالت بگڑ جاتی ہے اور پھر خود انہیں بھی اور مسافروں کو بھی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ دراصل یہ بات ہمارے اجتماعی سماجی ضمیر میں بیٹھ چکی ہے کہ سڑکیں ہماری وہ میراث ہیں جس کا استعمال تو کرتے ہم ہیں مگر تجدید و مرمت کسی اور کے ذمہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ان کے تحفظ کی فکر بھی بھی لاحق نہیں رہتی اور نہ ہی ہم خود اپنے اندر یہ سوچ پیدا کر سکے ہیں کہ ہمیں اس قومی ورثے کی حفاظت کرنی چاہئے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت بہتر سڑک نیٹ ورک کے قیام کے لئے بہتر پالیسی سازی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی یقینی بنائے کہ سڑکوں کی خستہ حالی کے ذمہ دار افراد کے خلاف قانون کے تحت کاروائی عمل میں لائی جائے تا کہ سڑکوں کو تحفظ فراہم ہو اور ہمیں ہر سال ان پر رقم کثیر خرچ نہ کرنا پڑے۔

آزادئ نسواں اور فریب کاری

تحریر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

آزادئ نسواں اور حقوق انثیٰ کے نام پر پوری دنیا میں جو تماشے ہو رہے ہیں، اور جس طرح عورتوں کو بازار کی زینت بنا دیا گیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں، صنف نازک کی عریاں تصویر کے بغیر ماچس کی ڈبیہ تک مارکیٹ میں نہیں آتی، کھلے عام بے محابا آزادی کے نام پر جسم کی نمائش، کلبوں میں رقص و سرور کی فن کاری اور اداکاری یہ سب عورتوں کو سر بازار رسوا کرنے اور ان کی آبرو ریزی تک آسانی سے پہونچنے کے لیے مغرب نے ہتھکنڈوں کے طور پر شروع کیا تھا، مشرق نے اس کی نقالی کی اور یہاں بھی عورتوں کو نچانا فیشن ہو گیا، فن کے نام پر، ثقافت وتہذیب کے حوالہ سے انہیں ننگا کر دیا گیا اور اب تو یہ صورت حال ہے کہ عورتیں ''کاسیات عاریات''، ملبوس ہو کر بھی ننگی نظر آتی ہیں اور وہ سمجھتی ہیں کہ اس سے ان کا حسن دوبالا ہو رہا ہے، ان کی پذیرائی ہو رہی ہے، اور ان کے جلوے دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر رہے ہیں، ابھی حال ہی میں پاکستان کی بعض عورتوں کا یہ نعرہ اخبارات کی زینت بنا تھا کہ ''میرا جسم میری مرضی'' یعنی وہ جس طرح چاہیں گی، اپنے جسم کی نمائش کریں گی اور جس کے ساتھ رات گذارنے کی مرضی ہوگی اپنا جسم پروس دیں گی، مذہب، اخلاق، کیرکٹر و کردار، سماجی بندھن اور تہذیبی روایات سب کا جنازہ اس جملے نے نکال دیا، لوگ تالیاں پیٹ رہے ہیں کہ عیاشی، فحاشی، بدکاری، زناکاری کی راہ آسان ہو گئی ہے، اور عورتیں خوش ہیں کہ ہم آزاد ہیں، ہمارے جسم وجان پر کسی کی حکومت نہیں ہے۔

ہندوستان نے جو کچھ مغربی ممالک سے برآمد کیا، اس نے رشتوں میں توڑ کو بڑھاوا دیا، پہلے یہ حکم آیا تھا کہ اٹھارہ سال کی عمر سے قبل شوہر کا جنسی تعلق قائم کرنا زنا بالجبر کے زمرے میں آئے گا اور عورتوں کو ہراساں کرنے تشدد برتنے اور ریپ (عصمت دری) کی جو سزا ہے وہ انہیں دی جائے گی، اٹھارہ سال کے بعد بھی اگر کسی نے بیوی کی مرضی کے بغیر جنسی تعلق قائم کیا تو وہ بھی عصمت دری شمار ہوگی، اور بیوی چاہے تو اسے جیل کی ہوا کھلا سکے گی، عدالت عظمیٰ (سپریم کورٹ) نے عورتوں کے حقوق کے حوالہ سے ایک فیصلہ میں بات کہی ہے وہ فاضل جج صاحبان کے نزدیک حقوق نسواں کے تحفظ کی ایک صورت ہے، لیکن اس سے خاندان ٹوٹ کر رہ جائے گا، اور عورتوں کے نام نہاد حقوق کے نام پر شوہر کی حق تلفی ہوگی، اس کی طرف معزز جج صاحبان کا ذہن نہیں گیا، عدالت کا خیال ہے کہ بیوی کوئی منقولہ جائیداد نہیں ہے کہ شوہر ساتھ ساتھ لے کر گھومتا اور چلتا رہے، اگر بیوی اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی ہے تو شوہر اپنی خواہش کے باوجود بیوی پر دباؤ نہیں بنا سکتا کہ وہ اس کے ساتھ رہے ہی، یہ بات عدالت نے ایک عرضی پر سماعت کرتے ہوئے کہی، سماعت کے دوران جسٹس مدن لوکور اور دیپک گپتا کی مشترکہ بنچ نے شوہر پر واضح کر دیا کہ اگر آپ کی بیوی آپ کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہے تو آپ اس کے ساتھ کیسے رہیں گے، اس لیے شوہر کو چاہیے کہ وہ ساتھ رہنے کی اپنی خواہش پر نظر ثانی کرے۔

میاں بیوی کے تعلقات کی اساس وبنیاد آپسی محبت ہے، اس محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، خوشی وغمی میں ایک دوسرے کے رفیق بن کر رہیں، ایک دوسرے سے مشکلات اور پریشانیاں بیان کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، دونوں مل کر بچے کی تربیت کرتے ہیں، مرد باہر کا نگراں ہوتا ہے اور عورت گھر کے داخلی اور اندرونی نظام کو دیکھتی ہے، روزی روٹی اور نان ونفقہ شریعت نے شوہر کے ذمہ کیا، تاکہ عورتیں اس بکھیڑے سے آزاد رہیں، اور اپنی پوری توجہ گھریلو نظام کی درستگی اور بچوں کی پرورش وپرداخت پر مرکوز رکھیں، شریعت اسلامی میں اس رشتہ کی قربت کے لیے ایسی تعبیر اللہ رب العزت نے اختیار کی کہ اس سے زیادہ قربت کا کوئی تصور نہیں ہو سکتا، قرآن کریم میں اللہ نے میاں بیوی کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا، لباس جسم سے چمٹا ہوتا ہے، سردی گرمی سے بچاتا ہے، جسمانی عیوب کی پردہ پوشی کرتا ہے اسی طرح زن وشو اسلامی تعلیمات کے مطابق ایک دوسرے سے قریب ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کی کمی کوتاہی پر پردہ ڈالنے کا کام کرتے ہیں۔

عدالت کے اس حکم سے جسم وجان کی وہ قربت باقی نہیں رہ سکے گی، تو محبت کا جنازہ نکل جائے گا، ایک دوسرے سے یہ دوری مرضی اور ملازمت وغیرہ کے تقاضوں کی بنا پر ہو تو گاڑی چلتی رہتی ہے، لیکن اگر کسی دن بیوی نے عدالت کے اس جملے ہی کو دہرا دیا کہ میں منقولہ جائیداد نہیں ہوں، میں آپ کی مرضی کے مطابق آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی، تو سوچیے خاندان کا کیا تیا پانچہ ہو جائے گا، اور مرد کے لیے اس کے علاوہ کیا چارہ کار رہ جائے گا کہ وہ اپنی بیوی کو طلاق دے کر الگ کر دے، اگر سارا نظام خود ہی دیکھنا ہوگا، اندر بھی اور باہر بھی، تو ہمیشہ کی جدائی کیوں نہ اختیار کر لی جائے، تاکہ نکاح ثانی کر کے نئی زندگی شروع کی جا سکے۔

میاں بیوی کے تعلقات کی اساس و بنیاد آپسی محبت ہے، اس محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ رہیں، خوشی و غمی میں ایک دوسرے کے رفیق بن کر رہیں، ایک دوسرے سے مشکلات اور پریشانیاں بیان کرنے سے دل کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے، دونوں مل کر بچے کی تربیت کرتے ہیں

باقیات

101

کانگریس کا شہزادہ' ہندوستان کا وزیر اعظم بن جائے۔ لیکن، ہماری مضبوط قوم ایک مضبوط حکومت اور لیڈر چاہتی ہے۔'' انہوں نے کہا'' کمزور کانگریس حکومت دہشت گردی کے مالکوں کو ڈوزیئر دیتی تھی۔ لیکن، مودی کی مضبوط حکومت دہشت گردوں کو ان کی زمین پر مار دیتی ہے۔ یہ اتفاق ہے کہ آج ہندوستان میں کانگریس کمزور ہوتی جا رہی ہے اور جب یہاں کانگریس مر رہی ہے اور وہاں پاکستان رو رہا ہے۔ اب پاکستانی لیڈر کانگریس کے لیے دعا کر رہے ہیں۔ پاکستان 'شہزادہ' کو وزیر اعظم بنانے کے لیے بے چین ہے اور کانگریس پہلے ہی پاکستان کی مداح ہے۔ پاکستان اور کانگریس کے درمیان یہ شراکت داری اب پوری طرح سے بے نقاب ہو چکی ہے''۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کانگریس امن اور ترقی کی دشمن ہے۔ انہوں نے لوگوں سے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کو ووٹ دینے کی تلقین کی اور دعویٰ کیا کہ عظیم پرانی پارٹی خوشامد کو فروغ دیتی ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا'' بی جے پی گزشتہ دس سالوں سے مرکز میں برسر اقتدار ہے، نہ مجھ پر اور نہ ہی کسی وزیر پر ایک بھی الزام ہے لیکن کانگریس پر صرف بدعنوانی اور رشوت ستانی کا الزام لگا ہے'' مودی نے کہا'' میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا اس ملک سے کرپشن ختم ہونی چاہیے یا نہیں؟ کرپشن میں ملوث کسی کو بھی نہیں چھوڑیں گے۔ وزیر اعظم مودی نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا روڈ میپ ہے جبکہ کانگریس آپ کا ووٹ چاہتی ہے کیونکہ وہ بی جے پی کی اسکیموں اور یہاں کے لوگوں کی ترقی کیلئے کیے گئے کام کو پلٹنا چاہتی ہے۔

102

کی پیش گوئی کی ہے۔ محکمے نے بتایا کہ 5 سے 10 مئی تک عام طور پر خشک موسم کی توقع ہے لیکن چند مقامات پر دوپہر میں گرج چمک کے ساتھ بارش کی سرگرمی سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ 11 سے 13 مئی تک، عام طور پر ابر آلود موسم کے ساتھ ہلکی بارش اور برفباری (اونچائی سے زیادہ) کئی مقامات پر متوقع ہے۔ اس کے علاوہ، انہوں نے کہا، ان دنوں کے دوران چند مقامات پر گرج چمک کے ساتھ بارش کا امکان ہے۔ درجہ حرارت کے بارے میں انہوں نے کہا، سری نگر میں گزشتہ رات 7.8 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں کم سے کم 11.0 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا اور یہ سال کے اس وقت کے لیے جموں کشمیر کے گرمائی دارالحکومت کے لیے معمول سے 1.3 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ قاضی گنڈ میں گزشتہ رات 6.2 کے مقابلے میں کم از کم 10.0 ریکارڈ کیا گیا اور کشمیر کے گیٹ وے ٹاؤن کے لئے یہ معمول سے 1.8 زیادہ تھا۔ اسی طرح پہلگام میں گزشتہ رات 1.7 کے مقابلے میں 6.1 کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا اور یہ جنوبی کشمیر کے مشہور تفریحی مقام کے لئے معمول سے 1.1 زیادہ تھا۔ محکمہ موسمیات نے بتایا کہ جنوبی کشمیر میں بھی کوکرناگ میں کم از کم درجہ حرارت 5.9 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں 8.6 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا اور یہ معمول سے 0.3 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ تھا۔ کپواڑہ شہر میں گزشتہ رات 4.8 ڈگری سینٹی گریڈ کے مقابلے میں کم از کم 9.4 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا اور وہاں یہ معمول سے 1.0 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ تھا۔ گلمرگ میں گزشتہ رات 4.0 کے مقابلے میں کم از کم 3.5 ریکارڈ کیا گیا اور شمالی کشمیر کے بارہمولہ ضلع میں دنیا کے مشہور سکیئنگ ریزورٹ کے لئے یہ معمول سے 0.8 سے کم تھا۔ انہوں نے کہا کہ جموں میں گزشتہ رات 17.6 کے مقابلے میں 22.1 کا کم درجہ حرارت ریکارڈ کیا گیا اور یہ جموں و کشمیر کے سرمائی دارالحکومت کے لئے معمول سے 1.2 سے کم تھا۔ انہوں نے کہا کہ بانہال میں کم سے کم درجہ حرارت 11.4 ڈگری سینٹی گریڈ اور بٹوت میں 13.5 ڈگری سینٹی گریڈ ریکارڈ کیا گیا۔

103

ایف حکام نے بتایا کہ 3 مئی کو دوپہر جب سرحدی باڑ گیٹ مینجمنٹ ڈیوٹی پر تعینات تھا، چوکس بی ایس ایف کے دستوں نے ایک ٹریکٹر کے پیچھے سے چلنے کی آواز سنی جو کسانی کے مقصد کیلئے باڑ کے آگے کھیتی باڑی کی طرف بڑھ رہی تھی۔ فوجیوں نے فوری طور پر ٹریکٹر کو روکا اور ٹریکٹر کے ٹائر کے نیچے سے ٹوٹی ہوئی حالت میں ایک ڈرون برآمد کیا۔ یہ بازیافت ضلع ترن تارن کے گاؤں کالیا سے متصل ایک کٹے ہوئے کھیت میں ہوئی۔

104

کی روزمرہ کی زندگی کوئی بہتری نہیں آئی ہے تو اس کیلئے آپ کو نیشنل کانفرنس کو کامیاب بنانے ضروری ہے۔'' اگر یہاں بے روزگاری کم ہوگئی ہے اور آپ کے بچوں کو روزگار ملا ہے، بجلی سپلائی میں بہتری آئی ہے، بجلی کے بلوں میں کمی آئی ہے، پانی کی سپلائی بلا روک ٹوک چل رہی ہے، راشن کی سپلائی میں اضافہ ہوا ہے اور آپ کی سڑکیں بہتر ہوئی ہیں تو آپ بلا شبہ کنول، سیب، بالٹین، قلم دوات اور بے کو ووٹ دیجئے لیکن اگر سب کچھ اس کا الٹا ہوا ہے تو آپ کو اپنے ووٹ کے ذریعے نیشنل کانفرنس کو کامیاب بنا کر اپنا پیغام صاف صاف الفاظ میں دینا ہوگا۔'' سی این آئی کے مطابق عمر عبداللہ آج حلقہ انتخاب بیروہ میں انتخابی مہم شروع کرتے ہوئے 4 2 مقامات پر ورکرس کنونشنوں، عوامی اجتماعات، روڈ شو اور ریلیوں سے خطاب کیا۔ اس دوران جگہ جگہ پر لوگوں اور پارٹی ورکروں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور جلسے وجلوسوں کی صورت میں ان کے ہمراہ چلے۔ ان کے ہمراہ پارٹی ترجمان اعلیٰ تنویر صادق، سیاسی صلاح کار مدثر شاہ میری اور انچارج کانسچونسی ڈاکٹر محمد شفیع، سینئر لیڈران محمد ابراہیم میر اور دیگر لیڈران و عہدیداران بھی تھے۔ عمر عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ میں نے بحیثیت ایم ایل اے بیروہ کے ہر علاقے میں کام کیا لیکن بدقسمتی سے 2019 میں جہاں کام چھوڑا تھا کام وہیں کا وہیں رُک گیا ہے۔ چاہے وہ واٹر سپلائی سکیمیں ہو، بجلی ٹرانسفارمروں، تاروں اور کھمبوں کی تنصیب ہو، سڑک پروجیکٹ کی تعمیر ہو یا دیگر پروجیکٹ ہوں، سارا کام وہیں رکا ہوا ہے جہاں میں نے چھوڑا تھا، اگر کچھ نیا لگا ہے تو وہ ہر گھر میں بجلی کا میٹر ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ برسوں کے دوران حکمرانوں نے عام لوگوں کو ایک پیسہ کا فائدہ نہیں پہنچایا اور صرف ناانصافی کی۔ اسی لئے مجبوراً آج میں آپ سے 10 سال بعد ووٹ مانگنے آیا ہوں اور آپ سے گذارش کرتا ہوں کہ مجھے ووٹ دیکر پھر ایک بار کام کرنے کا موقعہ فراہم کیجئے، جہاں آپ کا پسینہ ہوگا وہاں میرا خون ہوگا۔ عمر عبداللہ نے کہا کہ آج ہمارے نوجوان بے روزگار در در ٹھوکریں کھا رہے ہیں، بجلی اور پینے کے پانی میں بہتری کے بجائے ابتری آرہی ہے۔ ہماری زمینوں کو خطرہ ہے، جو زمینیں یہاں کے لوگوں کو شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ نے بلا معاوضہ فراہم کیں تھیں آج ان زمینوں کو بھی خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس لئے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آنے والے پارلیمانی انتخابات اور مستقبل میں آنے والے اسمبلی انتخابات میں نیشنل کانفرنس کی کامیابی یقینی بنا کر ہمیں آپ کے حقوق کو تحفظ فراہم کرنے کی جدوجہد کا موقع فراہم کیجئے۔

105

جا سکتی ورنہ جواب دیا جائے گا۔ امیت شاہ نے کہا'' دہشت گردی اور نکسل ازم ملک میں کئی دہائیوں سے دو بڑی لعنتیں تھیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے 10 سالوں میں دہشت گردی سے تقریباً 100 فیصد آزادی حاصل کی ہے جبکہ نکسل ازم کا تقریباً 95 فیصد خاتمہ کیا گیا ہے۔'' انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے دفعہ 370 کو منسوخ کرنے، تین طلاق کو ختم کرنے، یکساں سول کوڈ (یو سی سی) لانے، انگریزوں کے قوانین کو تبدیل کرنے اور کشمیر میں امن قائم کرنے کے لیے اکثریت کا استعمال کیا۔ امیت شاہ نے کہا'' ہم 10 سال تک اکثریت میں تھے۔ ہم نے کبھی بھی ریزرویشن ختم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ راہل گاندھی کا ایک اصول ہے کہ جھوٹ بولیں اور بار بار جھوٹ بولیں۔ وہ اس اصول کی پیروی کر رہا ہے۔'' امیت شاہ نے کہا کہ وہ ملک کے لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ جب تک پارلیمنٹ میں بھارتیہ جنتا پارٹی کا ایک بھی رکن پارلیمنٹ موجود ہے، آرٹیکل 370 واپس نہیں آ سکتا اور نہ ہی سی اے اے کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ وزیر داخلہ نے کہا'' اب دفعہ 370 تاریخ بن گیا ہے اور شہریت ترمیمی ایکٹ ایک حقیقت بن گیا ہے۔ نہ اپوزیشن اقتدار میں آئے گی اور نہ ہی دفعہ 370 واپس آئے گا۔ یہ وہ بھی جانتے ہیں لیکن وہ اقلیتی اپیزمنٹ کر کے اقلیتی ووٹ بنک کرنا چاہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ جھوٹ پھیلا رہے ہیں۔'' امیت شاہ نے کہا'' مودی نے ملک سے دہشت گردی کا خاتمہ کیا۔ مودی نے پی ایف آئی پر پابندی لگا دی۔ کرناٹک میں یہ کانگریس حکومت ایس ڈی پی آئی کی حمایت سے اقتدار میں آئی ہے۔ نتیجہ دیکھیں، ان کے اقتدار میں آنے کے بعد، بنگلورو میں ایک بم دھماکہ ہوا۔'' انہوں نے کہا:'' وہ (کانگریس حکومت) نے پہلے کہا کہ یہ سلنڈر دھماکہ تھا، یہ سلنڈر دھماکہ نہیں تھا، یہ ایس ڈی پی آئی کے ملک دشمن عناصر کا بم دھماکہ تھا۔ جب تحقیقات این آئی اے کو سونپی گئی تو ایسے عناصر کے ملوث ہونے کے بارے میں معلوم ہوا''۔

106

کروی۔ ٹریفک محکمہ کے مطابق پسیاں چٹانیں ہٹانے کے بعد پہلے درماندہ گاڑیوں کو منزلوں کی طرف روانہ کیا جائیگا۔

107

اشیاء کی خرید وفروخت پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور اس سلسلے میں خصوصی اسکارڈ تشکیل دیکر ہر سطح پر متحرک کئے جائے، یہی نہیں بلکہ ماہرین کو ایسے علاقوں کا متواتر دورہ کرنا چاہئے جہاں میوہ باغات موجود ہیں تاکہ وہ باغ مالکان کو مفید مشورے اور جانکاری فراہم کر سکیں کہ وہ کس طرح اپنے باغات کو پوری طرح سے بیماریوں سے محفوظ رکھنے اور نقلی ادویات اور کیمیائی کھادوں کی پہچان کرنے میں کامیاب ہونگے۔ اس سلسلے میں الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی خدمات بھی حاصل کی جا سکتی ہیں یہی نہیں بلکہ یہاں میوہ صنعت کے فروغ اور اس صنعت سے جڑے ہر فرد کی ترقی اور فلاح وبہبود کو یقینی بنانے کیلئے تمام تر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ یہ صنعت ریاست کی اقتصادیت میں ریڈ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کی بدولت یہاں کے لوگوں کو کروڑوں کی آمدن ہوتی ہے۔

108

نے ایک بیان میں کہا'' ہندوستان کا الیکشن کمیشن 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے دوران الیکشن وزیٹرس پروگرام کے انعقاد کے ذریعے بین الاقوامی تعاون کو فروغ دے رہا ہے''۔ یہ پروگرام، جو 4 مئی سے شروع ہوتا ہے، غیر ملکی الیکشن انتظامی اداروں سے واقفیت کی کوشش کرتا ہے۔ الیکشن کمیشن نے کہا کہ ہندوستان کے انتخابی نظام کی باریکیوں کے ساتھ ساتھ دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت کے ذریعہ استعمال کیے جانے والے بہترین طریقوں کے ساتھ ایک منفرد انتخابی عمل پیش کرتا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر راجیو کمار، الیکشن کمشنر گیانیش کمار اور ڈاکٹر سکھبیر سنگھ سندھو 5 مئی کو مندوبین سے خطاب کریں گے۔ اس کے بعد، مندوبین چھوٹے گروپوں میں چھ ریاستوں مہاراشٹرا، گوا، گجرات، کرناٹک، مدھیہ پردیش، اور اتر پردیش کے مختلف حلقوں میں انتخابات اور متعلقہ تیاریوں کا مشاہدہ کریں گے۔ یہ پروگرام 9 مئی کو اختتام پذیر ہوگا۔

109

جدید ٹیکنالوجی کا استعمال عمل میں لایا جا رہا ہے اور ہندوستان میں پہلی بار کسی سرنگ کی تعمیر میں 'نئی آسٹرین ٹنلنگ طریقہ کار' کو استعمال میں لایا گیا۔ گھوڑے کی نعل کی شکل کی یہ سرنگ تک پہنچنے کیلئے کئی پلوں اور سڑک کی تعمیر بھی کی گئی ہے۔ انجینئروں نے بتایا کہ زوجیلا ٹنل پر قریب 45 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ زوجیلا سرنگ کا 6.5 کلومیٹر حصہ تیار ہے جب کہ چھوٹی 2 ٹنلوں نیلگرات کیم اور نیلگرات دوم کی تعمیر 70 فیصد مکمل ہو چکی ہے اور اب صرف 'الیکٹروں میکنکل فیٹنگ' ہی باقی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مجموعی طور پر ٹنل تک 4 پلوں کی تعمیر عمل میں لائی گئی ہے جن میں ایک چھوٹا اور باقی بڑے پل ہیں، تاہم انہوں نے کہا کہ اس پروجیکٹ میں کسی بھی فلائی اوور کو تعمیر نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ ٹنل تک پہنچنے کیلئے 11 کلومیٹر لمبی سڑک میں بھی 10 کلومیٹروں پر کام مکمل کیا جا چکا ہے۔ انکا کہنا ہے کہ میگھا انجینئرنگ انفراسٹرکچر لمیٹیڈ ماحولیاتی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پراجیکٹ کو جدید ترین ٹیکنالوجی کے ساتھ انجام دے رہا ہے اور یورپی معیارات کے ساتھ ساتھ خودکار روشنی کی سہولت، ایمرجنسی لائٹنگ کی سہولت، امیج سگنلنگ، ایمرجنسی ٹیلی فون اور ریڈیو کا استعمال عمل میں لایا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا' یہ علاقہ شدید برفانی تودوں کی زد میں رہتا ہے اور، سردیوں میں خراب موسم کی وجہ سے پیدا ہونے والی مشکلات کی وجہ سے کام کو متعدد بار روکنا پڑا۔ سونہ مرگ سے منی مرگ تک یہ پروجیکٹ مجموعی طور پر 31 کلو میٹروں پر مشتمل ہے۔

110

پائے تکمیل تک پہنچانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے آئی جی پی کشمیر وی کے بردی کی سربراہی میں ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں ڈی آئی جی سی کے آر راجو پنڈی ایس ایس پی گاندربل سندیپ گپتا کے علاوہ دی پی او گاندربل اور دوسرے پولیس وسراغ ایجنسیوں کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔ ایل جی پی نے ضلع میں حفاظتی صورتحال کے سلسلے میں اقدامات کے بارے میں پولیس کو فورسز کے اعلیٰ حکام سے جانکاری حاصل کی۔ انہوں نے پولیس وفورسز کے افسروں پر زور دیا کہ وہ امن امان کو برقرار رکھنے لوگوں کے جان ومال کے تحفظ کو یقینی بنانے شرپسند عناصر کی کارروائیوں کو روکنے کے لئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے۔ آئی جی پی کشمیر نے افسروں پر زور دیا کہ وہ عوام کے مشکلات کا بھی جائزہ لے اور ان کے ازالے کے لیے اپنی خدمات انجام دے۔ اعلیٰ سطحی میٹنگ کے دوران 29 جون سے شروع ہونے والی امرناتھ یاترا کے ضمن میں اٹھائے جانے والے اقدامات کو زیر بحث لایا گیا اور شیونگم کے درشن کے لئے آنے والے یاتریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔

111

کی، خواتین کو با اختیار بنانے پر بنیادی توجہ کے ساتھ، پائیدار ترقی کے اہداف کے لوکلائزیشن کے ساتھ احتیاط سے ہم آہنگ ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق اقوام متحدہ میں ہندوستان کی مستقل نمائندہ، روچیرا کمبوج نے ہندوستان کے پنچایتی راج نظام کے اندر خواتین کی قیادت میں ہونے والی قابل ذکر پیش رفت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا، "ہندوستان دیہی حکمرانی کے ایک منفرد نظام پر فخر کرتا ہے جسے پنچایتی راج کہا جاتا ہے۔ لوکلائزنگ ایس ڈی ایف بھارت میں لوکل گورننس میں خواتین کی رہنمائی عنوان سے ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے محترمہ کمبوج نے نچلی سطح پر خواتین کو با اختیار بنانے کے تبدیلی کے اثرات پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ پنچایتی راج براہ راست جمہوریت کی ایک شاندار مثال ہے جو گرام سبھا کے ذریعے پنچایت کے تمام باشندوں کی فعال شرکت کی سہولت فراہم کرتی ہے۔ یہ منفرد پہلو اسے دنیا میں کہیں اور پائے جانے والے میونسپل گورننس کے روایتی ماڈلز سے الگ کرتا ہے، جو اسے جامع فیصلہ سازی کے عمل کو فروغ دینے کا نمونہ بناتا ہے۔ صنفی مساوات کے تئیں ہندوستان کی وابستگی کو اجاگر کرتے ہوئے، کمبوج نے نوٹ کیا، 1992 میں آئینی ترمیم کے ساتھ ایک اہم سنگ میل حاصل کیا گیا تھا، جس میں یہ لازمی قرار دیا گیا تھا کہ مقامی گورننس میں تمام منتخب کرداروں میں سے کم از کم ایک تہائی خواتین کے لیے مختص کیے جائیں۔ یہ آئینی شق نچلی سطح پر فیصلہ سازی کے اداروں میں خواتین کی مساوی نمائندگی کو یقینی بنانے کی جانب ایک تاریخی قدم تھا۔ کمبوج نے ہندوستان کے اندر 21 ریاستوں میں خواتین کی نمائندگی کے 50 فیصد تک بڑھنے کا جشن بھی منایا، یہ کہتے ہوئے، آج 3.1 ملین سے زیادہ منتخب نمائندوں میں سے 1.4 ملین سے زیادہ خواتین ہیں۔ خواتین کی شرکت میں یہ اضافہ گورننس اور کمیونٹی کی ترقی میں خواتین کی شراکت کو تسلیم کرنے اور ان کی قدر کرنے کی طرف ایک وسیع تر سماجی تبدیلی کی عکاسی کرتا ہے۔ پنچایتی راج نظام کے اندر مقامی منصوبہ بندی کا عمل، جیسا کہ کمبوج نے وضاحت کی، خواتین کو با اختیار بنانے پر بنیادی توجہ کے ساتھ، پائیدار ترقی کے اہداف کے لوکلائزیشن کے ساتھ احتیاط سے ہم آہنگ ہے۔ انہوں نے ریمارکس دیے کہ اس طرح کے اقدامات کا اثر تبدیلی آمیز رہا ہے۔ پنچایتی راج اداروں میں خواتین لیڈران نچلی سطح پر مثبت تبدیلی لانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں، سماجی اور معاشی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اپنے منفرد نقطہ نظر اور تجربات سے فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ قیادت میں خواتین کو درپیش چیلنجوں کو تسلیم کرتے ہوئے، کمبوج نے صنفی مساوات کو آگے بڑھانے کے لیے معاون قانونی فریم ورک، مضبوط صلاحیت سازی کے اقدامات، اور باہمی تعاون پر مبنی شراکت داری کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے حکومتی کرداروں میں خواتین کے لیے پروان چڑھنے کے لیے ایک قابل ماحول بنانے کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہندوستان کا تجربہ خواتین کی قیادت کو آگے بڑھانے اور اسے برقرار رکھنے کے بارے میں انمول بصیرت اور اسباق فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ترقیاتی منصوبہ بندی میں صنفی تحفظات کو ضم کر کے، پنچایتی راج نظام اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ خواتین کی ضروریات اور ترجیحات کو موثر طریقے سے حل کیا جائے، جس کے نتیجے میں مزید جامع اور پائیدار نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ روایتی رکاوٹوں کو توڑنے میں خواتین رہنماؤں کی کوششوں کی تعریف کرتے ہوئے، کمبوج نے تعلیم، صحت کی دیکھ بھال، صفائی ستھرائی اور ذریعہ معاش کو بڑھا کر کمیونٹیز میں انقلاب لانے میں ان کے کردار پر زور دیا۔

112

اللہ مہدی، پارٹی جنرل سکریٹری حاجی علی محمد ساگر اور خواتین ونگ صدر شمیمہ فردوس نے بھی خطاب کیا۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ 5 اگست 2019 کے فیصلوں سے جموں وکشمیر کی انفرادیت، پہچان اور وحدت ختم کر دی گئی اور ہم کو غلام بنا دیا گیا لیکن یہاں کے عوام نے یہ فیصلے کبھی قبول نہیں کئے ہیں، ہم نے 1931 میں بھی ایک غلامی سے آزادی حاصل کی اور انشاء اللہ موجودہ مشکلات کا دور بھی نہیں رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ بھاجپا نے صرف دفعہ 370 اور 35 اے کو ختم نہیں کیا بلکہ یہ لوگ ملک کے آئین کو بھی تہس نہس کرنا چاہتے ہیں، یہ لوگ ملک میں ایک ہی رنگ دیکھنا چاہتے ہیں جو ملک کی سالمیت اور آزادی کیلئے خطرہ ہے۔ اُن کا کہنا تھا کہ بھاجپا حکومت لوگوں کو 10 سال میں کسی بھی قسم کی راحت نہیں دے سکی، اسی لئے آج اس جماعت کے سرکردہ لیڈران مذہبی منافرت پھیلا کر ہندو مسلم کے نام پر ووٹ مانگنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ الیکشن میں بھاجپا کی کارکردگی کا اندازہ بھاجپا لیڈران کی تقریریوں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے اور یہ لوگ بوکھلاہٹ میں اب زہر افشانی پر اتر آئے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ آج مہنگائی عروج پر ہے، جو گیس سلینڈر 500 روپے کا تھا وہ آج 1100 روپے تک پہنچ گیا ہے، پیٹرول اور ڈیزل کی قیمتیں آسمان چھو گئیں ہیں جبکہ بے روزگاری عروج پر ہے۔ بی جے پی نے کہا تھا کہ ہر سال 2 کروڑ نوکریاں فراہم کی جائینگی، اس کے مطابق 10 سال دور حکومت نے میں مودی سرکار کو 20 کروڑ نوکریاں فراہم کرنی تھی۔ کہاں ہیں یہ نوکریاں؟ ہمارے جموں وکشمیر میں بھی نوکریاں اور روزگار دینے کے بلند بانگ دعوے کئے گئے لیکن گذشتہ 5 سال میں بے روزگار نے تمام ریکارڈمات کر دیئے، اس وقت یہاں 15 لاکھ اعلیٰ تعلیم یافتہ بے روزگار گھروں میں بیٹھے ہیں اور عمر کی حدیں پار کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ سکریٹریٹ اور دیگر دفتروں میں باہر کے افسران کو بٹھایا گیا ہے، جو یہاں کی تاریخ، لوگوں کے مزاج، جغرافیائی صورتحال اور دیگر معاملات سے بے خبر ہیں اور یہ افسران کشمیریوں کو غلام سمجھتے ہیں اور سرکاری دفتروں میں یہاں کے لوگوں کیساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نیشنل کانفرنس ہر سطح پر اس ناانصافی کیخلاف آواز اٹھاتی آئی ہے اور مستقبل میں بھی یہاں کے عوام کی آواز کو زوردار نمائندگی دینے کیلئے نیشنل کانفرنس کے امیدواروں کی کامیابی یقینی بنانا یہاں کے عوام کی ذمہ داری ہے۔ پروگراموں میں ضلع صدر سرینگر پیر آفاق احمد، صوبائی یوتھ صدر سلمان علی ساگر، صوبائی صدر خواتین انجینئر صبیہ قادری اور بلاک صدور صاحبان بھی موجود تھے۔

113

مالیت 1.80 کروڑ روپے سے زیادہ ہے، جو کہ ایک مبینہ منشیات فروش کی ملکیت ہے۔ پولیس کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وکال چوگن، جس پر گزشتہ سال نارکوٹک ڈرگس اینڈ سائیکوٹراپک سبسٹینسز (این ڈی پی ایس) ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا تھا، نے راجوری قصبے میں نوجوانوں کو منشیات بیچ کر غیر قانونی طور پر جائیداد حاصل کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ منسلک جائیداد میں راجوری شہر کے قلب میں 1.74 کروڑ روپے مالیت کا چار منزلہ کاروباری ادارہ ہے اور ایک کار جس کی قیمت 7 لاکھ روپے ہے۔

114

پارٹی کے سربراہ سید الطاف بخاری کی جانب سے سرینگر پارلیمانی حلقے میں پی ڈی پی کے نامزد امیدوار وحید الرحمان پرہ کی ضمانت پر سوالات اٹھانے کے بعد پلٹ وار کرتے ہوئے نامزد امیدوار نے سید الطاف بخاری کو آڑے ہاتھوں لیتے ہوئے کہا کہ ہماری کسی کے ساتھ ذاتی لڑائی نہیں ہے ہم ملک کی سب سے بڑے جمہوری مندر پارلیمنٹ میں اپنے مظلوم لوگوں کی آواز کا بلند کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم کسی کو گرفتار کرانے کا طاقت رکھتے ہے دن کے اجالے اور رات کے اندھیرے میں دہلی والوں سے کون ملاقی ہوتا ہے۔ جی ٹونٹی ممالک کے سفیروں کو کس نے استقبال کیا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں جموں وکشمیر کے وزیر اعلیٰ مرحوم مفتی محمد سید کے انتقال کے بعد میں ممبران اسمبلی کو لے کر آر ایس ایس کے دفتروں کو کون گیا یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ ہم غیر معیاری اور زائد المیعاد جراثیم کش ادویات فروخت کر کے وادی کشمیر کی میوہ صنعت کو تباہی کے دہانے پر پہنچانے والے نہیں ہم تشخیص امیدوار میدان میں اتر پڑے ہیں۔

از نیابت کچواری باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار صاحب

عنوان: درخواست منجانب عابد احمد میر و بسما بشیر اولادان بشیر احمد میر ساکنہ کچواری تحصیل خانصاحب اجرائی RBA سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۳

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

مندرجہ عنوان الصدر میں ہر خاص وعام کو بذریعہ اشتہار آگاہ کیا جاتا ہے کہ سائل نے ایک درخواست نسبت اجرائی RBA سرٹیفکیٹ پیش کی ہے جو کہ دفتر ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ پٹواری حلقہ سے رپورٹ و ریونیو ریکارڈ طلب کیا گیا ہے جس کے مطابق سائل کے تمام افراد خانہ بشمول کنبہ ایک مشترکہ و غیر منقولہ جائیداد موضع کچواری میں سکونت پذیر ہے اور سائل کنبے کی زرعی و غیر زرعی سالانہ آمدنی 10833 روپے ہے اور کنبہ 6 افراد پر مشتمل ہے۔ اور تفصیل افراد کنبہ بذیل درج ہے۔

نام افراد کنبہ	عمر	رشتہ	پیشہ	آمدنی ماہوار
بشیر احمد میر ولد سلام میر	۴۸		مزدوری	5000
مغلی زوجہ بشیر احمد میر	۴۸		گھریلو کام	
نصیر احمد میر پسر بشیر احمد	۳۵		مزدوری	5000
بسما بشیر دختر بشیر احمد	۴۴		گھریلو کام	
عابد احمد میر پسر بشیر احمد میر	۱۹		زیر تعلیم	

لہٰذا اگر کسی شخص کو اس سند کے اجراء کے متعلق کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ اشتہار ہذا کے ایک ہفتے کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

از نیابت کچواری

عنوان: چھٹی آمدہ از دفتر جناب بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر خانصاحب زیر نمبر BDO/KSB/55-56 مورخہ 29/04/2024 بغرض نسبت اجرائی پیدائشی سرٹیفکیٹ بحق گلشنہ دختر محمد یوسف خان ساکنہ موضع کچواری تحصیل خانصاحب ضلع بڈگام

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر کے نسبت رپورٹ چوکیدار علاقہ نمبردار دیہہ کے علاوہ دیگر فیلڈ عملہ سے عیاں ہے کہ گلشنہ دختر محمد یوسف خان ساکنہ موضع کچواری مورخہ 15/03/2007 کو پیدا ہوئی ہے۔ جسکی نسبت سائلہ مذکورہ نے DOB سرٹیفکیٹ کیلئے عرضی دی ہے۔ اس بارے میں بذریعہ اشتہار ہر خاص وعام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو پیدائشی سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ ایک ہفتے کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا۔ تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

FROM THE OFFICE OF ADVOCATE SAMEER UL HAMID

IN THE CASE OF
1. KYSER JI W/O BASHIR AHMAD KUTHOO R/O BARJI HARWAN BREIN NISHAT SGR.
2.SHAMIMA AKHTAR W/O MOHAMMAD ABBAS WANI R/O BARJI HARWAN BREIN NISHAT SGR.
3. SAFIYA W/O MOHAMMAD AKBAR CHINGA R/O GOW MARG HAZRATBAL SGR.

[CAVEATOR]

VS

PUBLIC AT LARGE

...[Non-Caveator']

In the matter of : Caveat petition in terms of sec 148-A CPC The caveators has a reason to believe and reasonable apprehension that the non caveators may file a suit against the caveators in the court of law before the Hon`ble Court.in case any Suit, appeal, writ,or any proceedings are filed before the Hon`ble court the caveators may be heard before passing any orders in absence of caveators.

ADVOCATE

از نیابت کچواری تحصیل خانصاحب باجلاس محمد یاسین نائب تحصیلدار

عنوان: درخواست از جانب محمد اقبال نجار ولد عبدالرشید نجار ساکنہ کچواری تحصیل خانصاحب بمراد اجرائی RBA سرٹیفکیٹ تحت ایس آر او ۲۹۳

اشتہار بمراد آگاہی ہر خاص وعام

معاملہ مندرجہ عنوان الصدر میں سائل مذکورہ نے ایک درخواست نسبت حصول RBA سرٹیفکیٹ دفتر ھذا میں زیر کارروائی ہے۔ جس کی نسبت پٹواری حلقہ سے رپورٹ طلب کی گئی ہے جس سے عیاں ہے کہ یہ سائل کچواری کنبہ کی سالانہ آمدنی 98000 روپے تک ہے۔ کنبہ بذیل درج ہے۔

نام معہ ولدیت	عمر	پیشہ	سالانہ آمدنی
عبدالرشید نجار ولد غلام قادر نجار	۵۸	دکانداری	40000
زیبہ زوجہ عبدالرشید نجار	۵۷	گھریلو کام	
محمد ایوب نجار ولد -----	۳۰	مزدوری	48000
نسیمہ زوجہ محمد ایوب	۲۸	گھریلو کام	
کوثر دختر -----	۵	زیر تعلیم	
نوزائدہ	۳		
محمد اقبال ولد عبدالرشید نجار	۲۲		
غلام قادر نجار ولد عبدالرشید نجار	۸۰	عمر رسیدہ	10000 زرعی آمدنی
زونی زوجہ غلام قادر (والدہ) عبدالرشید	۷۸	عمر رسیدہ	

اس طرح کنبہ 9 افراد پر مشتمل ہے۔ اگر کسی شخص مذکورہ کو سرٹیفکیٹ ہذا اجراء کرنے میں کوئی عذر یا اعتراض ہو تو وہ سات دن کے اندر اندر دفتر ہذا میں پیش کریں۔ بعد گذرنے معیاد کوئی بھی عذر یا اعتراض قابل قبول نہیں ہوگا تحریر الصدر

نائب تحصیلدار کچواری

Government of Jammu & Kashmir

Office Of the Executive Engineer,

Mechanical Irrigation Division Anantnag HQ Awantipora

GIST FOR INVITING TENDER

e-NIT No. 02- MIDA/ 238-44OF 2024-25 Dated: 02.05.2024

For and on behalf of Lieutenant Governor Of J&K UT, e-tenders are invited through e-tendering mode from reputed, registered electrical contractors/firms for Annual Electrical (E2) Framework Contract of irrigation/ dewatering schemes of Mechanical Irrigation Division Anantnag and registered withGovernment of Jammu and Kashmir having up to date Sales Tax Clearance Certificate and relevant experience in work. The e-tenders will be valid for One hundred and eighty days (180) for executing thefollowing contract: -

S.No	Particulars	Qty.	Division	Cost	E/M	Validity	Duration
1	Annual Electrical (E2) Framework Contract of irrigation/ dewatering schemes of Mechanical Irrigation Division Anantnag H/q Awantipora Electrical allied works	As per requirement	Mechanical Irrigation Division, Anantnag	500/=	14400/=	180 days	Irrigation season 2024-25

Head of account: M.H. M&R 2701, 2702, 2711

The Bidding documents consisting of specifications, eligibility criteria, bill of quantities (BOQ) and other details can be seen/ downloaded from the official website www.jktenders.gov.in as per the schedule given below:

a.	Date of Publishing of Tender Notice	02.05.2024 02:00 PM
d.	Bid Submission Start Date	02.05.2024 02:00 PM
e.	Bid Submission End Date	20.05.2024 02:00 PM
f	Bid opening Date	21.05.2024 (11: 00 AM) or any date convenient to the Deptt

Each tender should be accompanied with an Earnest Money in the form of CDR/ FDR/ as detailed above, pledged to the Executive Engineer Mechanical Irrigation Division Anantnag . In absence of Earnest Money, the Tenders shall be rejected out rightly. No relaxation with regard to EMD/Tender Fee shall be entertained for firms registered with the Department of Industries and Commerce as MSME/ MSE.

Any information regarding the tenders can be had from this office on all working days

Sd/=Executive Engineer,
Mech. Irri. Division, Anantnag

DIPK-335/24
Dtd. 03-05-2024

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

تیج بہادر سپرو کی آئینی اور تہذیبی بصیرت

تیج بہادر سپرو (پ: 8 دسمبر 1875ء، و: 20 جنوری 1949) کا شمار ان ممتاز ہندستانی شخصیات میں کیا جاتا ہے، جو نہ صرف ہندستانی تہذیب کا ایک روشن چہرہ تھے، بلکہ انھوں نے اپنے افکار وخیالات سے برطانوی عہد کے ہندستان میں بہت سی قانونی اور آئینی اصلاحات کا بیڑا اٹھایا اور اس میں انھیں خاطر خواہ کامیابی بھی ملی۔ انھوں نے ہندستانی تہذیب وثقافت اور فرقہ وارانہ ہم آہنگی کے روشن پہلوؤں کو اپنی زندگی میں برتا ہی نہیں، بلکہ پوری زندگی اسی کے مبلغ وشارح بھی رہے۔ اردو کو صرف وہ ایک زبان نہیں بلکہ اسے ہندستانی تہذیب کا اہم جز سمجھتے تھے۔ مولوی عبدالحق نے اسی لیے تیج بہادر سپرو کے بارے میں لکھا تھا کہ:

''اگر کسی کو ہندستانی تہذیب کا بہترین نمونہ دیکھنا ہوتو وہ سرتیج بہادر سپرو کو دیکھے۔''

(ہماری قومی زبان، تیج بہادر سپرو، ص 0، انجمن ترقی اردو ہند 1941)

تیج بہادر سپرو کے انتقال پر تقریباً سات دہائیاں گزرنے والی ہیں، لیکن ان کی تحریریں اور وہ راستے جو انھوں نے زندگی بھر اختیار کیے آج بھی روشن اور قابل تقلید ہیں۔

سپرو جیسی شخصیات کا سب سے نمایاں امتیاز یہی ہے کہ انھوں نے ہمیشہ ہندستان اور اس کی رنگا رنگ تہذیب وثقافت کو اپنے پیش نظر رکھا۔ اپنے افکار ونظریات اور عملی جدوجہد سے ہندستان کی اُس تہذیبی اور ثقافتی رنگا رنگی کو مزید نمایاں کیا اور اسے ایک تہذیبی اور ثقافتی ورثے سے تعبیر کیا۔ اس کام کو انھوں نے پوری ہمت اور جرأت کے ساتھ کیا۔ برطانوی ہندستان میں وہ مختلف عہدوں پر فائز رہے، مگر ہر جگہ ہندستان اور ہندستانیت کے ترجمان بنے رہے۔ ان کی زندگی کے مختلف گوشوں اور ان کے علمی وسیاسی کارناموں کو اگر دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہوجائے گی۔ جہاں ایک طرف وہ اردو کے بےلوث خادم اور اس تہذیب کے شارح وترجمان رہے، وہیں دیگر زبانوں کی پرزور وکالت بھی کرتے رہے۔ انگریزیت سے کبھی مرعوب نہیں ہوئے، مگر علمی سطح پر انگریزی زبان کے قدردان اور اس کی علمی حیثیت کو بلند تصور کرتے رہے۔ ان کی سرگرم زندگی سے اس کی مختلف مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔

تیج بہادر سپرو 8 دسمبر 1875 کو علی گڑھ میں پیدا ہوئے۔ سپرو کی تعلیم وتربیت ان کے دادا پنڈت رادھا کشن کے زیر سایہ ہوئی، جو دلی کالج میں استاد تھے اور آگے چل کر اتر پردیش میں ڈپٹی کلکٹر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ بجنور میں تعیناتی کے دوران ہی سرسید سے ان کی ملاقات ہوئی۔ ایس کے بوس کے بقول 'یہیں سے اس گھرانے نے اسلامی تہذیب کو قریب سے دیکھا۔' واضح رہے کہ سپرو ایک کشمیری گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو وہاں سے ہجرت کرکے علی گڑھ میں آباد ہوگیا تھا۔ ایس کے بوس نے لکھا ہے کہ:

''سپرو کے دادا سرسید احمد خاں کے حبیب لبیب تھے۔ 1857 کے انقلاب کے دوران وہ سرسید احمد خاں کے ساتھ بجنور میں تعینات تھے۔ علی گڑھ میں اپنے دادا کے ساتھ سپرو اکثر سرسید کے یہاں آتے جاتے تھے۔ وہاں ان کی ملاقات بہت سے مسلم قائدین اور دانشوروں سے ہوئی اور یہیں سے سپرو صاحب فارسی اور اردو ادب کی طرف متوجہ ہوئے۔ سپرو سرسید احمد خاں کی بڑی عزت کرتے تھے اور ان کے بیٹے محمود کے مداحین میں تھے۔ جسٹس محمود الہ آباد ہائی کورٹ کے پہلے ہندستانی جج جس وقت بنائے گئے اس وقت سپرو وہاں پر وکالت کی پریکٹس کررہے تھے۔ اور یہیں سے وہ ایک دوسرے سے مزید قریب ہوئے۔ ان رابطوں کے توسط سے اندر زندگی بھر کے لیے سیکولر اقدار اور تہذیبی رواداری کا مزاج بن گیا۔'' (ص 7)

دوران تعلیم آگرہ میں آگرہ کالج کے پروفیسر اینڈریوز سے قربت ہوئی، جنھوں نے سپرو کے لبرل خیالات کو فروغ دینے میں تقویت بخشی۔ 1891 میں آگرہ میں تعلیم کے دوران پنڈت ایودھیا ناتھ نے اردو میں تقریر کی تھی، جسے وہ کبھی فراموش نہیں کرسکے۔ 1911 میں پنڈت بشن نارائن در کانگریس کے صدر بنے، ان سے سپرو کی ذہنی ہم آہنگی تھی اور جن کے اثرات ان کی شخصیت اور خیالات پر مرتسم ہوئے۔ اس کے علاوہ جیمس مل، اسپینسر اور ہکسلے جیسے بڑے مغربی فلاسفر کے خیالات سے سپرو کافی متاثر ہوئے۔ اپنے عہد کی اہم شخصیات اور ان کے افکار وخیالات سے ہم آہنگی اور اشتراک نے سپرو کو وہ نظر عطا کی جس نے ہندستان کی سرگرم سیاسی اور تہذیبی زندگی میں ان مٹ نقوش قائم کیے۔ ایک مدت بعد آج جب ہم ان کے افکار وخیال پر غور کرتے ہیں تو باور کرنا پڑتا ہے کہ ایسے روشن ضمیر اور کشادہ ظرف انسان ہی کسی تہذیبی تنوع کو برقرار رکھنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتے ہیں۔

سپرو نے ایک سرگرم سیاسی زندگی گزاری اور یہ زمانہ برطانوی عہد کے اس ہندستان کا تھا جہاں لب کشائی آسان نہ تھی مگر سپرو نے اس مہم کو اپنی آئینی مہارت اور تہذیبی لگن سے اس کامیابی کے ساتھ سر کیا کہ برطانوی سامراج بھی منہ دیکھتا رہ جاتا۔ سیاسی اتھل پتھل کے زمانے میں سپرو کی فکری بالغ نظری نے خود کو متحدہ ہندستان کی تعمیر وترقی کے ترجمان کے طور پر پیش کیا۔

سرتیج بہادر سپرو 1913 میں ریاست متحدہ کے ودھان پریشد میں ممبر کی حیثیت سے نامزد کیے گئے اور یہیں سے انھیں اپنی آئینی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کا موقع ملا۔ اس سے فائدہ اٹھا کر انھوں نے کچھ مشورے اور تجاویز پاس کرانے کی کوشش کی اور حکومت برطانیہ کی پالیسیوں پر جرأت وہمت کے ساتھ بحث وتنقید کی۔ نامزد ممبر ہونے کے باوجود ودھان پریشد میں ان کی سرگرم گفتگو، تجاویز اور مشورے سے یہ خیال گزرتا تھا کہ یہ آزاد رکن ہیں۔ انھوں نے ودھان پریشد کے محدود اراکین (منتخب) کی تعداد بڑھانے کا مطالبہ کیا۔ ایک بحث کے دوران انھوں نے کہا تھا کہ ودھان پریشد کا لبرل آئین، امنگوں اور خواہشوں کے شرمندۂ تعبیر ہوئے بغیر صرف گفتگو کی حد تک آزادی دینے سے کچھ نہیں ہوگا۔

انھوں نے تعلیم یافتہ ہندستان کی بنیاد رکھنے کا کام برطانوی ہندستان کے عہد میں ہی کردیا تھا اور 1913 کے بجٹ اجلاس میں یہ مطالبہ کیا تھا کہ چھ ہزار مزید پرائمری اسکول قائم کیے جائیں اور تعلیم کے بجٹ کو ایک لاکھ تک کردیا جائے۔ انھوں نے کہا تھا پولس بجٹ میں کمی لائی جائے اور تعلیم کے بجٹ میں اس کا اضافی پیسہ لگایا جائے۔ سپرو نے اسی اجلاس میں تعلیم نسواں کے لیے الگ سے اسکول کے قائم کرنے کا مطالبہ کیا۔ ان تجاویز سے سپرو کی سنجیدہ فکر اور ملک کے لیے ان کے بےلوث جذبے کو بآسانی محسوس کیا جاسکتا ہے۔ دراصل سپرو کی نگاہ دور رس آئین و انتظام اور تعلیم وتہذیب، سب پر تھی۔ وہ ہندستان کی سماجی اور قومی زندگی پر بھی گہری نگاہ رکھتے تھے اور اسی لیے انھوں نے ودھان پریشد میں گرام پنچایتوں کو مضبوط کرانے اور ان کو چھوٹے چھوٹے معاملات کے تصفیے کے اختیارات دیے جانے سے متعلق تجویز کی پرزور حمایت کی تھی لیکن یہ اس وجہ سے ممکن نہ تھا کہ اس سے عام ہندستانیوں تک کچھ اختیارات منتقل ہوسکتے تھے، انگریز جس کے روادار نہ تھے۔ آزاد ہندستان میں بھی یہ بہت دنوں تک ممکن نہ ہوسکا لیکن 1993 میں 73ویں آئینی ترمیمی بل (پنچایتی راج ایکٹ) کے ذریعے حکومت ہند نے سپرو کے اس خواب کی تکمیل کی۔

1915 میں سپرو نے 'انڈین لیجسلیٹیو کونسل' کی حلف لی اور بہت جلد وہ کونسل کے قدآور قائدین میں شمار کیے جانے لگے۔ یہاں انھوں نے ایک ایسے قانون کے نفاذ کا مطالبہ کیا جس سے آئندہ پندرہ برسوں میں سب کو مفت اور لازمی بنیادی تعلیم کا حق مل سکے۔ انگریزوں کے زمانۂ اقتدار میں یہ چیز تو ممکن نہ تھی لیکن اس کے باوجود انھوں نے پوری قوت اور قانونی دلائل کی روشنی میں اپنی رائے پیش کی۔ انگریزوں کے جانے کے بعد عرصے تک یہ تجویز عمل آوری کے لیے منتظر رہی اور بالآخر 2003 میں 86ویں آئینی ترمیمی بل کے ذریعے آرٹیکل 21-A کو شامل کرکے یہ حق ہندستانی بچوں کو دیا گیا۔ سروشکھشا ابھیان کے تحت مڈ ڈے میل کا جو پروگرام شروع کیا گیا ہے یہ سپرو کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ انھوں نے ایک تعلیم یافتہ ہندستان کا خواب دیکھا تھا اور اس کے لیے وہ جو کچھ کرسکتے تھے وہ کیا بھی اور آج اس سمت جو کچھ بھی ہورہا ہے اسے انھی کے جذبات و احساسات کی ترجمانی کہا جاسکتا ہے۔

سپرو کی ان کوششوں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ انھیں قانون وآئین کی جو فہم حاصل تھی اس کو انھوں نے ذاتی مفاد یا عہدہ و منصب کے لیے استعمال نہیں کیا بلکہ ملک سے محبت کرنے والے ایک عظیم دانشور کے طور پر ملک کی تعمیر وترقی کے لیے اپنی صلاحیتوں کو قربان کردیا۔ یاد رہے کہ یہ زمانہ ہندستان کی محکومی کا تھا۔ انگریز حکمرانوں سے بظاہر کسی خیر کی توقع نہیں رکھی جاسکتی تھی مگر انھوں نے انتظام وانصرام کے لیے جو آئین وضع کیا تھا اس کو سامنے رکھ کر یہ مشورے نہ صرف بہت اہم کہے جاسکتے ہیں بلکہ آزاد ہندستان کے تناظر میں ان کی معنویت دوچند ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ہم نے آزاد ہندستان کا آئین وضع کرنے میں اس فکر اور ذہنی رویے سے بہت کچھ حاصل کیا ہے۔ یہ ان کی آئینی بصیرت اور ہمت ہی تھی کہ انھوں نے لیجسلیٹیو کونسل میں پہلی بار فوج میں بھارتیوں کے لیے بالکل برابری کا درجہ، عہدہ اور مواقع کا مطالبہ کیا اور کہا کہ فوج میں جو مراتب یوروپین کو حاصل ہیں وہی ہندستانی فوجیوں کو بھی ملنے چاہیے۔ یہ ہمارا خصوصی اور پیدائشی حق ہے، جس سے ہم دستبردار نہیں ہوسکتے۔ گاندھی جی کے ساتھ خلافت موومنٹ کا انھوں نے نہ صرف ساتھ دیا بلکہ اس کے توسط سے آزادی کی تحریک میں مسلمانوں کی سرگرم شمولیت کو یقینی بنانے کی کوشش کی، جس کی طرف عام طور سے توجہ نہیں تھی۔ اسی تناظر میں سپرو کے بنائے ہوئے آئین کو بھی دیکھنا چاہیے جو دراصل 'گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919' کے تنقیدی جائزے اور اصلاحات پر مبنی ہے۔ انگریز حکمرانوں نے ہندستان کے آئین کی داغ بیل 1919 میں ڈالی تھی اور اس میں دو باتیں خاص تھیں۔

الف: ریاستوں میں دوہری سرکار (Diarchy in Provinces) اور مرکز میں دو ایوانی پارلیمنٹ (Bicameral Central Legislature)

ب: مرکزی سرکار کے بجٹ کی دو حصوں میں تقسیم (Votable, Non-Votable)

ج: ایک ہائی کمشنر جو لندن میں رہ کر ہندستان کی نمائندگی کرے گا۔

سپرو نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے سرکار اور آئین کے ڈھانچے میں تبدیلی کا مطالبہ کیا اور دوہری سرکار کی مخالفت کی۔ بجٹ میں Votable اور Non-Votable کی تقسیم کو غلط ٹھہرایا اور کہا کہ اراکین پارلیمان کو ووٹ کا حق پورے بجٹ پر ملنا چاہیے نہ کہ اس کے کسی ایک حصے پر۔ واضح رہے کہ برطانوی حکومت اپنے مفادات کے تحفظ کے لیے Non-Votable بجٹ کو جاری رکھنا چاہتی تھی، جو ظاہر ہے ہندستانیوں کے مفادات کے خلاف تھا۔ نہ دلیل، نہ اپیل، نہ وکیل جیسی صورت حال سے دوچار اور بےبس ہندستانیوں کے لیے رالٹ ایکٹ (Rowlett Act-1919) جیسے کالے قوانین کے درپردہ پولس راج کو فروغ دینا چاہتی تھی۔ جلیاں والا باغ کا حادثہ اسی Non-Votable بجٹ کا نتیجہ قرار دیا جاسکتا ہے جس کی وجہ سے پولس کو بےپناہ اختیارات حاصل تھے۔ پولیس کسی بھی سرکار کے سامنے جواب دہ نہیں تھی بلکہ براہ راست گورنر کے سامنے ہی وہ جواب دہ تھی۔ اس کے باوجود پورے بجٹ پر ووٹ کرنے کا اختیار ہندستانیوں کو انگریزوں کے جانے کے بعد ہی مل سکا۔ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1919 کی ان کمیوں کو اجاگر کرنے کے نتیجے میں ہی گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 میں سپرو کے چند مطالبے کو شامل کرکے ہندستانیوں کو خوش کرنے کی ناکام کوشش کی گئی اور اسی کے تحت دوہری سرکار کے انتظام کو ختم کیا گیا۔ اس تناظر میں سپرو کی آئینی بصیرت اور مہارت کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

تعلیم یافتہ ہندستان، سپرو کی فکر اور عملی جدوجہد کا کلیدی محور قرار دیا جاسکتا ہے۔ انھوں نے مختلف اسٹیج اور مواقع سے تعلیم، ذریعہ تعلیم اور اس کے دیگر عوامل پر بہت واضح اور دوٹوک انداز میں گفتگو کی۔ جہاں انھوں نے تعلیم پر بات کی وہیں انھوں نے یونیورسٹیوں کے کردار اور ان کی شناخت کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی۔ ان کا خیال تھا کہ ملک کی ہر یونیورسٹی اپنے وسائل وذرائع کا بہتر استعمال کرکے اپنی امتیازی شناخت قائم کرنے کی کوشش کرے تاکہ کسی ایک مضمون کے حوالے سے وہ پہچانی جائے۔ وہ چاہتے تھے کہ تعلیم ایسی ہو کہ اس کے بعد کسی پیشے سے منسلک ہوا جاسکے۔ ایسی تعلیم نہ ہو جو سرگرم سماجی اور معاشی زندگی سے الگ کردے۔ 30 نومبر 1935 کو پٹنہ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ:

''بھارت پڑھے لکھے بھکاریوں کا ملک بن رہا ہے۔'' مغربی ممالک کے اپنے تجربوں کی روشنی میں کہا کہ ''تعلیم کو روزگار سے منسلک ہونا چاہیے تاکہ طلبا کو اعلیٰ تعلیم کا فائدہ مل سکے''۔ ان کا خیال تھا کہ ''پیشہ ورانہ، صنعتی یا پھر ایسی کوئی اور تعلیم دی جانی چاہیے جس سے انھیں نوکری ملنے میں آسانی ہو''۔ ممکن ہے ان سطور سے کسی کو یہ اندیشہ ہو کہ تیج بہادر سپرو تعلیم کے ثقافتی مظہر کے مخالف تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ ثقافتی رویوں اور مظاہر کے نہ صرف حامی تھے بلکہ اس کی جیتی جاگتی مثال تھے۔

لکھنؤ یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کرتے ہوئے ذریعہ تعلیم کے بارے میں کہا:

ہمارے بچوں کی بہت بڑی تعداد کی تعلیم میں یہ ایک بڑی رکاوٹ رہی ہے کہ انھیں ایک غیر زبان میں تعلیم دی جاتی ہے اور خصوصاً ایسے مضامین کی تعلیم جن کے لیے ہرگز یہ ضروری نہیں کہ اپنی زبان چھوڑ کر کسی اور زبان میں پڑھائے جائیں... میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہمیں اپنی یونیورسٹیوں میں انگریزی کا رواج بالکل ترک کردینا چاہیے بلکہ اگر قومیت کے بےجا فخر یا تنگ نظرانہ قومیت کی بدولت کبھی ایسا وقت آیا کہ ہمارے بچے انگریزی ادب کی روحانی مسرتوں اور بلند خیالی سے محروم کردیے گئے تو مجھ سے زیادہ شاید ہی کسی کو افسوس ہوگا کیونکہ انگریزی ادب کی بدولت ہمیں بہت سے نئے خیالات اور نئے معیار میسر آئے ہیں... بعض مضامین یقیناً ایسے ہیں کہ ان کی تعلیم ابھی ایک خاصے عرصے تک انگریزی زبان ہی میں ہونی چاہیے، جب تک کہ ہماری زبان کی پہلی مہم بہت کچھ تکمیل کو نہ پہنچ جائے۔ میرا احتجاج انگریزی زبان کے استعمال یا انگریزی زبان کے مطالعہ کے خلاف نہیں ہے بلکہ اس غفلت کے خلاف ہے جس کی بدولت ہماری زبانیں پیچھے پڑگئی ہیں۔''

(حوالہ سابق ص: 2,5,6)

سپرو کی یہ کشادہ فکر راتوں رات کسی فکری تبدیلی کے سبب نہیں تھی بلکہ یہ چیزیں ان کی تربیت اور پرورش کا حصہ تھیں۔ انھوں نے بہت سے ہندستانی رہنماؤں اور دانشوروں کو قریب سے دیکھا اور استفادہ کیا تھا جو اپنی روشن خیالی اور فکری کشادگی کے سبب ہندستانی معاشرے کے لیے ایک مینارۂ نور کی حیثیت رکھتے ہیں۔ سپرو نے اس تربیت سے جو کچھ حاصل کیا تھا اس پر تاعمر کاربند رہے۔

اردو زبان سے سپرو کا تعلق محض زبان کے طور پر نہیں بلکہ ایک تہذیبی تنوع اور ہندستانی ثقافت کی بہتر نمائندگی کے سبب تھا۔ وہ اردو کو صرف ایک زبان تک محدود نہیں سمجھتے بلکہ اسے ایک تہذیبی رویہ بھی قرار دیتے ہیں۔

سپرو کے بقول:

''اردو زبان ہندو مسلمانوں کا ایک ایسا مشترکہ و مقدس ترکہ ہے جو ناقابل تقسیم ہے۔ اس لیے مسلمان اگر یہ دعویٰ کریں کہ یہ ان کی زبان ہے تو یہ دعویٰ ہرگز قابل قبول نہیں۔ یہ ایک مشترکہ ترکہ ہے جو صدیوں سے ہمارے حصے میں آیا ہے۔ یہ ہماری تہذیب کا خزانہ ہے۔ بحیثیت ہندو ہونے کے مجھے یہ کہنے میں کچھ تامل نہیں کہ میری مادری زبان اردو ہے۔'' (ایضاً ص 72)

یہی وہ تہذیبی اور ثقافتی رویے تھے جس نے انھیں مجبور کیا ہوگا کہ وہ انجمن ترقی اردو کی صدارت کو زینت بخشیں اور اس کثیر ثقافتی اور تہذیبی ملک کو مزید ثروت مند بنائیں۔ انجمن ترقی اردو ہند کی جب بھی کوئی تاریخ لکھی جائے گی اس میں سپرو صاحب کے کارناموں اور اردو زبان اور تہذیب سے ان کی گہری اور سرگرم دلچسپی کو نظرانداز نہیں کیا جاسکے گا۔

ہندستان دراصل وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت کی ایک نمایاں ترین مثال ہے اور اس ملک کی بنیاد اسی پر ہے۔ تیج بہادر سپرو کو یاد کرنے اور ان پر کچھ لکھنے کا مطلب ہی ہے کہ ہم ہندستان اور اس کے تہذیبی تشخص پر غور وفکر کررہے ہیں۔ ان کے زمانے میں بھی اس کی ضرورت تھی اور آج بھی۔ کیونکہ اس کے بغیر ممکن ہے کہ ہم سب کچھ ہوں مگر آدھے اور ادھورے۔ کسی شناخت اور ثقافتی مظہر کے بغیر۔ ایک لٹے پٹے اور بےسروسامان قافلے کی طرح، جس کا کوئی پرسان حال نہ ہو۔

بیسویں صدی کا افسانوی ادب اور ہندوستانی سماج

بیسویں صدی کے ابتدائی چالیس پینتالیس سال کی یہ مختصر ترین انداز میں مختلف تحریکوں کی تاریخ ہے، جس سے ہمیں ملک کے معاشی، سیاسی، تعلیمی اور سماجی حالات وکیفیات کا اندازہ ہوتا ہے۔

جس دور کی یہ سماجی، سیاسی اور معاشی کہانی بیان کی گئی ہے، اس میں مختصر افسانہ نگاری کے واضح میلانات سامنے آتے ہیں۔ ایک رومانیت وتخیل پرستی کا، جس کی نمائندگی سجاد حیدر اور نیاز فتح پوری وغیرہ کررہے تھے۔ دوسرا حقیقت نگاری اور اصلاح پسندی کا، جس کے امام پریم چند تھے۔

پریم چند کے ذریعے مختصر افسانہ میں عام آدمی کے دکھ درد، رہن سہن، سماجی تعلقات معاشی کشمکش، مذہبی اور سماجی رسم ورواج، واقعات اور حقائق کے پردے میں قاری کی رسائی ہوئی اس کے علاوہ سماج کی فلاح وبہبود کے نقوش، منظرنگاری اور واقعہ نگاری کے پیرائے میں عوام تک پہنچ کر مقبولیت حاصل کرسکے۔

پریم چند کی افسانہ نگاری کا دور دراصل ہندوستان میں قومی بیداری کا دور تھا۔ اس لیے ان کے افسانوں میں ساری کیفیات، زمانے کے حالات اور تحریکوں کے مقاصد نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ پریم چند کے بعد اردو افسانے کو سب سے زیادہ متاثر کرنے میں افسانوں کا مجموعہ 'انگارے' کا ہاتھ رہا ہے۔ اس مجموعے میں سجاد ظہیر، رشید جہاں، احمد علی اور محمود الظفر کی کہانیاں شامل تھیں۔ متذکرہ مجموعے کے بعد اردو افسانے میں شہری اور دیہی زندگی کی تمام نفسیاتی گتھیاں راہ پانے لگیں۔ مغربی ادب سے متاثر ہوکر افسانے کی تکنیک میں بہت سے تجربے ہوئے۔ اس میں ذہنی حاضر کی بالادستی پریم چند کے بعد کی جگہ نے لی۔ بعض افسانہ طرازوں نے فرائڈ کا اثر قبول کیا اور جنسی مسائل کو اپنے فن پاروں کا محور بنایا۔

'انگارے' میں شامل افسانے فنی اعتبار سے خام ضرور ہیں لیکن ان افسانوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کیونکہ ان افسانہ نگاروں نے سماج کے اہم اور پیچیدہ مسائل کو کھل کر حدود میں لانے کی پہل کی۔ اس مجموعے کی اشاعت کے تعلق سے پروفیسر قمر رئیس نے اپنے خیالات کا اظہار اس طرح کیا ہے:

''ایک طرف اردو افسانہ کی پرسکون دنیا میں ایک دھماکہ تھی تو دوسری طرف ان حلقوں اور طبقوں میں غیظ وغضب کی آگ دہک اٹھی جن کے مفاد اور روایتی وقار کو اس سے ضرب پہنچتی تھی۔ اس مجموعہ کی کہانیوں میں جو گستاخانہ بیباکی، برہمی، تلخی اور سرکشی تھی، وہ ایک نئی نسل، نئی طرز فکر اور نئے تصورفن کی آمد کا اعلان تھا۔''

پریم چند اور 'انگارے' کے بعد ترقی پسند ادب کی تحریک نے بھی اردو افسانے کو بہت متاثر کیا۔ 1936 میں پہلی مرتبہ ہندوستان میں ایک اہم سماجی ضرورت نے باقاعدہ ادبی تحریک کی شکل اختیار کی جو یوروپ اور انگلستان کے انداز کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع کی گئی تھی اور یہی تحریک ادب میں سیاسی جذبوں کی بانی کہی جاسکتی ہے۔ اس تحریک کے بعد افسانوں میں نئے معاشی اور سیاسی مسائل پیش کیے گئے۔ پریم چند کے افسانوں کا مخزن دیہات میں بس رہے لوگوں کی سیدھی سادی زندگی، سیرت، سچائی، ایمانداری، بےایمانی، غربت، کاشتکار، زمیندار، پولیس اور دوسرے سرکاری عملے کا عتاب اور کبھی قحط سے سامنا۔ اس کے علاوہ ہندو سماج کے رسم ورواج، عادات و اطوار، عقائد اسلاف کے کارنامے اور سماج کے اصلاحی نظریے یہ سب ان کے افسانوں میں عام طور پر دکھائی دیتے ہیں۔ پریم چند کے اثرات سے اردو میں اصلاحی افسانوں کی جو روایت پروان چڑھی تھی اس میں سدرشن، اعظم کریوی، علی عباس حسینی اور سہیل عظیم آبادی خاص طور پر متاثر ہوئے۔ متذکرہ فن کاروں نے اصلاحی نقطہ نظر کو وسعت دی اور افسانے میں حقیقت نگاری کا عنصر بھی شامل کیا۔ علی عباس حسینی نے ہندو مسلم فرقہ واریت کے خلاف کئی کامیاب افسانے لکھے جن میں دیہی زندگی کے مسائل کو انھوں نے اپنا خاص موضوع بنایا۔ سہیل عظیم آبادی نے بہار کے دیہاتوں میں بسنے والے بےچین اور بےبس زندگی کو پیش کیا۔ وہاں کے کسانوں کی دکھ بھری زندگی، سیلاب اور زلزلے کی تباہی اور معاشی استحصال، ان کے ابتدائی افسانوں کا محور ہیں۔ سدرشن کے افسانوں کا محور دیہی زندگی بھی ہے اور شہری افراد کی حالت کا نقشہ بھی۔ وہ عام طور پر غریب اور امیر کی زندگی کا موازنہ کرتے ہیں۔ اعظم کریوی کے افسانوں میں معاشرت کے طریقے، پنچایتوں اور بازاروں کی گفتگو کے مناظر، آپسی تعلقات اور ان کا اثر، زمینداروں اور رعایا کے تعلقات، حکام اور ان کے عام لوگوں سے برتاؤ جیسے دلچسپ موضوع ہیں۔ حیات اللہ انصاری کسی ایک ماحول میں خود کو محدود نہیں رکھتے، انھوں نے افسانے کو فکری نقطہ نظر دیا ہے۔ ان کے افسانوں پر سیاسی نظریوں، رویوں اور گاندھی جی کے فلسفے کا اثر پایا جاتا ہے۔ کرشن چندر کو اپنے دلچسپ بیان کی وجہ سے بہت زیادہ شہرت حاصل ہوئی۔ ان کے افسانوں میں خوبصورت مناظر کے ساتھ ساتھ سماج کی تلخ حقیقتوں کی عکاسی بھی ہے۔ ان کے یہاں سرمایہ دار اور ساہوکار کے خلاف نفرت بھری ہوئی ہے لیکن اکثر وہ کہانی بیان کرتے وقت کہیں کہیں بھٹک بھی جاتے ہیں جس کی وجہ سے غیر ضروری اذکار و خیالات افسانے میں خود بخود آجاتے ہیں۔ راجندر سنگھ بیدی کے افسانوں کی جذباتیت میں گہرائی اور گیرائی ملتی ہے۔ انھوں نے سماجی اور مذہبی زندگی کا مشاہدہ بڑی گہرائی سے کیا۔ ان کے افسانوں میں متوسط طبقے کی گھریلو زندگی اور روزمرہ کا ماحول ملتا ہے۔ انھوں نے حقیقت نگاری کے مادی پہلو سے کہیں زیادہ نفسیاتی تجزیے پر زور دیا ہے۔ سعادت حسن منٹو پر روسی ادیبوں کا بڑا اثر رہا ہے۔ منٹو نے چیخوف، گورکی، ترگنیف اور گوگول کی تحریروں کا ترجمہ کرکے اپنی ادبی زندگی کا آغاز کیا۔ منٹو نے اپنے افسانوں کا مرکز بنایا جسے طوائف کہتے ہیں۔ منٹو نے سماج کے ٹھیکیداروں پر جتنے پتھر برسائے ہیں، شاید وہ جرأت کسی دوسرے افسانہ نگار میں نہیں تھی۔ عصمت چغتائی نے خواتین کے مسائل کو اپنے افسانوں کا مرکز بنایا، گھریلو زندگی اور اس زندگی کے مسائل کو نمایاں جگہ دی۔ اختر حسین رائے پوری کی نظر بیماروں، کمزوروں، بےکسوں فقیروں اور ہراس زدہ چہروں پر جاتی ہے، جنھیں سماج کا ناسور تصور کیا جاتا ہے۔ اختر انصاری سرمایہ دارانہ نظام سے نفرت کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ اب بھی دنیا میں ظلم وبربریت، بےانصافی، خودغرضی اور مکاری موجود ہے۔ اس لیے انسانیت کا جسم انگنت بیماریوں میں مبتلا ہے۔ اوپندر ناتھ اشک کے افسانوں میں نچلے اور درمیانی طبقے کی معاشی زندگی، جنسی عدم مساوات، تشنگی اور بےبسی کی بہت اچھی عکاسی ملتی ہے۔ اختر اورینوی نے بعض الجھے ہوئے مسائل کو اپنا موضوع بنایا، نچلے طبقے کی معاشی مشکلات، انسانی اقدار اور بھوک کا تصادم، قرض وسود، جھگڑا فساد اور مقدمے بازی، خاندانی منافرت، زمین دار اور کاشتکار، رکشہ کھینچنے والے اور مزدوروں کا مطالعہ بہت قریب سے کیا ہے۔ احمد ندیم قاسمی نے پنجاب کی دیہی زندگی کی عکاسی کی ہے۔ قاسمی نے بین الاقوامی مسائل پر بھی قلم اٹھایا اور قومی مسائل پر بھی۔ دیوندر ستیارتھی کے کامیاب افسانوں میں بنگال کی معاشی تباہی کا دردناک المیہ ہے۔ خواجہ احمد عباس کے افسانوں کا موضوع سیاسی ہے۔ مہندر ناتھ کے یہاں نوجوانوں کی ذہنی الجھنوں کا عکس ملتا ہے۔ ہاجرہ مسرور کے افسانوں میں اودھ کے متوسط طبقے کی زندگی اور خواتین کے مسائل بڑی خوبی سے آئے ہیں۔ صدیقہ بیگم سیوہاروی نے بعض اہم مسائل پر افسانے تخلیق کیے ہیں۔ متذکرہ تمام قلم کے شہ سواروں نے آزادی سے قبل مقبول عام ہوچکے تھے۔ ان کے افسانوں میں ان کے تجربات کی پختگی کا احساس ہوتا ہے۔ اس دور کی افسانہ نگاری میں چند رجحانات بڑے واضح اور نمایاں ہیں۔ مثلاً ادیب واقعات اور تجربے کی توجیہ اور جواز پیش کرتے ہیں، علاوہ ازیں کرداروں کو اپنے مشاہدات وتجربات کے مطابق سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حیات اللہ انصاری، بیدی، منٹو، اختر انصاری اور عصمت کے ہاں افسانوں میں کرداروں کی کشش، واقعات کی دلکشی سے کہیں زیادہ نمایاں ہے۔

The Urdu Daily

WATTAN

وطن

کولکتہ آج میزبان ممبئی کیخلاف اہم کامیابی کا خواہاں

ممبئی//کولکتہ نائٹ رائیڈرز اپنی خامیوں کو دور کرنے اور مسائل سے پریشان ممبئی انڈینز ایک اہم کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جب جمعہ کو یہاں آئی پی ایل پوائنٹس ٹیبل کی مخالف سروں پر دو ٹیمیں ٹکرائیں گی۔ نو مقابلوں میں چھ فتوحات کے ساتھ کے کے آر 12 پوائنٹس ملنے اور آئی پی ایل پوائنٹس ٹیبل میں دوسرے مقام پر ہیں پلے آف میں دوبارہ فاتح کی رسائی یقینی نظر آتی ہے لیکن شریاس آئر کی قیادت والی ٹیم آخری چار میں جگہ بنانے کے لیے تمام شعبوں میں مستقل مزاجی تلاش کرنی ہوگی اور کسی بھی قسم کی خامی سے بچنا ہوگا۔ ان کے تینوں میں سے ہر ایک ہار کے کے آر کے لیے آخری چھ مقابلوں میں ہوا ہے۔ پنجاب کنگز کے خلاف، ریکارڈ رن کے تعاقب کو روکنے میں وہ ناکام رہے لیکن دہلی کیپٹلس کو سات وکٹوں سے شکست دے کر واپس کامیاب رہے۔ بیٹنگ میں انتہائی جارحانہ انداز سے جوڑی صفوں میں ٹیم کی مطلوبہ طاقت نے اکثر کلیدی کام کیا ہے لیکن ان کی بولنگ میں بہتری کی ضرورت ہے۔ مچل اسٹارک نے ایک اوور میں تقریباً 12 رنز دیے ہیں جبکہ آٹھ مقابلوں میں محض سات وکٹیں حاصل کی ہیں۔ بیٹنگ کے لیے دوستانہ پچوں پر آسٹریلوی بولر کے کنٹرول کی کمی کا بھی پڑوسی بیٹرس نے خوب فائدہ اٹھایا۔ توجہ رنکو سنگھ پر بھی ہوگی، جن کے ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے ہندوستان کے اہم اسکواڈ سے اخراج نے 26 سالہ نوجوان کے لیے موقع فراہم کیا ہے۔ پاور ہٹر کو اس سیزن میں کافی وقت نہیں ملا جس نے شاید اس کے خلاف ماحول کو بحال دیا ممبئی انڈینز کے لیے آئی پی ایل پلے آف کی دوڑ ختم ہو چکی ہے حالانکہ پانچ بار کے فاتح کے پاس پانچ اور مقابلے کھیلنے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر ممبئی انڈینز ان میں سے ہر ایک جیت بھی لیتے ہیں، تو وہ صرف 16 پوائنٹس حاصل کر سکتے ہیں اور پوائنٹس ٹیبل کے وسط میں ہے۔ جسپریت بمراہ (14 وکٹیں) اور جیرالڈ کوئٹزی (13 وکٹیں) گیند کے ساتھ ایم آئی کے بہترین بولر رہے ہیں لیکن ان کے متاثر کن مظاہرہ کے باوجود بیٹروں کی اجتماعی ناکامی کے نتیجے میں ٹیم کا سیزن متاثر ہوا ہے تلک ورما اس آئی پی ایل میں تین نصف سنچریوں سمیت 343 رنز کے ساتھ ایم آئی کے بہترین بیٹر رہے ہیں، لیکن ان کی کارکردگی دوسروں کی ناکامیوں کو چھپانے کے لیے کافی نہیں ہے۔ ایشان کشن چند مقابلوں میں بہتر رہے لیکن ان میں مستقل مزاجی کا شدید فقدان ہے اور پاور پلے میں ڈھیروں وکٹیں کھونا اس سیزن میں ایم آئی کی سب سے بڑی پریشانیوں میں سے ایک رہا ہے۔ ہندوستانی کپتان روہت شرما کے (158.29 کے اسٹرائیک ریٹ پر 315 رنز) نے انہیں مسلسل بڑا اسکور بنانے نہیں دیا لیکن ان کی فارم توجہ کا مرکز ہوگی کیونکہ ٹی 20 ورلڈ کپ اب صرف ایک ماہ دور ہے۔ سب کی نظریں سوریا کمار یادو پر بھی ہوں گی جنہوں نے اس سیزن میں سات آئی پی ایل مقابلوں میں دو نصف سنچریاں بنائی ہیں، لیکن یہ وہ مستقل مزاجی نہیں ہے جس کی ان کی صلاحیت کے بیٹر سے توقع کی جاتی ہے۔

کینیڈا نے ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ کیلئے اسکواڈ کا اعلان کر دیا

ویب ڈیسک//آئندہ آئی سی سی مینز ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ 2024 کے لیے کینیڈا کے اسکواڈ کا اعلان کر دیا گیا ہے، آل راؤنڈر سعد بن ظفر کو کپتان مقرر کیا گیا ہے۔ کینیڈا پہلی بار ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ میں شرکت کر رہا ہے انہیں گروپ اے میں امریکا، بھارت، پاکستان اور آئرلینڈ کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ سعد بن ظفر کینیڈا کی 15 رکنی کرکٹ ٹیم کی قیادت کریں گے۔ کینیڈا کی کرکٹ ٹیم میں ایک ٹریولنگ ریزرو کا اعلان بھی کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ ٹی ٹوئنٹی ورلڈ کپ جون 2024 سے امریکا و ویسٹ انڈیز میں شروع ہو رہا ہے۔ ٹورنامنٹ میں کینیڈا کا پہلا میچ یکم جون کو ڈیلاس میں امریکا کے خلاف ہوگا۔ کرکٹ کینیڈا نے جمعرات کو آئندہ ٹی 20 ورلڈ کپ کے لیے اپنی 15 رکنی ٹیم کا اعلان کر دیا۔ آل راؤنڈر سعد بن ظفر آئی سی سی ٹورنامنٹ میں کناڈا کی ٹیم کی قیادت کریں گے۔ آرتھوڈوکس اسپنر اور کپتان سعد ٹیم میں تجربے کا خزانہ لے کر آئیں گے۔ بلے باز ایرون جانسن اور تیز گیند باز کلیم ثنا کو بھی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ ٹیم میں صرف چار کھلاڑی 30 سال سے کم عمر کے ہیں۔ تکمیل دتا اور شریمنتھا وجے رتنے کو ٹیم میں جگہ نہیں ملی ہے۔ درمیں اثنا تجمند رکنگھ آئی سی سی 20 ورلڈ کپ 2024 کے لیے ریزرو کے طور پر امریکہ اور ویسٹ انڈیز جائیں گے۔ آئندہ آئی سی سی ایونٹ ٹی 20 ورلڈ کپ ٹورنامنٹ میں کینیڈا کی پہلی شرکت ہوگی۔ سعد کی ٹیم کو گروپ اے میں شریک میزبان امریکہ، بھارت، پاکستان اور آئرلینڈ کے ساتھ رکھا گیا ہے۔ شمالی امریکہ کی ٹیم یکم جون کو ڈلاس میں امریکہ کے خلاف اپنے ٹورنامنٹ کا آغاز کرے گی۔

عامر خان کے والدین نہیں چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا اداکار بنے

ممبئی//عامر خان نے انکشاف کیا کہ ان کے والدین بھی نہیں چاہتے تھے کہ وہ فلم انڈسٹری میں آئیں، "وہ چاہتے تھے کہ ان کے بچے کم اتار چڑھاؤ کے ساتھ ایک مستحکم پیشہ اختیار کریں!" جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ عامر خان واقعی ملک کے سب سے بڑے اور بہترین سپر اسٹارز میں سے ایک ہیں۔ اگرچہ اس نے اب تک کی سب سے بڑی بلاک بسٹر فلمیں دی ہیں، لیکن دنیا بھر میں اس کے مداحوں کی بہت بڑی تعداد ہے۔ ہم سامعین نے ہمیشہ ان کی صلاحیتوں اور شخصیت کو سراہا ہے، جو واقعی ان کی آن اسکرین اور آف اسکرین شخصیت کی عکاس ہے۔ تاہم، عامر خان کے والدین نہیں چاہتے تھے کہ وہ اداکار بنیں، جیسا کہ سپر اسٹار نے دی گریٹ انڈین کپل شو میں اپنے سفر کے دوران انکشاف کیا۔ عامر خان ان سپر اسٹارز میں سے ایک ہیں جو شاذ و نادر ہی کسی ریئلٹی شو میں جاتے ہیں۔ شائقین اسے اپنی فلموں اور ذاتی زندگی کے بارے میں بات کرتے دیکھنے کے لیے بے صبری سے انتظار کرتے ہیں اور حال ہی میں ان کا یہ خواب پورا ہوا جب وہ دی گریٹ انڈین کپل شو گئے تھے۔ شو میں عامر خان نے انکشاف کیا کہ کس طرح ان کے والدین فلم انڈسٹری میں ان کے آنے کے سخت خلاف تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ڈیڑھ سال بیک اسٹیج پر کام کیا اور 2 ڈرامے بھی کیے، میرے والدین اور میرے چچا خود بہت بڑے فلم پروڈیوسر تھے لیکن وہ اپنے بچوں کے فلم انڈسٹری میں آنے کے خیال کے خلاف تھے اور اس کی وجہ کیا تھی۔ یہ تھا کہ فلم انڈسٹری بہت اتار چڑھاؤ کے ساتھ اپنے بچوں کو زیادہ مستحکم پیشے میں شامل کرنا چاہتی تھی۔ عامر خان کے والدین ان کی فلم انڈسٹری میں انٹری کے خلاف تھے تاہم وہ سب سے بڑے سپر اسٹار بن گئے اور آج کروڑوں دلوں پر راج کر رہے ہیں۔

سلیمہ ٹیٹے کو ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم کی کمان ملی

نئی دہلی//ہاکی انڈیا نے جمعرات کو 24 رکنی ہندوستانی خواتین کی ہاکی ٹیم کا اعلان کیا جو ایف آئی ایچ پرو لیگ 2023-24 کے بیلجیم اور انگلینڈ لیگ میں حصہ لے گی۔ بیلجیم کا مرحلہ 22 مئی سے شروع ہو کر 26 مئی کو ختم ہوگا جبکہ انگلینڈ کا مرحلہ یکم جون سے شروع ہو کر 9 جون کو ختم ہوگا۔ ہندوستان دونوں لیگ میں ارجنٹینا، بیلجیم، اسپین، برطانیہ اور جرمنی کے خلاف دو دو میچ کھیلے گا۔ ہندوستانی ٹیم 22 مئی کو ارجنٹائن کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرے گی۔ ہندوستان اس وقت آٹھ میچوں میں آٹھ پوائنٹس کے ساتھ چھٹے نمبر پر ہے۔ ٹیم کی قیادت کپتان سلیمہ ٹیٹے کریں گی، جنہیں حال ہی میں 6 ویں ہاکی انڈیا سالانہ ایوارڈز 2023 میں خواتین کے زمرے میں سال 2023 کے بہترین کھلاڑی کے لیے باوقار ہاکی انڈیا بلبیر سنگھ سینئر ایوارڈ سے نوازا گیا ہے۔ اس دوران مڈفیلڈر نونیت کور کو ان کا نائب بنایا گیا ہے۔ ہاکی انڈیا کی جانب سے سلیمہ ٹیٹے کو ٹیم کا کپتان منتخب کیے جانے کے حوالے سے کہا گیا کہ مجھے خوشی ہے کہ مجھے ٹیم کی قیادت کے لیے مقرر کیا گیا ہے، یہ ایک بڑی ذمہ داری ہے اور میں اس نئے کردار کو لے کر بہت پرجوش ہوں۔ ہمارے پاس ایک مضبوط ٹیم ہے اور تجربہ کار اور نوجوان کھلاڑیوں کا مرکب ہے۔

چنئیین ایف سی نے گول کیپر سمیک مترا کے معاہدے میں 2027 تک توسیع کی

چنئی//چنئیین ایف سی نے بدھ کے روز گول کیپر سمیک مترا کے معاہدے کو 2027 تک بڑھا دیا۔ مترا نے 2020 میں انڈین ایروز سے چنئیین ایف سی میں شمولیت اختیار کی اور انہوں نے تمام ٹورنامنٹس میں ٹیم کے لئے مجموعی طور پر 22 میچ کھیلے ہیں، جس میں تین میچوں میں کلین شیٹ حاصل کی ہے۔ بنگال کے 23 سالہ گول کیپر نے گول پوسٹوں کے درمیان ایک طاقت کے طور پر اپنی شناخت بنائی ہے اور کئی مواقع پر ٹیم کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ ہیڈ کوچ اوون کوئل نے آئندہ سیزن میں ٹیم کے لیے کھیلنا جاری رکھنے کے لیے مترا کی صلاحیتوں پر اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ چنئیین ایف سی کی جانب سے جاری ریلیز میں ہیڈ کوچ اوون کوئل کے حوالے سے کہا گیا "ہم کلب میں نوجوانوں کو مواقع دینے پر یقین رکھتے ہیں اور سمیک مترا ایسے کھلاڑی ہیں جن میں بہت زیادہ صلاحیت ہے۔ وہ نوجوان ہیں اور ٹیم کے لئے انہوں نے جو میچ کھیلے ہیں، ان میں ہم ان کی صلاحیت کو دیکھ چکے ہیں۔ یہ اہم ہے کہ ایسے باصلاحیت کھلاڑی کلب میں بنے رہیں اور مجھے یقین ہے کہ وہ ٹیم کے ساتھ آگے بڑھ سکتے ہیں"۔ مترا نے انڈین سپر لیگ (آئی ایس ایل) 2023-24 سیزن میں کلب کے لیے چار میچ کھیلے ہیں۔ توقع ہے کہ وہ آئندہ سیزن میں بھی ٹیم کے لیے اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔

اوبیر کپ: ہندوستانی خواتین کی بیڈمنٹن ٹیم کوارٹر فائنل میں سابق چمپئن جاپان سے شکست

چینگدو//ہندوستانی خواتین کی بیڈمنٹن ٹیم کو سنگلز کھلاڑیوں کی شاندار کوشش کے باوجود جمعرات کو اوبیر کپ 2024 مہم کے کوارٹر فائنل میں سابق چمپئن جاپان کے ہاتھوں 0-3 سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے ساتھ ہی اس ٹورنامنٹ میں ہندوستان کا سفر ختم ہوگیا۔ تمام تجربہ کار کھلاڑیوں کی غیر موجودگی میں، نوجوان ہندوستانی ٹیم نے کینیڈا اور سنگاپور کے خلاف دو شاندار جیت کے ساتھ آخری آٹھ مرحلے میں جگہ بنائی۔ سنگلز کے افتتاحی میچ میں عالمی نمبر 11 آیا اوہوری نے ایک گھنٹہ سات منٹ تک جاری رہنے والے میچ میں اشمیتا چلیہا کو 21-10، 22-24، 21-15 سے شکست دی۔ اس کے بعد نامی ماتسویاما اور چیہارو شیدا کی عالمی نمبر 4 جوڑی نے قومی چمپئن پریا کونزینگ بام اور شروتی مشرا کو 21-8، 21-9 سے شکست دے کر جاپان کی برتری کو دوگنا کر دیا۔ فائنل سنگلز میچ میں عشرانی بروا نے سابق عالمی چمپئن نوزومی اوکوہارا کو اچھا چیلنج دیا اور ابتدائی گیم میں بھی 14-11 کی برتری حاصل کر لی لیکن تجربہ کار جاپانی کھلاڑی نے اگلے 11 میں سے 10 پوائنٹس جیت کر کھیل کا رخ موڑ دیا۔ دوسری گیم بھی پہلی گیم کی طرح ہی رہی کیونکہ دونوں کھلاڑی 9-9 تک برابر رہے۔ جس کے بعد اوکوہارا نے برتری حاصل کی اور بالآخر یہ میچ 21-15، 21-12 سے جیت کر جاپان کو کوارٹر فائنل میں فتح دلا دی۔

انگلینڈ اور آئرلینڈ کے خلاف قومی اسکواڈ کا اعلان محمد عامر، حسن علی، حارث روف شامل

ویب ڈیسک//پاکستانی سلیکشن کمیٹی نے دورہ انگلینڈ اور دورہ آئرلینڈ کے لیے 18 رکنی پاکستانی اسکواڈ کا اعلان کر دیا۔ لاہور میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے پاکستانی سلیکشن کمیٹی ٹیم نے بتایا کہ فاسٹ باؤلر حارث روف کے ساتھ آل راؤنڈر حسن علی اور سلمان علی آغا کو 18 رکنی اسکواڈ میں دوبارہ شامل کیا گیا ہے۔ نیوزی لینڈ کے خلاف حالیہ ہوم سیریز کے 17 کھلاڑیوں کے اسکواڈ میں شامل اسپنر اسامہ میر اور فاسٹ باؤلر زمان خان قومی ٹیم میں جگہ بنانے میں ناکام رہے ہیں۔ سلیکشن کمیٹی نے بتایا کہ ٹیم میں بابر اعظم، ابرار احمد، اعظم خان، فخر زمان شامل ہیں، اس کے علاوہ حارث رؤف، حسن علی، افتخار احمد، عماد وسیم محمد عباس آفریدی، محمد عامر، محمد رضوان، عرفان خان نیازی، نسیم شاہ، صائم ایوب بھی پاکستانی ٹیم کا حصہ ہیں۔ قومی اسکواڈ میں سلمان علی آغا، شاداب خان، شاہین شاہ آفریدی اور عثمان خان بھی شامل ہیں۔ اسامہ میر کی جگہ حارث روف کو شامل کیا گیا ہے۔ سلیکشن کمیٹی کے رکن محمد یوسف نے کہا کہ نیوزی لینڈ کے خلاف میچز میں ہمارا اسکواڈ 17 کا تھا، اس میں ہم نے ایک کا اضافہ کیا ہے، ہم سب اکٹھے ہیں اور اپنا بیسٹ دے رہے ہیں۔ عبدالرزاق کا کہنا تھا کہ ہمارے پاس ورلڈ کپ اسکواڈ کا اعلان کرنے کے لیے ٹائم ہے۔

اسنوکر ورلڈ چیمپئن شپ کے کوارٹر فائنل میں ہارے رونی اوسلیوان

لندن//عالمی نمبر ایک رونی اوسلیوان بدھ کو اسٹورٹ بنگھم کے ہاتھوں 10-30 سے ہارنے کے بعد اسنوکر ورلڈ چیمپئن شپ سے باہر ہو گئے۔ سات بار کے عالمی چیمپئن نے پیر کو شیفیلڈ میں ریان ڈے کو 7-13 سے ہرا کر ریکارڈ 22 ویں مرتبہ کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کی لیکن ریکارڈ آٹھویں بار عالمی چیمپئن شپ کا خطاب جیتنے کی ان کی امیدیں ایک مشکل کوارٹر فائنل کے بعد ختم ہو گئیں کیونکہ 2015 کے عالمی چیمپئن بنگھم نے آخری چھ میں سے پانچ فریم اپنے نام کر لیے۔ اس شکست کے بعد رونی عالمی نمبر 1 رینکنگ بھی کھو دیں گے جو انہوں نے اپریل 2022 سے حاصل کی تھی جبکہ مارک ایلن پہلی بار اس فہرست میں سر فہرست ہوں گے۔ دریں اثنا عالمی نمبر دو کھلاڑی جڈ ٹرمپ بھی سیمی فائنل میں پہنچنے میں ناکام رہے۔ 2019 کے عالمی چیمپئن ٹرمپ کو کوالیفائر جیک جونز نے 9-13 سے شکست دی۔ جونز گزشتہ سال عالمی چیمپئن شپ میں پہلی بار کوارٹر فائنل میں پہنچے تھے۔ 30 سالہ کھلاڑی نے کروسیبل میں اپنے دوسرے دورے میں ایک قدم اور آگے بڑھتے ہوئے اپنے کیریئر میں دوسری رینکنگ ایونٹ سیمی فائنل میں جگہ بنائی۔

ڈورٹمنڈ نے چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل کے پہلے مرحلے میں پیرس سینٹ جرمین کو شکست دی

برلن//نکلس فلکروگ کے فیصلہ کن گول کی بدولت بوروسیا ڈورٹمنڈ نے بدھ کی رات چیمپئنز لیگ کے سیمی فائنل کے پہلے مرحلے میں پیرس سینٹ جرمین پر 0-1 کی اہم برتری حاصل کی۔ میچ کا آغاز برابر رہا، دونوں ٹیموں نے مواقع پیدا کیے۔ ڈورٹمنڈ کی جانب سے عثمان ڈیمبیلے اور مارسیل سبیٹزر کے پاس گول کرنے کے مواقع تھے لیکن انہیں کامیابی نہیں ملی۔ میچ کے 36 ویں منٹ میں نیکو شلوٹربیک نے پی ایس جی باکس میں ایک درست کراس دیا جو فلکروگ کے پاس پہنچا جنہوں نے پی ایس جی کے گول کیپر جیانلوئیگی ڈوناروما کو چھکاتے ہوئے گول کر کے ڈورٹمنڈ کو برتری دلا دی۔ ڈورٹمنڈ نے دباؤ بنائے رکھا اور ہاف ٹائم میں 0-1 کی برتری حاصل کی۔ پی ایس جی نے وقفے کے بعد اپنا حملہ تیز کر دیا، جس میں کلین ایمباپے اور اشرف حکیمی نے کچھ ہی منٹوں کے اندر پوسٹ پر شاٹ مارا، لیکن برابری کرنے سے چوک گئے۔ پی ایس جی کی بھرپور کوششوں کے باوجود ڈورٹمنڈ کے دفاع نے شاندار بچاؤ کیا اور آخر تک اپنی 0-1 کی برتری کو برقرار رکھتے ہوئے فتح حاصل کر لی۔

کولہے کی انجری کے باعث میڈرڈ اوپن سے دستبردار ہوئے جنیک سنر

میڈرڈ//عالمی نمبر دو ٹینس کھلاڑی جینک سنر کولہے کی انجری کے باعث جاری میڈرڈ اوپن سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ سنر نے بدھ کو اعلان کیا۔ عالمی نمبر دو نے منگل کو چوتھے راؤنڈ میں کرین کھاچانوف کو ہرا کر میڈرڈ ماسٹرز 1000 کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنائی تھی۔ اے ٹی پی نے ایکس پر ایک پوسٹ میں اعلان کیا "جنک سنر نے کولہے کی چوٹ کی وجہ سے میڈرڈ اوپن سے نام واپس لے لیا ہے۔"

چیمپئنز ٹرافی 2025: پہلے راؤنڈ میں بھارتی ٹیم کے میچز ایک ہی شہر میں رکھنے کی تجویز

اسپورٹس ڈیسک//پاکستان میں آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی 2025 کے دوران بھارتی ٹیم کا سفر کم رکھنے کی تجویز سامنے آئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پہلے راؤنڈ میں بھارتی ٹیم کے میچز ایک ہی شہر میں رکھنے کی تجویز ہے۔ تجویز کا مقصد پاکستان میں قیام کے دوران بھارتی ٹیم کا سفر کم رکھنا ہے۔ پاکستان کرکٹ بورڈ (پی سی بی) چیمپئنز ٹرافی کا ابتدائی ڈرافٹ شیڈول انٹرنیشنل کرکٹ کونسل (آئی سی سی) کو بھیج چکا ہے۔ ابتدائی شیڈول پر اب آئی سی سی دیگر ملکوں سے ردعمل لے گا۔ واضح رہے کہ چیمپئنز ٹرافی فروری 2025 میں پاکستان میں ہوگی۔ میچز پاکستان کے تین شہروں کراچی، لاہور اور راولپنڈی میں ہوں گے۔ سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر چیمپئنز ٹرافی میں بھارتی ٹیم کے میچز ایک ہی وینیو تک محدود کرنے کی تجویز دی گئی ہے۔ ذرائع کے مطابق پاکستان کی میزبانی میں ہونے والی آئی سی سی چیمپئنز ٹرافی کے مجوزہ شیڈول پر بھارتی کرکٹ بورڈ کا جواب کا انتظار ہے۔ مجوزہ شیڈول میں بھارت کے میچز لاہور میں رکھے گئے ہیں۔ پی سی بی نے چیمپئنز ٹرافی کا مجوزہ شیڈول آئی سی سی کو بھیج دیا ہے جس میں دیگر ممالک سے فیڈ بیک لے کر فروری میں شیڈول کے لیے پاکستان نے آئی سی سی کو تین وینیوز کے نام بھجوائے ہیں۔ ان میں قذافی سٹیڈیم لاہور، پنڈی کرکٹ اسٹیڈیم راولپنڈی اور نیشنل اسٹیڈیم کراچی شامل ہیں۔

ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ کوالیفائر: آئرلینڈ نے سیمی فائنل میں جگہ پکی کی

نئی دہلی//آئرلینڈ نے بدھ کی رات بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے ٹالرینس اوول کی روشنی میں وانواتو کے خلاف یکطرفہ جیت کے ساتھ آئی سی سی ویمنز ٹی-20 ورلڈ کپ کوالیفائر کے گروپ بی سیمی فائنل میں اپنی جگہ پکی کر لی ہے۔ وہیں زید کرکٹ اسٹیڈیم میں کھیلے گئے دوسرے میچ میں تھائی لینڈ نے یونائیٹڈ اسٹیٹس آف امریکہ (یو ایس اے) کو شکست دے کر گروپ اے کے سیمی فائنل میں جگہ بنانے کے امکانات کو مزید بہتر کر لیا ہے۔ آئرلینڈ اور تھائی لینڈ دونوں نے دو دو میچوں میں کامیابی حاصل کی۔ آئرلینڈ نے پی این جی ٹورنامنٹ میں بے شکست تیسری جیت حاصل کی، جس سے وہ ٹاپ پر پہنچ گئے۔ گروپ اے میں تھائی لینڈ نے سری لنکا کے خلاف ٹورنامنٹ کے افتتاحی میچ میں شکست کے بعد شاندار واپسی کی اور اپنی مسلسل دوسری جیت درج کی۔ جمعہ کو اپنے آخری گروپ میچ میں اسکاٹ لینڈ کو ہرانا ہے۔ یہ میچ فیصلہ کرے گا کہ گروپ اے سے سیمی فائنل میں سری لنکا کے ساتھ کون کوالیفائی کرے گا۔ آئرلینڈ نے ٹاس جیت کر وانواتو کو پہلے بلے بازی کی دعوت دی۔ وانواتو کی ٹیم ایک وقت 11.2 اوور میں 58 رن پر 1 وکٹ گنوا کر اچھی پوزیشن میں تھی لیکن اس کے بعد ٹیم نے ٹاپ اسکورر وانیسا وینیو (31 گیندوں پر 27 رن، چار چوکے) کا وکٹ گنوا دیا۔ لینیو نے نسیمانا ناویکا (19) کے ساتھ مل کر دوسرے وکٹ کے لیے 49 رنوں کی شراکت داری کی لیکن ان کے آؤٹ ہونے کے بعد وانواتو کی وکٹیں وقفے وقفے سے گرتی رہیں اور ٹیم 20 اوورز میں 9 وکٹ پر 88 رن ہی بنا سکی۔ آئرلینڈ کی جانب سے آف اسپنر ایمی ہنٹر نے شاندار گیند بازی کی۔ انہوں نے اپنے چار اوورز میں اٹھارہ رن کے عوض تین وکٹیں حاصل کیں۔ کپتان لورا ڈیلانی اور آرلین کیلی نے دو دو وکٹیں حاصل کیں۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,